Downloaded from awazeinqilab.com

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۲ء کے مطابق

اسلامیات

(لازمی)

6
جماعت ششم

ٹیسٹ ایڈیشن

Free From Government
NOT FOR SALE

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

Primary (5th) Level

Middle (8th) Level

Matric (10th) Level

F. Sc (12th) Level

BS (16th) Level

Urdu Grammar

Curriculum (Govt Books)

Past Papers

English Grammar

Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری
ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار
Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب
سے Modify کریں۔

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378

Downloaded from awazeinqilab.com

جملہ حقوق بحق آفاق پبلشرز، لاہور محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

NOC No. 2433-37/SNC-2022/Islamiat Dated 12-05-2022

مصنفین: سلمیٰ جبین۔ محمد عمیر روف۔ ارشاد الرحمٰن۔ بازغہ تبسم اعجاز۔ پروفیسر عبدالرؤف

نگرانی نظر ثانی: جعفر منصور عباسی، ڈائریکٹر نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فوکل پرسن: سید امجد علی، ایڈیشنل ڈائریکٹر (CTR)، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

نظر ثانی:

- مطیع اللہ، ایس ایس ٹی جی ایچ ایس نمبر ۴، ایبٹ آباد
- محمد عبداللہ، اے ڈی ای ایم ایس تروڑ، ایبٹ آباد
- حمد احسین علوی، ٹی جی ایم ایس کسکی، ایبٹ آباد
- شبانہ شاہین، ڈیسک آفیسر، ڈی سی ٹی ای خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد
- ڈاکٹر ساجد الرحمٰن اور کزئی ہنگو ماہر مضمون (اسلامیات)، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

ایڈیٹر: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن اور کزئی ہنگو ماہر مضمون (اسلامیات)، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

طباعت زیر نگرانی:

- ارشد خان آفریدی، چیئرمین
- عبدالولی خان، ممبر (ای اینڈ پی)

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

تعلیمی سال: 2022-23

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk

ای میل: membertbb@yahoo.com

فون نمبر: 091-9217714-15

فہرست

سبق	صفحہ نمبر
باب اول: قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	
الف ترجمہ قرآن مجید	۱
ب حفظ قرآن مجید	۱
ج حفظ و ترجمہ	۴
د حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	۶
ہ دعائیں	۸
باب دوم: ایمانیات و عبادات	
الف۔ ایمانیات	
الف توحید کی اہمیت اور اثرات	۱۰
ب نبوت و رسالت	۱۵
ب۔ عبادات	
الف اسلام میں عبادات کا جامع تصور	۲۰
ب طہارت و پاکیزگی	۲۵
ج نماز کی فرضیت و اہمیت	۳۰
باب سوم: سیرت طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	
الف نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا قیام	۳۶
ب ریاست مدینہ کا قیام	۴۱
ج ریاست مدینہ کا استحکام: جہاد، غزوۂ بدر	۴۶
د غزوۂ احد	۵۳
ہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت و اطاعت	۶۰

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

صفحہ نمبر	سبق
۶۴	و حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک
۶۸	ز حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایفائے عہد
	باب چہارم: اخلاق وآداب
۷۳	الف مشاورت کی اہمیت
۷۸	ب صبر وتحمل
۸۳	ج اسلامی آداب زندگی (راستے، سفر اور عوامی مقامات کا استعمال)
۸۷	د بُری عادات سے اجتناب (چوری، غصب، دھوکہ دہی)
	باب پنجم: حسن معاملات ومعاشرت
۹۲	الف حقوق العباد (والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے حقوق)
۹۷	ب عدل واحسان
۱۰۲	ج اسلام میں رفاہ عامہ کی اہمیت
	باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام
۱۰۶	الف اُمہات المومنین (حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن)
۱۱۱	ب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ
۱۱۵	ج حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۱۱۹	د صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۲۶	ہ صوفیائے کرام
۱۳۱	و علماء ومفکرین
۱۳۵	ز فاتحین (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
	باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے
۱۴۲	الف انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت
۱۴۶	ب ... کی اہمیت اور ان کے حقوق

قرآن مجید وحدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

الف ترجمہ قرآن مجید

فہم القرآن کے پیریڈ میں قرآن مجید کی منتخب سورتوں اور آیات کے تراجم اور مفاہیم کو سمجھ کر روزمرہ کی زندگی میں ان سے رہنمائی حاصل کریں۔

ب: حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سورۃ الزلزال، سورۃ العدیت، سورۃ القارعۃ، سورۃ التکاثر، سورۃ العصر، سورۃ الھمزۃ کو درست تجوید کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- ان سورتوں کو نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ
النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣ فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَإِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧

برائے اساتذہ: طلبہ وطالبات کے لیے ترجمہ قرآن مجید کی پڑھائی کا اہتمام کریں۔ سبق میں دی گئی سورتیں کو قواعد تجوید کے مطابق درست تلفظ کے ساتھ یاد کرائیں۔ معروف قاری کی آواز میں سورتوں کی قرأت سنائی جائے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ
اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸
فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

سرگرمیاں

کرنے کا کام: سبق میں شامل سورتوں کے بارے میں درج ذیل معلومات مکمل کریں۔

سورت کا نام	آیات کی تعداد	مکی اور مدنی
سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	18	مدنی
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	11	مکی
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	11	مکی
سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	8	مکی
سُوْرَةُ الْعَصْرِ	3	مکی
سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	9	مکی

تحقیق: والدین یا اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں شامل سورتوں میں سے کوئی بھی دو سورتوں کا شان نزول تلاش کریں اور اہم نکات کاپی پر لکھیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- منتخب قرآنی، مسنون دعائیں اور کلمات مع تراجم حفظ کر سکیں اور عملی زندگی میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔
- مذکورہ دعائیں اور کلمات طیبات کو اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھ سکیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا اور علم وعقل سے نوازا، فرشتوں پر برتری عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ان کی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کو بھی پیدا کیا اور اجازت دی کہ جنت میں جہاں سے کھانا چاہیں کھا سکتے ہیں۔ صرف ایک درخت کے قریب جانے اور اس کا پھل کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام یہ بات بھول گئے اور شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس درخت کا پھل کھا لیا۔ اس بھول پر اللہ تعالیٰ دونوں سے ناراض ہوئے اور جنت سے باہر نکال دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام اپنی بھول پر نادم تھے۔ انھوں نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر 23)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔“

اصحابِ کہف کی دعا

پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوتِ حق کی تحقیق کے لیے قریش مکہ ایک یہودی عالم کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ایسا کیا سوال پوچھا جائے کہ ان کے نبی ہونے کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اس کے جواب میں یہودی عالم نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے تین سوال پوچھنے کو کہا، جن میں سے ایک سوال اصحابِ کہف کے بارے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو وحی کے ذریعہ سے اس سوال کا جواب دیا۔ قرآن مجید کے پارہ نمبر پندرہ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ میں سُوْرَةُ الْكَهْفِ کے نام سے ایک مکمل سورت موجود ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (سُوْرَةُ الْكَهْفِ 18، آیت نمبر 10)

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہ نمائی مہیا فرما۔“

کیا آپ جانتے ہیں؟
اصحابِ کہف کون ہیں؟

کلماتِ طیبات

کائنات اور اس کی ہر شے اپنے پورے وجود سے اس حقیقت پر گواہی دے رہی ہے کہ وہ ذات جس نے اس کو پیدا کیا ہے اور جو اس کی نگہبانی کر رہا ہے وہ ہر عیب، نقص اور کمزوری سے پاک ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ 17: آیت نمبر 44)

ترجمہ: ”اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔“

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے لیے درج ذیل کلمات یاد کریں۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (ابوداؤد، حدیث: 832)

ترجمہ: ”اللہ پاک ہے اور تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔“

سرگرمیاں

مطالعہ قرآن مجید: قرآن مجید کے پارہ نمبر پندرہ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ میں سُوْرَةُ الْكَهْفِ سے اصحابِ کہف کا قصہ پڑھیں اور اُن کے بارے میں معلومات اکٹھی کرتے ہوئے کتابچہ تیار کریں۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بارے میں فرمایا کہ دو کلمے زبان پر نہایت ہلکے ہیں لیکن میزان میں بھاری اور اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7563) وہ کلمے درج ذیل ہیں: آپ ان کلمات کو یاد کریں اور پڑھنے کی عادت اپنائیں۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

کردار سازی: حضرت آدم علیہ السلام اور اصحابِ کہف کی دعا کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں کہ آپ سے
- غلطی ہو جانے پر کیا کرتے ہیں؟
- مشکل اور پریشانی کے موقع پر کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں؟

فرمانِ نبوی!
جو شخص استغفار میں لگا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل کو آسان بنا دیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔
(سنن ابی داؤد: 1518)

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو سبق میں مذکور قرآنی دعاؤں کی تدریس درست تلفظ سے کروائیں، معنی اور مفہوم کی وضاحت کریں۔ دعا کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(د) حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سات مستند احادیث مبارکہ (بمطابق ضمیمہ) مع ترجمہ پڑھ سکیں (عربی متن مع ترجمہ یاد کرنا افضل ہے)
- ان احادیث مبارکہ کو سمجھ کر روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔

1۔ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ (صحیح بخاری، حدیث:6094، شرح الکافی، ج1، ص:465)

ترجمہ: سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔"

2۔ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ (صحیح مسلم، حدیث:2548، بحار الانوار، ج71، ص49)

ترجمہ: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے (میری طرف سے) حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، پھر جو تمہارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمہارا قریبی ہو۔ (اسی ترتیب سے آگے حق دار بنیں گے۔)

3۔ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ (صحیح مسلم، حدیث:668، الوافی، ج:7)

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال اس بڑی جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ہو، وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔

4۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (صحیح بخاری، حدیث:6168)

ترجمہ: "(جنت میں) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہے۔"

حدیث کی تعریف

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ارشادات، افعال اور ایسے کام جو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں کیے گئے مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے منع نہیں فرمایا، حدیث کہلاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

5۔ وَلَا تَحَاسَدُوا (صحیح بخاری، حدیث:6064، بحار الانوار، ج73، ص38)

ترجمہ: آپس میں حسد نہ کرو۔

6۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ (صحیح بخاری، حدیث:14، بحار الانوار، ج37، ص86)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

7۔ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ (صحیح بخاری، حدیث:2591، نہج الفصاحۃ، ص:267)

ترجمہ: دولت گن گن کر مت رکھو، ورنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔

سرگرمیاں

مطالعۂ حدیث: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے محبت ایمان کی پہلی شرط ہے۔ حب رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے متعلق مزید دو احادیث مبارکہ تلاش کریں اور اپنی کاپی میں مع ترجمہ لکھیں۔

کرنے کا کام: سبق میں موجود احادیث مبارکہ میں بتائی ہوئی تعلیمات نکات کی صورت میں تحریر کریں اور جائزہ لیں کہ آپ کن کن باتوں پر عمل کرتے ہیں؟

کردار سازی: حدیث کے مطابق انسان آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا، جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ سوچیں اور بتائیں کہ آپ دوستی کرتے ہوئے کن معیارات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں؟

برائے اساتذہ: طلبہ وطالبات کو سبق میں مذکورہ احادیث مبارکہ کی تدریس درست تلفظ سے کروائیں، معنی اور مفہوم کی وضاحت کریں۔ حدیث کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کریں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ہ) دُعائیں

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- منتخب دعاؤں کو درست تجوید کے مطابق حفظ کر سکیں۔
- ۹ اسمائے حسنیٰ مع معانی پڑھ سکیں۔
- مذکورہ دعاؤں کو یاد کر کے اپنی روز مرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

صبح وشام کی دُعا

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ''جو شخص صبح وشام یہ دعا پڑھے گا، اُسے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(سنن ترمذی، حدیث نمبر 3388)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

مریض کی عیادت کی دعا

جب آپ کسی بیمار کا حال پوچھنے کے لیے جائیں تو اُس کے لیے درج ذیل دعا کریں:

لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰہُ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 5662)

ترجمہ: کوئی فکر نہیں اگر اللہ نے چاہا (یہ مرض) گناہوں سے پاک کرنے والا ہوگا۔

بیماری سے بچنے کی دعا

موذی امراض سے بچنے کے لیے درج ذیل دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْأَسْقَامِ

(سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 1554)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ اور تمام دیگر بُری بیماریوں سے۔

NOT FOR SALE

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے ننانوے خوب صورت نام ہیں جن میں سے بہت سارے قرآن مجید میں بھی بیان ہوئے ہیں۔ انھیں اسمائے حسنیٰ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلّٰہِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا (سورۃ الاعراف 7: آیت نمبر 180)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لیے تمام اچھے نام ہیں لہٰذا اسے ان (ناموں) کے ساتھ پکارو۔

اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو یاد کرنے کی بھی حدیث مبارکہ میں بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ: 3861)

لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو یاد کرنا اور ان کے ذریعے سے دُعا مانگنا چاہیے۔ چند اسمائے حسنیٰ مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

اَلْحَکَمُ	فیصلہ فرمانے والا	اَلْعَدْلُ	خوب انصاف کرنے والا
اَللَّطِیْفُ	بہت لطف وکرم فرمانے والا	اَلْخَبِیْرُ	ہر چیز کی خبر رکھنے والا
اَلْحَلِیْمُ	بردبار اور حلم والا	اَلْعَظِیْمُ	عظمت وبزرگی کا مالک
اَلْغَفُوْرُ	بے انتہا بخشش ومغفرت فرمانے والا	اَلشَّکُوْرُ	شکر کا بدلہ دینے والا قدردان
اَلْعَلِیُّ	سب سے بلند وبرتر		

پیشکش: اسمائے حسنیٰ پڑھیں اور یاد کریں۔ کوئی سے پانچ اسمائے حسنیٰ کے بارے میں Power point Presentation / خوبصورت چارٹ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(الف) ایمانیات

الف توحید کی اہمیت اور اثرات

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ توحید کے معنی، مفہوم اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- توحید کے دلائل جان سکیں۔
- عقیدہ توحید کے حقیقی تصور کو سمجھ کر توحید اور شرک میں فرق کر سکیں۔
- عقیدہ توحید کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- عقیدہ توحید کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔

علی اور اُس کی بہن زینب ہر روز صبح سویرے اُٹھتے ہیں۔ نماز ادا کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ امّی جان اُن کا تلفظ درست کرانے کے ساتھ ساتھ اُن کو آیات کا مفہوم بھی سمجھاتی ہیں۔ آج علی اور زینب نے امّی جان کو بیسویں پارے کی ابتدائی آیات سنائیں تو امّی جان نے انھیں ان آیات کا مفہوم سمجھایا۔ انھوں نے بچوں کو بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین، بارش، نباتات، دریاؤں، سمندروں، پہاڑوں، ہواؤں وغیرہ کا ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ذرا بتاؤ تو سہی۔ ان چیزوں کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کون شریک ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر تم کس بنیاد پر دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیتے ہو؟

علی: امّی جان! اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت میں زمین کو ٹھہرنے کی جگہ قرار دیا ہے۔ اس فرمان کا مطلب کیا ہے؟

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ النَّمْلِ 27: آیت نمبر 61)

ترجمہ: ”بھلا وہ کون ہے، جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں بنائیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنائی (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔“

امّی جان: بیٹا! آپ نے سائنس کے مضمون میں پڑھا ہوگا کہ زمین سورج کے گرد ایک لاکھ سات ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر لگا رہی ہے۔ اس طرح یہ اپنے محور پر ایک ہزار ایک سو اسّی کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے۔ اس تیز رفتاری کے باوجود زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایک پرسکون جگہ بنا دیا ہے۔ ہم نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ اس پر چلتے پھرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا بھی ذریعہ بنا دیا ہے۔ نظامِ شمسی میں زمین واحد سیارہ ہے جہاں پر زندگی کا وجود پایا جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون ہے جس نے زمین کو یہ خصوصیات عطا کیں کہ جان دار اس پر زندہ رہ سکیں؟ پھر وہ کون ہے جس نے ان جان داروں کی ضرورت کی ہر چیز اس زمین پر پیدا کی؟ جیسے زندگی کے لیے پانی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جا بجا زمین میں دریا بہا دیے۔ زمین پر بلند و بالا پہاڑ گاڑ دیے تا کہ زمین کا توازن برقرار رہے۔ اسی طرح سمندروں کا ایک زبردست نظام قائم کیا، جس میں انسانوں کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔ اگر یہ سارے کام ایک خاص ترتیب، تناسب اور حکمت کے ساتھ وجود میں نہ آتے تو زمین پر زندگی ہوتی اور نہ ہی انسان کا وجود ہوتا۔

زینب: امّی جان! اس سے تو صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہ کام صرف اور صرف ایک ذات ہی کر سکتی ہے۔ وہ ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اکیلا اس کائنات کو بنانے والا اور اس کا نظام چلانے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک اور مددگار نہیں ہے۔

امی جان: جی زینب بیٹی! اگر کائنات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق اور مالک ہوتا تو یہ نظامِ کائنات ایک لمحہ بھی نہ چل پاتا اور سب کچھ تباہ و برباد ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ 21: آیت نمبر 22)

ترجمہ: ”اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔“

اللہ تعالیٰ الٰہ ہے۔ الٰہ کا معنیٰ معبود ہے اور معبود کا مطلب ہے جس کی عبادت کی جائے۔ قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ جب ہر چیز کا خالق، رازق، مالک صرف اللہ ہے۔ کائنات کے نظام کو قائم کرنے والا، چلانے اور سنبھالنے والا بھی اللہ ہے۔ زندگی اور موت بھی اُس کے ہاتھ میں ہے۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اُس کے حکم کا پابند ہے تو عبادت بھی صرف اُسی کا حق ہے۔ جب بندے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں تو وہ ظلم کرتے ہیں۔ وہ اللہ کا حق دوسروں کے لیے ثابت کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اسے شرک کہا گیا ہے اور شرک ظلم عظیم ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ (سُوْرَةُ لُقْمٰنَ 31: آیت نمبر 13)

ترجمہ: ”یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

توحید کی ضد شرک ہے۔ قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

علی: امی جان! توحید سے کیا مراد ہے؟

امی جان: توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کا مطلب ہے کہ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ وہ بے مثل ہے، کوئی اُس جیسا نہیں ہے۔ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا، اس کا مالک اور اس کے نظام (system) کو چلانے والا صرف وہی ہے۔ اس کام میں کوئی اُس کا شریک نہیں۔ توحید کا مطلب یہ بھی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے۔ اُس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (سُوْرَةُ النِّسَآءِ 4: آیت نمبر 36)

ترجمہ: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔''

امی جان نے مزید بتایا کہ توحید پر ایمان سے انسان کی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اُس کی تمام امیدیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاتی ہیں۔ وہ کبھی نہ مایوس ہوتا اور نہ ہی پریشان کیونکہ اُس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اُس کے ساتھ ہے۔ اُس کے اندر توکل، صبر اور بہادری جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ مشکلات آنے پر دل چھوٹا نہیں کرتا، نہ گھبراتا ہے۔ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہے، جھوٹ سے بچتا ہے، اس لیے کہ اُس کا یقین ہوتا ہے کہ وہ ہر لمحہ اپنے ربّ کی نظروں کے سامنے ہے۔

توحید اللہ تعالیٰ سے محبت اور ایمان کی بنیاد ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک مانے۔ اسی کی ذات پر توکل کرے۔ اس بات کا دل سے یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قرآن اور سائنس

قرآن مجید اور سائنس دونوں کائنات پر بحث کرتے ہیں۔ قرآن مجید یہ واضح کرتا ہے کہ کائنات کو بنانے، چلانے، سنبھالنے اور پھر ایک دن ختم کرنے والا اللہ ہے۔ وہ اس کائنات کا مالک ہے۔ جبکہ سائنس دان اُن اصولوں کو معلوم کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ جن اصولوں پر اللہ تعالیٰ نے کائنات قائم کی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے پانی کو ہائیڈروجن اور آکسیجن کو 1:2 نسبت سے جوڑ کر پانی بنا دیا۔ سائنس دان پانی بنانے کا اختیار تو نہیں رکھتے، البتہ پانی کا کلیہ انھوں نے معلوم کیا۔

ہمیں چاہیے کہ عقیدہ توحید کے حقیقی تصور کو سمجھ کر عملی زندگی میں توحید کے تقاضے پورے کریں۔ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزاریں۔ زمین پر اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بن کر رہیں۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی بندگی و اطاعت ہے اور یہ مقصد تب پورا ہو گا جب ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوئے اس کے احکامات کی بجا آوری میں زندگی گزاریں گے۔

NOT FOR SALE

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) قرار کے معنی ہیں:

- (الف) کھانے پینے کی جگہ
- (ب) کھیل کود کی جگہ
- (ج) آرام کی جگہ
- (د) ٹھہرنے کی جگہ

(ب) توحید کی ضد ہے:

- (الف) گناہ
- (ب) شرک
- (ج) کفر
- (د) رہبانیت

(ج) دینِ اسلام کا سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے:

- (الف) ایمان باللہ
- (ب) ایمان بالرسول
- (ج) ایمان بالملائکہ
- (د) ایمان بالکتب

(د) شرک کو ظلم کہا گیا ہے کیوں کہ یہ ہے:

- (الف) حق تلفی
- (ب) خیانت
- (ج) منافقت
- (د) ریاکاری

(ہ) توکل کا مطلب ہے:

- (الف) بھروسہ
- (ب) سکون
- (ج) یقین
- (د) ایمان

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شرک کا مفہوم تحریر کریں۔

(ب) عبادت سے کیا مراد ہے؟

(ج) کائنات میں موجود کوئی سی دو مثالوں کے ذریعے توحید کا تصور واضح کریں۔

(د) قرآن کی آیت کی روشنی میں بتائیں کہ اگر زمین میں دو الٰہ (معبود) ہوتے تو کیا ہوتا؟

(ہ) توحید کی تعریف لکھیں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) توحید اور شرک میں کیا فرق ہے؟

(ب) انسانی زندگی پر توحید کے اثرات بیان کریں۔

(ج) عقیدہ توحید پر عمل نہ کرنے کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: کائنات میں ایسے بہت سے نظام موجود ہیں جو وجود باری تعالیٰ کو ثابت کرتے ہیں۔ کائنات کا توازن برقرار رکھتے ہیں مثال کے طور پر: نظام دوراں، آب، آپ چند ایسے نظاموں کی نشان دہی کریں۔

تحقیق: (الف) نظام شمسی سے مراد وہ نظام ہے جو سورج اور اس کے گرد گھومنے والے سیاروں پر مشتمل ہے۔ درج ذیل ویب لنک سے نظام شمسی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

https//:www.nasa.gov/topics/solarsystem/index.html

(ب) توحید کے موضوع پر قرآن مجید کی دو آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کریں اور مع ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ: طلبہ وطالبات کو کائنات میں پائی جانے والی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں تاکہ وہ ان نشانیوں کی مدد سے وجود باری تعالیٰ پر یقین کر سکیں۔ نیز انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی اہمیت اور عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات سے بھی آگاہ کریں۔ توحید کے تقاضے پورے کرنے کے بارے میں روزمرہ زندگی سے مثالیں دیں۔

NOT FOR SALE

ب نبوت ورسالت

حاصلات تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدہ نبوت ورسالت کے معنی و مفہوم اور اہمیت جان سکیں۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد سمجھ سکیں۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترکہ صفات خصوصاً عصمت انبیاء کرام علیہم السلام سے آگاہ ہو سکیں۔
- بیان کر سکیں کہ مختلف انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد کیا تھا۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔
- نبی اور رسول کا فرق جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و خصائص (مثلاً ختم نبوت، معراج النبی، مقام محمود، شفاعت کبریٰ اور حوض کوثر وغیرہ) کے بارے میں سمجھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بہت سے نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔ نبیوں اور رسولوں کی آمد کے اس سلسلے کو نبوت ورسالت کہا جاتا ہے۔ نبی کے معنی "خبر دینے والا" اور رسول کے معنی "پیغام پہنچانے والا" کے ہیں۔ نبی اور رسول لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور انھیں ان باتوں کی خبر دیتے ہیں، جو انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے سے پہنچائی جاتی ہیں۔ جن نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے کتاب اور شریعت عطا کی انھیں رسول کہا جاتا ہے۔ نبیوں کی تعداد رسولوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ نبوت ورسالت پر سچے دل سے یقین رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔

تمام انبیا اور رسولوں نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی، نیکی کا راستہ دکھایا اور برائی سے بچنے کی تلقین کی۔ رسالت پر ایمان رکھنا، اسلام کا اہم عقیدہ ہے۔ مسلمان تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رسالت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ:

- تمام نبی اور رسول سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تھے۔
- تمام نبیوں اور رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اُس کی بندگی کی طرف بلایا۔
- تمام نبیوں اور رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں کو پورا پورا ادا کیا۔
- تمام نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے بندے تھے اور معصوم عن الخطا یعنی غلطیوں سے پاک تھے۔
- تمام نبی اور رسول علم، عمل، اخلاق اور ذہانت کے اعتبار سے اپنے اپنے دَور کے افضل ترین لوگ تھے۔

سلسلہ نبوت ورسالت کا آغاز حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے رسالت و نبوت کا سلسلہ مکمل فرما دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ "خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ" ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسلام میں اس عقیدے کو عقیدہ ختمِ نبوت کہتے ہیں اور اس کو ماننا ایمان کا لازمی جزو ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں عقیدہ ختم نبوت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ 33: آیت نمبر 40)

ترجمہ: محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،
بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

چونکہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے آنے والے تمام رسولوں کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ صرف آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت باقی ہے۔ اس لیے اب نجات اور کامیابی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت وشریعت کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فضائل وخصائص

نبوت ورسالت میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام برابر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں کو دوسروں پر فضیلت بخشی اور ان کو بلند مقام ومرتبہ عطا کیا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمام نبیوں میں سب سے افضل ہیں۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نمایاں خصائص درج ذیل ہیں:

کیا آپ جانتے ہیں؟

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مجھے نبیوں پر چھے وجوہات کی بنا پر فضیلت دی گئی ہے:

أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ (صحیح مسلم:523)

ترجمہ: مجھے جوامع الکلم دیے گئے۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا۔ زمین کو میرے لیے نماز کی جگہ اور پاکی کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ مجھے تمام مخلوق کی جانب بھیجا گیا۔ مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا۔

ختم نبوّت:

اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نبیوں کے سلسلے کو ختم فرما دیا۔

معراج:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ملاقات کرنے کے لیے اپنے پاس بلایا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور پھر ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ اس زمینی سفر کو "اسرا" اور آسمانی سفر کو "معراج" کہتے ہیں۔ معراج کے معنی بلندی کی طرف جانے کے ہیں۔

حوضِ کوثر:

قرآن کریم کی سب سے مختصر سورت، سُوْرَةُ الْكَوْثَر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "(اے پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) بے شک، ہم نے تمھیں کوثر عطا کر دی ہے۔ کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔ احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ اس نہر کی دو نالیوں سے حوضِ کوثر میں پانی آتا رہے گا۔ حوضِ کوثر قیامت کے میدان میں ہوگا۔ اس حوض پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امت جنّت میں داخل ہونے سے قبل پانی پیے گی۔ جو اس کا پانی پی لے گا، اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔ جنت کی اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ (مسند احمد، حدیث:5913)

مقام محمود اور شفاعت کبریٰ:

مقام محمود سے مراد نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کبریٰ ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سجدہ میں جا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں گے۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مخلوق کا حساب شروع کریں گے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا شفاعتِ کبریٰ کے مقام پر فائز ہونا درحقیقت پوری انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم تمام رسولوں پر ایمان لائیں اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیین مانتے ہوئے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وفرماں برداری میں زندگی گزاریں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر صدقِ دل سے ایمان لانا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) رسالت کا لفظی معنی ہے:

- الف خبر دینا
- ب پیغام پہنچانا
- ج دعوت دینا
- د تبلیغ کرنا

(ب) اللہ تعالیٰ نے دنیا میں نبی اور رسول بھیجے:

- الف تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار
- ب تقریباً ایک لاکھ بائیس ہزار
- ج تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار
- د تقریباً ایک لاکھ چھبیس ہزار

(ج) اللہ تعالیٰ نے رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم کیا:

- الف حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
- ب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
- ج حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
- د حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر

(د) نبی کا لفظی معنی ہے:

- الف تبلیغ کرنے والا
- ب دعوت دینے والا
- ج خبر دینے والا
- د پیغام پہنچانے والا

(ہ) معراج کے معنی ہیں:

- الف نیچے اترنا
- ب بلندی کی طرف جانا
- ج سفر کرنا
- د ملاقات کرنا

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے رسالت کا سلسلہ کیوں قائم کیا؟

(ب) انبیائے کرام علیہم السلام نے دنیا میں کیا فریضہ سرانجام دیا؟

(ج) خَاتَمُ النَّبِيِّيْن کا کیا مطلب ہے؟

(د) شفاعت کبریٰ سے کیا مراد ہے؟

(ہ) انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ صفات تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) رسالت پر ایمان لانے کے لیے کن باتوں پر یقین رکھنا ضروری ہے؟

(ب) عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کریں۔

(ج) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و خصائص پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں

خوش خطی: انبیائے کرام علیہم السلام کی خصوصیات چارٹ پر خوش خط لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

تحقیق: اللہ تعالیٰ نے چند انبیائے کرام علیہم السلام کو معجزات عطا کیے۔ آپ چند معجزات تلاش کریں اور اپنی کاپی میں لکھیں۔

مباحثہ: طلبہ و طالبات درج ذیل عنوان پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

"نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کرنا کامیابی کا واحد راستہ ہے۔"

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو رسالت کے مفہوم اور رسالت پر ایمان کے تقاضوں سے آگاہ کریں اور انھیں ترغیب دیں کہ وہ عملی زندگی میں یہ تقاضے پورے کرنے کی کوشش کریں۔ نیز طلبہ کو عقیدہ ختم نبوت اور اس کی اہمیت کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ طلبہ و طالبات کو اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا کے مفہوم کی روشنی میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے حصول کے بارے میں آگاہ کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

الف — اسلام میں عبادت کا جامع تصوّر

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اسلام میں عبادت کا مفہوم اور اس کا جامع تصور جان سکیں۔
- اسلام میں عبادت کی اقسام (فرض، سنت، نفل وغیرہ) کے متعلق جان سکیں۔
- اسلام میں عبادت کی اہمیت جان سکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت اور معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔
- حدیث جبریل کے حوالے سے عبادت میں اخلاص، خشوع، خضوع اور احسان کا معنی و مفہوم سمجھ سکیں۔
- عبادت الٰہی میں دوام اور استقامت کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- عبادت کی اصل روح کو سمجھ کر عملی زندگی میں اس کے تقاضے پورے کر سکیں۔
- عملی زندگی میں عبادت کا رجحان پیدا کر سکیں۔

عبادت کا مفہوم اور اہمیت

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنیٰ ”بندگی کرنا“ اور ”اطاعت و فرماں برداری کرنا“ ہیں۔ شریعت میں ہر وہ کام جسے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں سرانجام دیا جائے، عبادت کہلاتا ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج اسلام کی اہم ترین عبادات ہیں۔

اسلام میں عبادت کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیوں کہ عبادات اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہیں۔ قرآن مجید میں انسانوں کی تخلیق کا مقصد بھی عبادت ہی بتایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ 51: آیت نمبر 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

اسلام میں عبادت کا تصوّر

دنیا کے تمام مذاہب میں عبادت کا کوئی نہ کوئی تصور موجود ہے۔ مثلاً عیسائی گرجا گھر میں اور سکھ گردوارہ میں جا کر عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی خاص خاص تہواروں کے موقع پر مندروں میں جا کر عبادت کی رسمیں ادا کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کا تصورِ عبادت سب سے مختلف اور جامع ہے۔

یعنی انسان کی زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ وہ دنیا میں اللہ کا بندہ بن کر زندگی بسر کرے۔ عربی میں ”بندے“ کے لیے ”عبد“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں فرماں بردار غلام۔ اس کا ہر کام اپنی خواہش اور پسند ناپسند کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔ جب انسان اپنے مقصدِ حیات سے واقف ہو جاتا ہے تو اس کا ہر کام عبادت میں داخل ہو جاتا ہے۔

عبادت میں اطاعت کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اسی لیے صرف نماز اور روزہ ہی عبادت نہیں ہے بلکہ جس کام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے روکا ہے، اس سے رُک جانا اور جو کام کرنے کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرنا، یہ سب عبادت ہے۔ مثلاً آپ باتیں کرتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی اور فحش گوئی سے بچتے ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں تو یہ بھی عبادت ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ نہ کرنا بھی عبادت ہے۔ گھر میں بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی عبادت ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں عبادت کرنے کا آسان طریقہ سکھایا ہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے دنیا کو چھوڑ چھاڑ کر بیابانوں میں نکل جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم ہر لمحہ اپنے معمولات کو اس کی بندگی میں گزار سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی چیز سے انھیں کوئی واسطہ نہیں ہے۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں بلا کر پوچھا: اے عثمان! کیا تم میرے طریقے سے ہٹ گئے ہو؟ انھوں نے عرض کی: ”نہیں اے اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! اللہ کی قسم! میں تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہی کے طریقے کا طلب گار ہوں۔“ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میرا طریقہ یہ ہے کہ میں رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ کبھی روزہ (نفلی) رکھتا ہوں اور کبھی چھوڑ دیتا ہوں۔ میں نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو۔ تمھارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ کبھی روزہ رکھو اور کبھی چھوڑ دو۔ رات کو نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو۔“

(سنن ابی داؤد: 1369)

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارشاد کے مطابق مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا بھی بہت بڑی عبادت ہے۔ گویا عبادت اطاعتِ الٰہی کی اس کیفیت کا نام ہے جو پوری زندگی کے احوال پر محیط ہوتی ہے۔ اس لیے عبادت کے تصور کو صرف نماز، روزے تک محدود کر لینا درست نہیں ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج کے علاوہ ہمارے روزمرہ کے معمولات جیسے سچ بولنا، امانت داری اپنانا، وعدے کی پابندی کرنا، حلال روزی کمانا، حقوق کو صحیح طریقے سے ادا کرنا، اپنے فرائض کو ذمہ داری سے ادا کرنا، صبر و تحمل سے کام لینا، عفو و درگذر کرنا اور ایثار سے کام لینا، غیر مسلموں کے حقوق کی پاس داری کرنا، جانوروں پر رحم کرنا بھی عبادت میں شامل ہیں۔ اسی طرح طالب علم کا حصولِ علم کے لیے کوشش کرنا اور دل لگا کر تعلیم حاصل کرنا بھی عبادت ہے۔ شرط یہ ہے کہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اخلاص نیت کے ساتھ اس کے احکام کی بجا آوری کرتے ہوئے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت کے مطابق سرانجام دیے جائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

عبادت کی اقسام

اسلامی شریعت میں عبادات کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ اقسام عبادات کی اہمیت و نوعیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ عبادت کی اقسام درج ذیل ہیں:

فرض: وہ عبادت جس کی انجام دہی ہر مسلمان کے لیے لازم ہے اور اس کی ادائیگی نہ کرنے والا سزا کا مستحق ہوگا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حدیث جبریل میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس حال کو نہ پاسکو تو اللہ تعالیٰ تو تمہیں یقیناً دیکھ رہا ہے۔ (صحیح البخاری: 4777)

سنت: وہ کام جو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود کیا ہو اور وہ آپ کا معمول ہو۔

نفل: وہ کام جو نہ فرض ہے اور نہ سنت لیکن شریعت کی رو سے اسے کرنے پر ثواب ملے اور ترک کرنے پر سزا نہ دی جائے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقیقی تصور کے ساتھ تقویٰ، اخلاص اور خشیت الٰہی کی بنیاد پر گزاریں۔ کیونکہ تمام نیک اعمال کے لیے انسان کا مطلوب و مقصود اخلاص نیت ہونا چاہیے۔ ایسے اعمال جن کی بنیاد میں اخلاص نہ ہو خواہ کتنے ہی عظیم الشان ہوں اللہ رب العزت کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔" (صحیح مسلم: 2564)

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) عبادت کا لفظی معنیٰ ہے:

الف نماز پڑھنا — ب روزہ رکھنا

ج صدقہ و خیرات کرنا — د بندگی کرنا

(ب) عبادت کا سب سے جامع تصور پیش کیا گیا ہے:

الف دین اسلام میں — ب یہودیت میں

ج عیسائیت میں — د ہندومت میں

(ج) صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی عبادت کا تصور ہے:

الف اصل — ب صحیح

ج محدود — د غلط

(د) شریعت میں ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں سر انجام دیا جائے، کہلاتا ہے:

الف عبادت — ب رسم

ج فرض — د سنت

(ہ) عبد کا معنیٰ ہے:

الف عبادت گزار — ب فرماں بردار غلام

ج دین دار — د دنیادار

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) عبادت کا عمومی تصور بیان کریں۔

(ب) اسلام کی اہم عبادات کے نام لکھیں۔

(ج) دینِ اسلام میں انسان کی زندگی کا کیا مقصد بتایا گیا ہے؟

(د) آیت کا ترجمہ لکھیں: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

(ہ) اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے والے انسان کے لیے کیا خوش خبری ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عبادت کا اصطلاحی معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

(ب) دینِ اسلام عبادت کا کیا تصور پیش کرتا ہے؟ وضاحت کریں۔

(ج) اسلام کے تصورِ عبادت کے متعلق اُسوۂ حسنہ سے ایک واقعہ لکھیں۔

سرگرمی

تحقیق: حج اسلام کی ایک اہم عبادت ہے۔ آپ اپنے والدین یا استادِ محترم کی مدد سے حج کا مسنون طریقہ معلوم کرکے اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ:
طلبہ و طالبات کو اسلام کا تصورِ عبادت مثالوں کے ذریعے سے سمجھائیں۔ انھیں بتائیں کہ اسلام دینی اور دنیاوی معاملات کو یکساں طور پر انجام دینے کی تعلیم دیتا ہے۔
طلبہ و طالبات کو حدیث جبریل کے حوالے سے عبادت میں خشوع و خضوع، اخلاص اور احسان کا معنیٰ و مفہوم بتائیں۔ عبادت الٰہی میں دوام اور استقامت کی اہمیت کو واضح کریں۔

NOT FOR SALE

ب

طہارت و پاکیزگی

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- طہارت و پاکیزگی کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- طہارت و پاکیزگی کی فضیلت و اہمیت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- طہارت (وضو، غسل، تیمم) اور عام صفائی کے درمیان فرق کر سکیں۔
- طہارت و پاکیزگی کی مختلف صورتیں (وضو، غسل اور تیمم وغیرہ) اور ان کے احکام و آداب کو سمجھ سکیں۔
- طہارت و پاکیزگی کے ظاہری اور باطنی تصور میں فرق سمجھ سکیں۔
- ظاہری اور باطنی طہارت کے فوائد و ثمرات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

طہارت و پاکیزگی کا مفہوم

طہارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے "پاک صاف ہونا"۔ شریعت کی اصطلاح میں طہارت کا لفظ انسان کی جسمانی اور باطنی پاکیزگی کے لیے بولا جاتا ہے۔

طہارت و پاکیزگی کی اہمیت و فضیلت

انسان فطری طور پر صفائی پسند اور گندگی سے نفرت کرنے والا ہے۔ صفائی اور پاکیزگی انسان کے مہذب اور شائستہ ہونے کی نشانی ہے۔ اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی اتنی اہمیت ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جو دوسری وحی نازل ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ نے طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ 74: آیت نمبر 4-5)

ترجمہ: اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو۔

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ہر نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ 5: آیت نمبر 6)

ترجمہ: مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو منھ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو)۔

اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے بھی طہارت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ (سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ 56: آیت نمبر 79)

ترجمہ: اس (قرآن) کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں، جو پاک ہیں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

دنیا کے ہر مذہب نے صفائی پر زور دیا ہے مگر اسلام نے طہارت و پاکیزگی کو بہت اہمیت دی ہے اور اسے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔
چنانچہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم:223)

ترجمہ: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ (صحیح بخاری:897)

ترجمہ: ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ سات دنوں میں ایک ایسا دن ہو کہ جس میں وہ اپنے سر اور بدن کو غسل دے۔

اور یہ نہانا اور غسل کرنا اس وقت فرض ہو جاتا ہے جب انسان کے جسم پر ظاہری یا معنوی گندگی ہو۔ بعض احادیث میں جسم کے مختلف اعضا مثلاً دانتوں اور منہ کی صفائی کی تلقین واضح انداز میں یوں کی گئی ہے:

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ (صحیح بخاری:887)

ترجمہ: اگر میرا یہ حکم امت یا لوگوں پر مشکل نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے (دانتوں کی صفائی) کا حکم دیتا۔

طہارت کے بارے میں ہمیں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ سے راہ نمائی ملتی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ طہارت و پاکیزگی کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتے، خوشبو لگاتے، سر میں تیل لگاتے، سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں کنگھی کرتے، ناخن تراشتے، کثرت سے مسواک کرتے، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوتے اور ہمیشہ باوضو رہتے۔
نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام کو نماز کے لیے پاک صاف ہو کر مسجد آنے کا حکم دیا۔
آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ (صحیح مسلم:224)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا ہے۔

طہارت کے انسان پر بہت سے ظاہری و باطنی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ طہارت اختیار کرنے سے انسان کا جسم بھی صاف رہتا ہے اور اسے روحانی پاکیزگی بھی حاصل ہوتی ہے۔
باطنی طہارت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کے علاوہ دل و دماغ کو بھی پاک صاف رکھے۔ یعنی وہ اپنے دل میں کسی کے خلاف حسد، بُغض اور کینہ نہ رکھیں۔ دماغ میں بُرے خیالات سے پاک رکھے۔ اپنے آپ کو بُری عادات مثلاً غیبت، چغلی، جھوٹ، فضول خرچی اور بے حیائی سے بچا کر رکھے۔

اسی طرح جسمانی طہارت سے مراد انسان کا اپنے جسم کو پاک وصاف رکھنا ہے۔ غسل کرنا، مسواک کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، بال سنوارنا، ناخن تراشنا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اور کلی کرنا وغیرہ جسمانی طہارت ہی کی چند صورتیں ہیں۔ اسلام نے جسمانی طہارت کے دو طریقے ۱۔ وضو ۲۔ غسل سکھائے ہیں۔ طہارت کے ان دونوں اسلامی طریقوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ وضو

قرآن مجید میں ہمیں نماز ادا کرنے سے پہلے پاک صاف ہونے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی اس پر عمل درآمد کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔
ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک (دھو لیا کرو)۔ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَة5: آیت نمبر 6)

اس طریقے کے مطابق طہارت حاصل کرنے کو شریعت کی اصطلاح میں وضو کہتے ہیں۔ وضو کے چار فرائض ہیں جو مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں بھی بیان ہوئے ہیں یعنی چہرہ دھونا، کہنیوں تک ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ وضو بہت اہم اور فضیلت والا عمل ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: وضو کرنے سے انسان کے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

"وضو کے دوران جب مومن اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے آنکھوں سے کیے ہوئے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے ذریعہ کیے ہوئے گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔" (صحیح مسلم:244)

احادیث میں ہر وقت پاک یعنی باوضو رہنے کی بھی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ہر وقت باوضو رہنے والا شخص طہارت برقرار رکھنے کی کوشش میں رہتا ہے اور یوں وہ بری باتوں اور کاموں سے بچا رہتا ہے۔

۲۔ غسل

غسل کا مطلب ہے پورے جسم کو دھونا۔ شریعت کی اصطلاح میں غسل سے مراد پورے بدن کو اسلام کے بتائے ہوئے خاص طریقے کے مطابق پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے دھونا ہے۔ یہ پاکیزگی حاصل کرنے کی ایک بہترین صورت ہے کیونکہ اس سے پاکیزگی کے ساتھ ساتھ پسینے وغیرہ کی بدبو کا بھی خاتمہ ہوتا ہے اور انسان تروتازہ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث میں جمعہ کے دن لازمی غسل کرنے کی نصیحت کی گئی ہے تاکہ پسینے کی بو کی وجہ سے مسجد میں لوگوں کا نماز جمعہ کے لیے بیٹھنا دشوار نہ ہو جائے۔ (صحیح بخاری:880)
اس لیے ہمیں چاہیے کہ وضو اور غسل کا اہتمام کریں۔ اپنے آپ کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔ کیونکہ پاکیزگی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اور اس سے انسان بیماریوں سے بھی بچا رہتا ہے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طہارت کو حصہ قرار دیا:

- الف اسلام کا
- ب ایمان کا
- ج زندگی کا
- د بندگی کا

(ب) پاک صاف رہنے سے انسان بچا رہتا ہے:

- الف جھوٹ سے
- ب غیبت سے
- ج چغلی سے
- د بیماری سے

(ج) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی دوسری وحی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دور رہنے کا حکم دیا:

- الف جھوٹ سے
- ب غیبت سے
- ج لالچ سے
- د ناپاکی سے

(د) وضو کے ذریعے سے طہارت اختیار کرنے والوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں قیامت کے دن ہوں گے:

- الف بڑے
- ب لمبے
- ج خوب صورت
- د روشن

(ہ) پاکیزگی حصول کا ذریعہ ہے:

- الف دولت کے
- ب عزت کے
- ج شہرت کے
- د اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) طہارت کا لفظی معنی بیان کریں۔

(ب) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی دوسری وحی میں کس بات کا حکم دیا گیا؟

(ج) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وضو کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟

(د) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے میلے کپڑے پہنے ہوئے شخص کو دیکھ کر کیا فرمایا؟

(ہ) پاک صاف رہنے سے انسان کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) طہارت کا مفہوم بیان کریں۔

(ب) طہارت و پاکیزگی کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

(ج) طہارت و پاکیزگی کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ کی وضاحت کریں۔

(د) باطنی اور ظاہری طہارت کا مفہوم واضح کریں۔

سرگرمیاں

مطالعہ حدیث: طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کے بارے میں سبق میں دی گئی احادیث کے علاوہ کوئی دو احادیث مبارکہ تلاش کریں اور مع ترجمہ اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

مباحثہ: طلبہ و طالبات درج ذیل عنوان پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

"طہارت و پاکیزگی کے لیے پانی کا صحیح استعمال"

کرنے کا کام: عملی زندگی میں طہارت کی روحانی اور جسمانی برکات پر چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو پاکیزگی کی اہمیت اور ضرورت سے تفصیلاً آگاہ کریں۔ انھیں اپنے ظاہر اور باطن کو ہمیشہ پاک صاف رکھنے کی ترغیب دیں۔ طلبہ و طالبات کو طہارت و پاکیزگی کی مختلف صورتوں (وضو، غسل اور تیمم) کے احکام و آداب اور عام صفائی کے درمیان فرق بتائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ج

نماز کی فرضیت و اہمیت

حاصلاتِ تعلّم

- نماز کی فرضیت وفضیلت جان سکیں۔
- جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کی وعید کے متعلق آگاہ ہوسکیں۔
- نماز کی فرضیت اور فوائد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔
- نماز کی شرائط، فرائض، سنتوں میں فرق، آداب، اور باجماعت نماز کی اہمیت کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکیں۔
- نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

نماز کا تعارف

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''جھکنے'' کے ہیں۔ عربی زبان میں نماز کو ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں نماز کے لیے یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کا معنیٰ ہے: ''دُعا کرنا''۔ شریعت کی اصطلاح میں نماز سے مراد قیام، رکوع، سجدہ اور خاص اذکار پر مشتمل ایسی عبادت ہے، جو خاص اوقات میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے طریقے کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔
قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة 2: آیت نمبر 43)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز کی فرضیت وفضیلت

نماز اسلام کی اہم ترین عبادت ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ

ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اُس کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ (سنن نسائی: 467)

تمام دیگر عبادات زمین پر فرض ہوئیں لیکن نماز کا تحفہ معراج کے موقع پر آسمانوں پر دیا گیا۔ نماز ہر مسلمان مرد وعورت پر ہر حال میں فرض ہے۔ اگر کوئی شخص بہت زیادہ بیمار یا ضعیف ہے تو بھی اس کو نماز لازمی ادا کرنے کا حکم ہے۔ البتہ یہ رخصت دی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں ادا کرسکتا تو وہ بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرلے۔ حتیٰ کہ انتہائی مجبوری کی حالت میں محض اشاروں سے یا دل میں نماز ادا کی جاسکتی ہے لیکن نماز کی رخصت کسی صورت میں نہیں دی گئی۔ یہاں تک کہ میدانِ جہاد میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر برسرِ پیکار مجاہدین کو بھی نماز کی رخصت نہیں دی گئی بلکہ انہیں بھی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

NOT FOR SALE

نماز کی ادائیگی سے بندہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردیوں کے موسم میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ یہ درختوں کے پتے جھڑنے کا موسم تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو ان کے پتے گرنے لگے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ! میں حاضر ہوں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (مسند احمد: 1012)

ایک اور موقع پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے، نمازوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ ان کے وقت پر ادا کرے اور رکوع ٹھیک طرح سے کرے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اُس کو معاف کردے گا۔ (سنن ابی داؤد: 425)

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی آخری نصیحت بھی یہی تھی کہ:

اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (سنن ابن ماجہ: 1625)

ترجمہ: (اپنی) نماز اور ملازموں (کا خیال رکھو)۔

اسلام نے جہاں نماز کا بہت زیادہ اجر وثواب اور فوائد بتائے ہیں وہیں نماز ادا نہ کرنے کی مذمت بھی کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سُوْرَةُ الرُّوْم 30: آیت نمبر 31)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجانا۔

اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (جامع ترمذی: 2618)

ترجمہ: کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کو ترک کرنا ہے۔

گویا نماز ترک کردینا انسان کے ایمان کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس لیے کسی بھی حالت میں نماز ترک کرنے سے بچنا چاہیے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

نماز کے فرائض

نماز کے درست ہونے کے لیے تیرہ چیزیں ضروری ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی، یہ نماز کے فرائض کہلاتے ہیں۔ ان میں سے سات چیزیں تو وہ ہیں جن کا نماز سے پہلے اہتمام کرنا ضروری ہے، ان کو نماز کی شرائط کہا جاتا ہے۔ اور چھے چیزوں کا نماز کے دوران میں خیال رکھنا ضروری ہے، ان کو ارکانِ نماز کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قرآن مجید میں ہے کہ جہنم میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس وجہ سے جہنم میں ڈالے گئے تو ان کا جواب ہوگا:

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ (سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ 74: آیت نمبر 43)

ترجمہ: ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

شرائطِ نماز

نماز سے پہلے جو کام کرنا ضروری ہیں، ان کو شرائطِ نماز کہا جاتا ہے۔

- نماز کے لیے انسان کا جسم پاک صاف ہونا چاہیے۔
- نماز ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ لباس صاف ستھرا ہو اور اس پر کوئی گندگی نہ لگی ہو۔
- جس جگہ پر نماز پڑھی جائے، وہ جگہ پاک ہونی چاہیے۔
- نماز کے وقت ستر چھپانا ضروری ہے۔ مرد کا ستر ناف (پیٹ کے نچلے حصے) سے گھٹنوں تک ہوتا ہے اور عورت کا پورا جسم (سوائے ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے) ستر ہے۔
- اسلام نے ہر نماز کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ نماز کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز مقررہ وقت میں پڑھی جائے۔ اگر نماز مقررہ وقت سے پہلے ادا کر لی جائے تو وہ نماز بالکل نہیں ہوگی۔ اور اگر وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کی جائے تو وہ قضا (تاخیر سے ادا کی گئی) نماز ہوگی۔
- نماز ادا کرنے کے لیے قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کو قبلے کی سمت معلوم نہ ہو تو وہ اندازے سے قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔
- نماز سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔

ارکانِ نماز

نماز کے چھے فرائض ایسے ہیں جنھیں نماز کی ادائیگی کے دوران ادا کرنا ضروری ہے، انھیں ارکانِ نماز کہا جاتا ہے۔

۱۔ تکبیرِ تحریمہ کہنا

تکبیر تحریمہ سے مراد نماز شروع کرنے کے لیے ''اللہ اکبر'' کہنا ہے۔ یہ تکبیر کہتے ہی انسان حالت نماز میں ہو جاتا ہے اور نماز میں حرام ہونے والی چیزیں مثلاً کھانا پینا، چلنا پھرنا اور باتیں کرنا، اس کے لیے حرام ہو جاتی ہیں، اس لیے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

۲۔ قیام کرنا

قیام سے مراد نماز میں اتنی دیر تک سیدھا کھڑا رہنا ہے جتنی دیر میں ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات تلاوت کی جا سکیں۔

۳۔ قراءت کرنا

قراءت سے مراد نماز میں قرآن مجید کی کم از کم ایک بڑی یا تین چھوٹی آیات پڑھنا ہے۔

۴۔ رکوع کرنا

رکوع کا مطلب اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ نماز کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے۔

۵۔ سجدہ کرنا

دونوں پاؤں کھڑے کر کے، گھٹنوں کے بل ہو کر، دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر، پیشانی زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ ہر رکعت میں دو دفعہ سجدہ کرنا فرض ہے۔

۶۔ قعدہ کرنا

نماز کے آخر میں اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں تشہد (التحیات) پڑھی جا سکے، قعدہ کہلاتا ہے۔

نماز کے فوائد

نماز پڑھنے سے دل کو سکون ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ نماز برائیوں سے بچاتی ہے اور انسان میں پابندیِ وقت کی عادت پیدا کرتی ہے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اور نظم و ضبط کی فضا قائم ہوتی ہے۔ نماز معاشرتی تعلقات کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ نماز قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نماز لفظ ہے:

الف اردو زبان کا	ب پنجابی زبان کا
ج فارسی زبان کا	د عربی زبان کا

(ب) صلوٰۃ کے معنیٰ ہیں:

الف رُکن	ب عبادت
ج دُعا	د شرط

(ج) نماز اسلام کا رکن ہے:

الف پہلا	ب دوسرا
ج تیسرا	د چوتھا

(د) حدیث کے مطابق نماز ادا کرنے سے مسلمان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

الف قطروں کی طرح	ب اولوں کی طرح
ج شبنم کی طرح	د خشک پتوں کی طرح

(ہ) نماز کے فرائض ہیں:

الف سات	ب تیرہ
ج چودہ	د پندرہ

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) نماز کی تاکید کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(ب) نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) ارکانِ نماز ترتیب سے لکھیں۔

(د) باجماعت نماز کی فضیلت بیان کریں۔

(ہ) مرد اور عورت کا ستر کیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نماز کے فرائض کی تفصیل بیان کریں۔

(ب) نماز کے پانچ فوائد لکھیں۔

(ج) نماز کی اہمیت وفضیلت پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

4 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
تکبیرِ تحریمہ	ایک مرتبہ
ایک رکعت میں رکوع	دو مرتبہ
شرائطِ نماز	چھے
ارکانِ نماز	اللہ اکبر
ایک رکعت میں سجدہ	سات

پیارے اساتذہ: طلبہ کو نماز کی اہمیت بتائیں۔ انھیں نماز چھوڑنے کے نقصانات سے آگاہ کریں، نیز بچوں کو نماز کا مسنون طریقہ سکھائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

سیرتِ طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

الف

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا قیام

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی مدینہ منورہ آمد پر اہل مدینہ کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔ (مسجد قبا کی تعمیر، استقبال وغیرہ)
- عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعمیر اور فضیلت کے متعلق جان سکیں۔
- ہجرت کے بعد مسلمانوں کو درپیش مسائل و مشکلات کو سمجھ سکیں۔
- اصحابِ صُفہ کا تعارف اور اُن کی تعلیمی، تبلیغی اور دعوتی سرگرمیوں سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی میں استفادہ کر سکیں۔
- عہد نبوی میں مسجد نبوی کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- مدنی معاشرے کی تشکیل میں مواخات کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- مواخاتِ مدینہ کی روشنی میں اخوت اور بھائی چارہ کے عالمگیر تصور کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا نفاذ کر سکیں۔
- مدنی معاشرے کے قیام کی اصل روح کو سمجھ کر معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد جو معاشرہ قائم فرمایا، اُسے مدنی معاشرہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک خالص اسلامی معاشرہ تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تمام مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس حکم کا مقصد یہ تھا کہ تمام مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ چنانچہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ ہجرت کر کے آنے والوں میں عرب کے مختلف قبائل اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ ان میں بہت سے غلام بھی تھے۔ جنھیں اُس وقت عرب میں نہایت حقیر سمجھا جاتا تھا۔ یہ معاشرے کا انتہائی کمزور اور پسا ہوا طبقہ تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جو انقلابی دعوت لے کر آئے تھے اُسے نافذ کرنے کا موقع آچکا تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مختلف رنگ اور نسل کے لوگوں کو ملا کر عقیدے اور ایمان کی بنیاد پر ایک نیا معاشرہ قائم فرمایا۔

جب مدینہ منورہ میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سفرِ ہجرت کی خبر پہنچی تو اہلِ شہر روزانہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے استقبال کے لیے شہر سے باہر نکل کر انتظار کرتے۔ بالآخر اُن کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور مدینہ منورہ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ورودِ مسعود ہوا۔

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ سے باہر "قبا" نام کی ایک بستی میں کچھ روز قیام فرمایا۔ یہاں پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک مسجد تعمیر فرمائی، جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

تعمیر مسجد کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جمعہ کے روز مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بنی سالم کے محلہ میں پہلی نماز جمعہ ادا فرمائی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے استقبال کے لیے سارا مدینہ اُمڈ آیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار تھے۔ انصارِ مدینہ قبا سے مدینہ تک راستے کے دونوں جانب صفیں باندھے کھڑے تھے اور نعرۂ تکبیر بلند کر رہے تھے۔ انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا بجا کر اپنے محبوب مہمان کا درج ذیل الفاظ میں استقبال کر رہی تھیں:

NOT FOR SALE

طلع	البدر	علينا
وجب	الشكر	علينا
ايُّها	المبعوث	فينا

من	ثنيّات		الوداع
ما	دعا	لله	داع
جئت	بالامر		المطاع

مدینہ منورہ میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں قیام فرمایا۔

مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک اسلامی ریاست کے قیام اور ایک مسلم معاشرے کی تشکیل کے لیے مختلف اقدامات کا آغاز کیا۔ اس مقصد کے لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد بعد میں مسجد نبوی کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ مدینہ کی ریاست کا سیکریٹریٹ اور مسلم معاشرے کا مرکز تھا۔ تمام اہم اجلاس اور مشورے، عدالتی فیصلے، نکاح اور دیگر اجتماعی و سماجی سرگرمیاں اسی مسجد میں انجام پاتی تھیں۔ تمام جنگی لشکر و تجارتی قافلے اسی مسجد سے روانہ کیے جاتے تھے۔ یہی مسجد تعلیم و تعلّم کا مرکز بھی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہیں پر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے تعلیم و تربیت حاصل کرتے تھے۔ اسی مسجد میں ایک چبوترہ بھی تھا جس کا نام صفہ تھا۔ یہ اسلام کی اولین یونیورسٹی تھی۔ وہ مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کا گھر بار اور اہل و عیال نہیں تھے، وہ یہاں رہتے اور تعلیم حاصل کرتے تھے۔ علمِ دین کو پھیلانے میں صفہ کے تعلیم یافتہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا بہت بڑا حصہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مسجد نبوی اسلام کی مقدس ترین مساجد میں سے ایک ہے۔ اس میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب باقی مساجد میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا، مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ادا کی گئی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری: 1190)

انصار و مہاجرین کے درمیان مؤاخات

مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمانوں کے پاس نہ مال تھا نہ زمینیں۔ وہ بے سروسامانی کی حالت میں مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ یہاں اُن کے لیے رہنے کا کوئی ٹھکانہ تھا نہ روزی کا کوئی انتظام تھا۔ یہ مہاجرین تعداد میں بھی زیادہ تھے۔ روز بروز اس تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ادھر مدینے میں نہ کوئی بڑی دولت تھی نہ آمدنی کے بہت زیادہ وسائل ذرائع تھے۔

انصارِ مدینہ مقامی باشندے ہونے کی بنا پر کچھ نہ کچھ وسائل و ذرائع رکھتے تھے۔ ان کے تعاون اور مہمان نوازی سے ہی مہاجرین کے کھانے پینے کی ضروریات پوری ہو رہی تھیں۔ اس لیے مہاجرین کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مستقل انتظام کی ضرورت تھی۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہوتے ہی مسلمانوں کو ایک مکان میں جمع کیا۔ ان میں پینتالیس مہاجرین تھے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ تمہارے بھائی ہیں اور پھر ایک مہاجر اور ایک انصاری کو ملا کر فرماتے: یہ اور تم بھائی بھائی ہو۔ اس بھائی چارے کو مؤاخات کہا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

انصار و مہاجرین کی اس مواخات کے بعد انصاری مسلمانوں نے جس طرح دل کھول کر اپنے مہاجر بھائیوں کی ضروریات کو پورا کیا اس کی مثال نہیں ملتی اپنا ساز و سامان، مکانات اور زمینیں پیش کیں۔ مہاجرین نے ساز و سامان لینے سے انکار کیا اور خود کام کاج اور تجارت کر کے اپنے حالات بہتر کرنے کا تہیہ کیا۔ تاہم مہاجرین کو مکانات اور زمینیں انصار ہی نے عطیہ کیں۔

مہاجرین و انصار کا یہ رشتہ حقیقی رشتہ بن گیا۔ کوئی انصاری فوت ہو جاتا تو مہاجر اس کی جائیداد کا وارث ہوتا۔ مسلمان انصار کے اس ایثار پر ہمیشہ ناز کریں گے اور انسانی تاریخ میں یہ واقعہ بے مثال رہے گا۔ مواخات مدینہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ اصل رشتہ کلمے کا رشتہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جاہلیت کے تعصبات کو ختم کر کے تمام لوگوں کو ایک کلمہ اور نظریے کی بنیاد پر جمع کر دیا۔

NOT FOR SALE

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے تشریف لے آئے:

الف طائف   ب تبوک
ج نجران   د مدینہ منورہ

(ب) مسجد نبوی میں رہتے تھے:

الف اصحاب مدینہ   ب اصحاب فیل
ج اصحاب صفہ   د اصحاب مکہ

(ج) مدینہ منورہ میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے گھر میں قیام فرمایا:

الف حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے   ب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ج حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے   د حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(د) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجد تعمیر فرمائی:

الف مسجد نبوی   ب مسجد قبا
ج مسجد قبلتین   د مسجد جن

(ہ) مواخات کے معنی ہیں:

الف بھائی چارہ   ب رشتہ داری
ج قرابت داری   د دوستی

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) مواخاتِ مدینہ کا مقصد کیا تھا؟

(ب) اصحابِ صفہ کون تھے؟

(ج) مسجدِ نبوی کی معاشرتی اہمیت بیان کریں۔

(د) مواخاتِ مدینہ میں انصار اور مہاجرین کا ردِعمل تحریر کریں۔

(ہ) مدنی معاشرے کی روشنی میں معاشرے کی بہتری کے لیے دو تجاویز تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) مدنی معاشرے کی تشکیل میں مواخاتِ مدینہ کی اہمیت بیان کریں۔

(ب) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ آمد پر اہلِ مدینہ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کس طرح کیا؟

(ج) ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑا؟

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: مہاجرین نے انصار پر بوجھ بننا پسند نہیں کیا بلکہ خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا۔ سوچ کر بتائیے اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

تحقیق: والدین یا اساتذہ کرام کی مدد سے مواخات میں شامل کوئی سے دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام تلاش کریں اور اپنی کاپی میں لکھیں۔

مذاکرہ: اصحابِ صفہ کے نام تلاش کریں اور ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حالاتِ زندگی اور اسلام کے لیے خدمات پر مذاکرے کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو مدنی معاشرے کے قیام، مسائل اور مشکلات کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ مواخاتِ مدینہ کی روشنی میں بھائی چارہ کے عالمگیر تصور کو واضح کریں اور مواخات کی عملی صورتوں سے آگاہ کریں۔ مسجدِ نبوی کی تعلیمی و معاشرتی اہمیت واضح کرتے ہوئے مسجد میں انجام دیے جانے والے مختلف امور اور معمولات کی نشان دہی کریں۔

NOT FOR SALE

ب ریاستِ مدینہ کا قیام

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اسلامی ریاست کے تصور کی روشنی میں ریاستِ مدینہ کے قیام کے مقصد کو جان سکیں۔
- مہاجرین کی آبادکاری میں انصار کے ایثار و قربانی کے متعلق سمجھ سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کو لاحق داخلی و خارجی خطرات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دفاعی تدابیر کے متعلق جان سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کے پس منظر، اہمیت اور اس کی نمایاں دفعات سے واقف ہو سکیں۔
- تحویلِ قبلہ کا واقعہ، اس کی وجوہات اور اس کی روشنی میں اتباعِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور تسلیم و رضا کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے وطنِ عزیز کے نظم و نسق پر عملدرآمد میں اسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کر کے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کا مقصد صرف اسلام کے اصولوں کی تبلیغ ہی نہیں تھا بلکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسلام کے مطابق معاشرہ اور ریاست بھی قائم کرنا چاہتے تھے۔ مکہ مکرمہ میں قریش کی شدید مخالفت کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی معاشرے کی تشکیل کے ساتھ ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت قائم کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔

اس سلسلے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے انصار اور مہاجرین کو بھائی چارے کے رشتے کے ذریعے سے ایک مضبوط اور متحد جماعت بنا دیا۔ اس موقع پر انصار نے جس فیاضی، ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا، وہ بے مثال تھا۔ انھوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کی نہ صرف ہر طریقے سے مدد کی بلکہ انھیں اپنی جائیدادوں، زمینوں اور مال و دولت میں بھی حصہ دار بنا لیا۔ اس بے مثال ایثار و قربانی نے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے الفت و محبت اور احترام کے جذبات پیدا کر دیے۔ اس کے نتیجے میں مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی مضبوط جماعت وجود میں آ گئی۔ اسلامی ریاست کے قیام کے لیے ضروری تھا کہ مدینہ منورہ میں موجود تمام فریقین کو متحد کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں، اہلِ مدینہ اور یہودیوں کے درمیان ایک معاہدہ کرایا تا کہ مدینہ منورہ کی حدود میں امن و امان قائم ہو اور لوگوں کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو جائے۔

مدینہ منورہ میں یہود کے کچھ قبائل آباد تھے۔ یہ کاروباری اور دولت مند لوگ تھے۔ مدینہ منورہ کے باشندوں کو یہودی قرض دیتے اور اُس کے بدلے بڑی بڑی زمینی جاگیریں حاصل کر لیتے۔ مدینہ کے انصاری قبائل اوس و خزرج کے درمیان جنگ کو برس ہا برس جاری رکھنے میں یہود کا بہت بڑا کردار تھا۔ یہ لوگ سازشوں اور جنگ و فساد کی آگ بڑکانے میں بہت ماہر تھے۔ یہ قبائل کو لڑا کر خود ان کی تباہی و بربادی کا تماشا دیکھتے رہتے۔ لڑنے والے قبائل کو جنگی ضروریات کے لیے سودی قرض دیتے تا کہ سرمائے کی کمی کی وجہ سے جنگ سرد نہ پڑے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین کی آباد کاری اور مسلمانوں کے درمیان خالص دینی معاہدے کے ذریعے مدینے کے داخلی امن کو بہت حد تک مستحکم کر لیا تھا۔ مدینہ کی نوخیز ریاست کو داخلی طور پر مستحکم اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا بھی ضروری تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر اور بیرون شہر کے یہودی باشندوں سے بھی ایک معاہدہ کر لیا۔ جسے میثاق مدینہ کہا جاتا ہے۔

اس معاہدے کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

۱۔ خون بہا اور فدیہ کا قدیم طریقہ برقرار رہے گا۔

۲۔ ہر فریق کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

۳۔ مسلمان اور یہود اپنے اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے۔

۴۔ کسی فریق پر حملہ کرنے والے دشمن کا مقابلہ سب مل کر کریں گے۔

۵۔ شرکائے معاہدہ کے باہمی تعلقات دوستانہ ہوں گے۔

۶۔ کوئی فریق قریش کو پناہ نہیں دے گا۔

۷۔ معاہدے کے تمام شرکا پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور خونریزی حرام ہوگی۔

۸۔ مدینہ منورہ پر حملہ کی صورت میں سب مل کر دفاع کریں گے۔

۹۔ مظلوم کی مدد کی جائے گی اور کسی ظالم یا مجرم کی حمایت نہیں کی جائے گی۔

۱۰۔ جھگڑے کا فیصلہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمائیں گے۔

نتائج

- اس معاہدے کے نتیجے میں مدینہ اور اس کے اردگرد کے علاقے ایک حکومت کے تحت آ گئے۔
- معاہدے کے نتیجے میں مدینہ اور اردگرد کے علاقوں میں امن و امان قائم ہوا۔
- مسلمان علاقائی سازشوں سے محفوظ ہو گئے۔
- میثاقِ مدینہ کی بنیاد پر اسلامی ریاست وجود میں آئی۔
- میثاقِ مدینہ میں ہر کسی کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی۔ جس کی وجہ سے مذہبی رواداری پیدا ہوئی۔
- مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط ہوا۔

NOT FOR SALE

یہ معاہدہ ہر دور کے لوگوں کو دوست اور دشمن کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی بہترین بنیادیں فراہم کرتا ہے۔

یہ معاہدہ نبوی حکمت و بصیرت کا شاہکار تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کے طاقت ور یہود کو اپنے تدبر اور حکمت عملی سے ایک ایسے معاہدے میں شامل کر لیا جس کی رو سے انھوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ریاست مدینہ کا سربراہ تسلیم کر لیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں جا کر یہودیوں کے غلبے اور طاقت کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

تحویل قبلہ

ہجرتِ مدینہ سے پہلے مسلمانوں کا قبلہ "بیت المقدس" تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے سولہ یا سترہ ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو "خانہ کعبہ" کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة 2: آیت نمبر 144)

ترجمہ: پس اب اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیں، اور اب جہاں کہیں تم ہو، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

تحویل قبلہ کے واقعہ میں اہل ایمان کے لیے سخت امتحان تھا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ حکم دے کر آزمانا چاہتا تھا کہ وہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اتباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مظاہرہ کرتے ہیں یا اپنے پہلے قبلہ پر قائم رہتے ہیں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) معاہدہ کی رو سے ہر فریق کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی:

- (الف) معاشی آزادی
- (ب) فیصلہ کی آزادی
- (ج) اظہارِ رائے کی آزادی
- (د) مذہبی آزادی

(ب) معاہدے کی ایک شق کے مطابق جھگڑے کا فیصلہ فرمائیں گے:

- (الف) مدینہ کے رہائشی
- (ب) انصار
- (ج) مہاجرین
- (د) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(ج) مدینہ منورہ میں کچھ قبائل آباد تھے:

- (الف) یہود کے
- (ب) نصاریٰ کے
- (ج) مشرکین کے
- (د) کفار کے

(د) آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے غلبے کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے بنیاد رکھی:

- (الف) عرب کی ثقافت کی
- (ب) عربی زبان کی
- (ج) اسلامی ریاست کی
- (د) دارارقم کی

(ہ) تحویلِ قبلہ کا حکم دیا گیا:

- (الف) سُوْرَةُ الْفَاتِحَة میں
- (ب) سُوْرَةُ النِّسَاء میں
- (ج) سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں
- (د) سُوْرَةُ الْمَآئِدَة میں

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے دو بڑے مقاصد کیا تھے؟

(ب) مدینہ منورہ میں بھائی چارے کی فضا سے کیا فوائد حاصل ہوئے؟

(ج) مدینہ منورہ کے یہودی قبائل کس طرح سازشوں اور جنگ و فساد کی آگ بھڑکانے کے ماہر تھے؟

(د) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ کی نوخیز ریاست کو داخلی طور پر مستحکم اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا اہم فیصلہ کیا؟

(ہ) تحویلِ قبلہ سے کیا مراد ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہم دفعات تحریر کریں۔

(ب) میثاقِ مدینہ کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

(ج) ریاستِ مدینہ کے قیام کا مقصد نکات کی صورت میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں

تحریری و عملی سرگرمی: میثاقِ مدینہ کی اہم دفعات چارٹ پر لکھ کر بیت اللہ، بیت المقدس اور مسجد ذوالقبلتین کی تصاویر تلاش کر کے کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

گروہی مباحثہ: میثاقِ مدینہ سے حاصل ہونے والے فوائد پر مذاکرہ کروایا جائے۔

ذہنی آزمائش: ریاستِ مدینہ کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے وطنِ عزیز کے نظم و نسق پر عمل درآمد میں اُسوۂ حسنہ سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟ چند نکات تحریر کریں۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو اسلامی ریاست کے تصور کی روشنی میں ریاستِ مدینہ کے قیام کا مقصد بتائیں۔ ریاستِ مدینہ کو لاحق داخلی و خارجی خطرات اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دفاعی تدابیر کے متعلق آگاہ کریں۔ میثاقِ مدینہ کے پس منظر، اہمیت اور اس کی نمایاں دفعات کی وضاحت کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ج

ریاستِ مدینہ کا استحکام: جہاد، غزوۂ بدر

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جہاد کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- جہاد کی فرضیت اور فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- غزوہ اور سریہ کے معنی، مفہوم اور ان کے مابین فرق کو جان کر غزواتِ نبوی کے پس منظر کو جان سکیں۔
- غزوۂ بدر کا پس منظر، اسباب، تیاری کے بارے میں حقائق جان سکیں۔
- غزوۂ بدر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نمایاں کردار سے واقف ہو سکیں۔
- غزوۂ بدر کے واقعات اور اس موقع پر رونما ہونے والے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔
- غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے تعلیم کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- غزوۂ بدر کے نتائج جان کر ان کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی، معاشی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

جہاد کا معنی و مفہوم

جہاد کا لغوی معنی کوشش، طاقت اور توانائی صرف کرنا ہے۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے جدوجہد کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ (سُوْرَةُ التَّوْبَة9: آیت نمبر 41)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے

ایک اور مقام پر جہاد کرنے والوں کی فضیلت اور انعام کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ (سُوْرَةُ الْاَنْفَال8: آیت نمبر 74)

ترجمہ: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

غزوہ اور سریہ کا معنی و مفہوم

غزوہ اُس فوجی مہم کو کہتے ہیں جس میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود تشریف لے گئے ہوں خواہ جنگ نہ بھی ہوئی ہو۔ غزوہ کی جمع غزوات ہے۔

جبکہ سریہ وہ فوجی مہم ہے جس میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود تشریف نہ لے گئے ہوں۔ سریہ کی جمع سرایا ہے۔

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے مدینہ کے غیر مسلموں کو اپنا اتحادی بنا لیا تھا۔ لیکن قریش کی

NOT FOR SALE

سازشوں اور دھمکیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ قریش نے مدینہ منورہ سے دور آباد قبیلوں کو اپنا اتحادی بنانے اور مسلمانوں کے خلاف اکسانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریش کی ان حرکتوں کا سدّباب کرنے کے لیے غزوہ اور سریہ دونوں طرح کی فوجی مہمیں مدینہ منورہ سے باہر بھیجنا شروع کر دیں۔ ان فوجی مہموں کا ایک مقصد مدینہ منورہ سے دور آباد بعض قبیلوں کو اپنا اتحادی بنانا تھا۔ دوسرا مقصد قریش کو یہ باور کرانا تھا کہ مسلمان اپنے دفاع سے نہ غافل ہیں اور نہ کمزور۔

پس منظر

اسلام امن، محبّت اور بھائی چارے کا دین ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دنیا میں رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ آپ نے انسانوں کو ایک اللہ کی بندگی کی طرف بلایا۔ انھیں شرک اور بت پرستی سے منع فرمایا۔ دوسروں پر ظلم اور زیادتی کرنے سے روکا۔ چوری، ڈاکا، راہ زنی، جُوا اور شراب جیسی برائیوں سے منع کیا۔ کسی کو ناحق قتل کرنے سے منع فرمایا۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اوّلین مخاطب اہلِ مکّہ تھے۔ اُن میں یہ سب برائیاں پائی جاتی تھیں جن کا اوپر ذکر آیا ہے۔ جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں ان برائیوں پر ٹوکا، تو وہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سخت مخالف ہو گئے۔ جو شخص بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آواز پر لبّیک کہتا، اُس کے لیے مکّہ مکرمہ میں جینا دوبھر کر دیا جاتا۔ اُسے طرح طرح سے ستایا جاتا۔ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کمزور تھے، انھیں سخت اذیّتیں دی جاتیں۔ سارا سارا دن گرم ریت پر لٹایا جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دیے جاتے۔ ان ایذاؤں سے تنگ آ کر بہت سے مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے گئے۔

قریشِ مکّہ کے ظلم و ستم کی اُس وقت انتہا ہو گئی جب انھوں نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بھی اپنا شہر مکّہ چھوڑنا پڑا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تمام مسلمان بھی اپنے کاروبار، تجارت، جائیداد اور گھر چھوڑ کر مدینہ منوّرہ ہجرت کر گئے۔

جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ چلے گئے تو سردارانِ قریش نے مدینہ منوّرہ کے بعض لوگوں کے ساتھ مل کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ تب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دشمن کے خلاف ایک فیصلہ کن قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا اور کفّار کی ناپاک سازشوں کا خاتمہ کرنے کے لیے تلوار سے اُن کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا۔ پھر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان بدر کے مقام پر سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ بدر کا میدان مدینہ منوّرہ سے ستّر (70) میل دور واقع ہے۔

غزوۂ بدر کے اسباب و واقعات

قریش تجارت پیشہ لوگ تھے۔ ان کی تجارتی گزرگاہ مدینہ منوّرہ کے قریب سے گزرتی تھی۔ انھوں نے اپنے سردار ابوسفیان کو ایک بڑے تجارتی قافلے کا سربراہ بنا کر شام کی طرف بھیجا۔ چونکہ قریش نے مسلمانوں کو پہلے اُن کے مالوں، جائیدادوں اور گھروں سے محروم کیا تھا اور اب مدینہ منوّرہ میں بھی اُن کو سکون سے نہیں رہنے دے رہے تھے۔ اِس لیے رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریش کو معاشی دباؤ

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

میں لانے کی خاطر اس قافلے کو روکنے کا فیصلہ کیا۔ ابوسفیان کو آپ کے اس فیصلے کی اطلاع مل گئی۔ چنانچہ اُس نے مکّہ میں پیغام بھیجا کہ میرے قافلے کو مسلمانوں کے حملے سے بچایا جائے۔ اُس کے پیغام کے جواب میں مکّہ سے ایک بڑا لشکر مسلمانوں سے مقابلے کے لیے چل پڑا۔

اُدھر ابوسفیان نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی اطلاع پا کر اپنا راستہ بدل لیا اور قافلہ بحفاظت مکّہ پہنچ گیا۔ اُس نے مکّی لشکر کو بھی اطلاع دی کہ آپ لوگ واپس آجائیں مگر ابوجہل نے اصرار کیا کہ اب ہم محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اور اُس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے ہی واپس آئیں گے۔

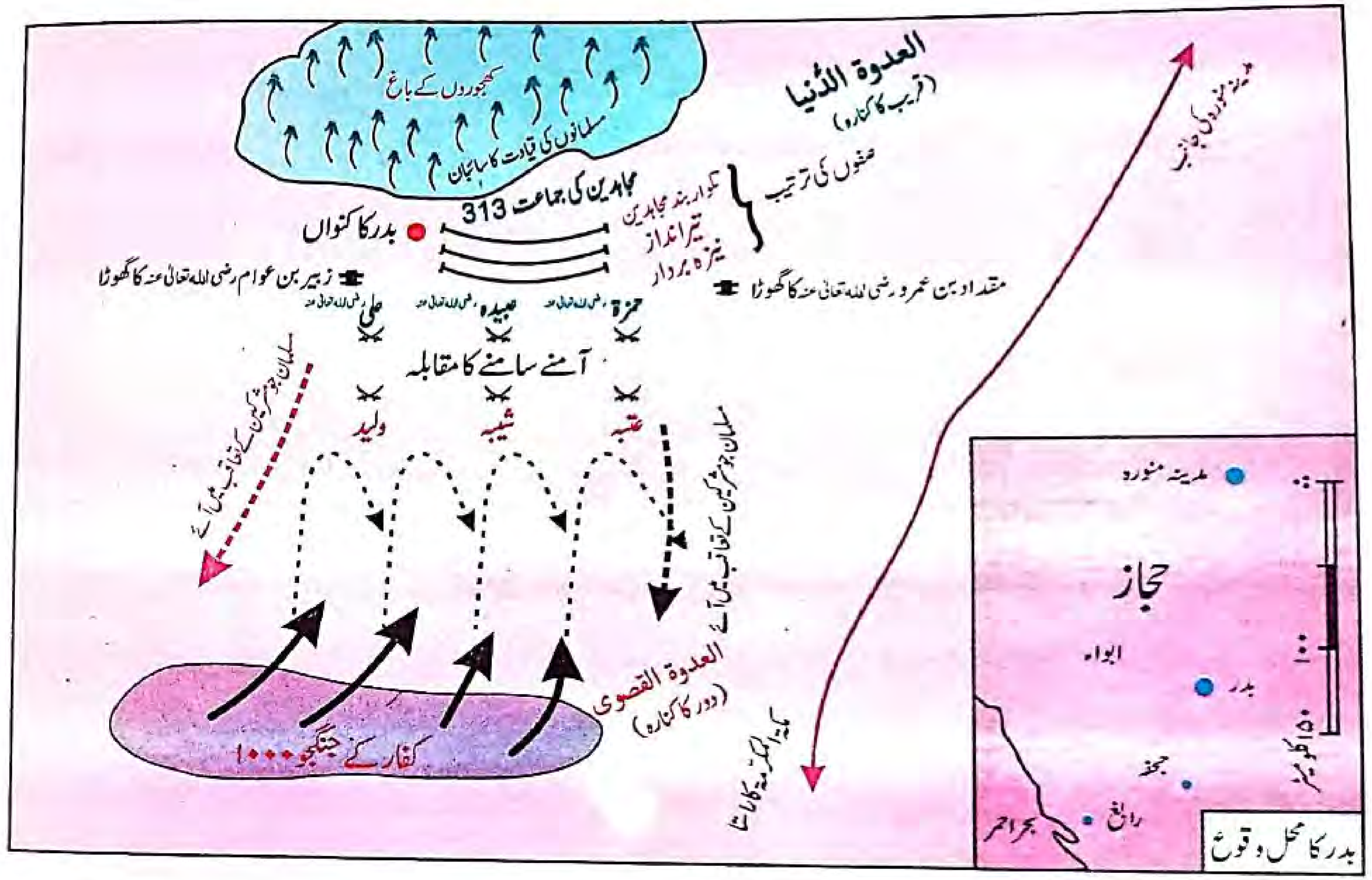

بدر کی جانب اسلامی لشکر کی روانگی

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ کل تین سو تیرہ (313) مجاہدین تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اسلحہ، سواریوں اور فوجی ساز و سامان کی شدید کمی تھی۔ اُن میں بیاسی (82) مہاجرین اور باقی سب انصار تھے۔ اسلامی فوج کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے۔ تین آدمیوں کے لیے صرف ایک سواری تھی۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بھی دو صحابی سواری پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ اس فوج کے سپہ سالار سرورِ عالم حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے۔ فوج کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا گیا تھا۔

NOT FOR SALE

مکّی لشکر کی روانگی

کفارِ مکّہ کا لشکر ایک ہزار افراد پر مشتمل تھا، جس کا سپہ سالار ابوجہل تھا۔ اس کے پاس اسلحے اور فوجی ساز و سامان کی بھی کثرت تھی۔ مکّی لشکر کے پاس سو گھوڑے اور چھ سو زرہیں تھیں۔ یہ لوگ اپنے گھروں سے اکڑتے اور فخر کرتے ہوئے نکلے۔ ان کا خیال تھا کہ ہمارے مقابلے میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم اُن کو آسانی سے شکست دے دیں گے۔ فتح کے اِس تصور نے اُن کو مغرور بنا دیا تھا۔

دونوں فوجیں آمنے سامنے

17 رمضان المبارک 2ھ کو دونوں فوجوں نے میدانِ بدر میں آمنے سامنے ڈیرے ڈال دیے۔ ان میں سے ایک گروہ حق پر تھا اور دوسرا باطل پر۔ لڑائی سے ایک رات پہلے بارش ہوئی۔ جس سے مجاہدین تازہ دم ہو گئے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی انکساری کے ساتھ جنگ میں کامیابی کے لیے دُعا کی۔

لڑائی کے آغاز سے پہلے کفار کی طرف سے تین آدمی عتبہ، شیبہ اور ولید میدان میں آئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے مقابلے کے لیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا۔ پہلے ہی مقابلے میں مسلمانوں نے تینوں کافروں کو ڈھیر کر دیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہو گئی۔ مسلمان انتہائی بہادری سے لڑے۔

اِدھر مسلمانوں کی قلت تعداد و وسائل کی وجہ سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہایت متفکر تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر دعا فرما رہے تھے۔ دعا کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کندھے سے چادر گر جاتی جسے حضرت ابوبکر صدیق، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے، اٹھا کر درست کر دیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ (سُوْرَةُ الْقَمَر 54: آیت نمبر 45)

ترجمہ: عنقریب یہ فوج شکست کھا جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی۔

کافروں کے سپہ سالار ابوجہل کو دو نوجوان مجاہدین معاذ اور معوذ نے قتل کیا۔ جلد ہی مکّی فوج میں بھگدڑ مچ گئی اور اُن پر شکست کے آثار نمودار ہونے لگے۔ یہاں تک کہ انھوں نے میدانِ جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اُن کے ستر (70) سرکردہ افراد قتل ہو گئے اور ستر (70) کو مسلمانوں نے قیدی بنا لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے اس پہلے معرکے میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح سے سرفراز فرمایا۔ اس غزوہ میں چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔

جنگ کے دوران میں بہت سے معجزات کا ظہور بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور یہ واحد جنگ ہے جس میں فرشتوں نے عملاً حصہ لیا۔ چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ جنگ کے دوران اچانک کسی کافر کی گردن کٹ

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

کرگر جاتی یا ہاتھ کٹ کر گر جاتا لیکن حملہ کرنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، غزوہ بدر کے قیدیوں میں شامل تھے۔ انھوں نے بتایا کہ مجھے ایک بالوں کے بغیر سر والے خوبصورت شخص نے گرفتار کیا تھا جو ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار تھا اور وہ اب لوگوں میں نظر نہیں آ رہا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ وہ ایک بزرگ فرشتہ تھا۔ درج ذیل آیت مبارکہ میں فرشتوں کی مدد ہی کا تذکرہ ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَال 8، آیت نمبر 12)

ترجمہ: (یاد کیجیے) جب آپ (خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک میں تمھارے ساتھ ہوں تو اُن کو ثابت قدم رکھو جو ایمان لائے (مگر) جنھوں نے کفر کیا عنقریب میں اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دوں گا لہٰذا تم اُن کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور اُن کے (ہاتھ اور پاؤں کے) ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔

اسی طرح لڑائی کے دوران ایک صحابی حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس دوسری تلوار کے حصول کے لیے آئے۔ مسلمانوں کے پاس جنگی سامان نہایت قلیل تھا چنانچہ آپ نے انہیں ایک لکڑی تھما دی اور فرمایا اسی کے ساتھ لڑائی کرو۔ انہوں نے اس لکڑی کو لے کر ہلایا تو وہ ایک نہایت تیز اور چمکدار سفید تلوار میں تبدیل ہو گئی۔ یہ تلوار ان کی شہادت تک ان کے پاس رہی اور وہ اسی تلوار سے تمام غزوات میں لڑے۔ اس تلوار کا نام "عون" یعنی مدد رکھا گیا تھا۔

نتائج

اس جنگ کے درج ذیل نتائج سامنے آئے:

1- جنگِ بدر نے واضح کر دیا کہ فتح و شکست کا انحصار تعداد پر نہیں، بلکہ ایمانی جذبے پر ہے۔
2- فتح بدر نے پورے عرب پر مسلمانوں کا رعب و دبدبہ قائم کر دیا۔
3- اس دن کو اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان کا نام دیا یعنی اِس جنگ نے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا۔
4- کفارِ مکہ کا تکبر و غرور خاک میں مل گیا۔
5- اس جنگ نے مسلمانوں کے ایمان و یقین میں بے حد اضافہ کر دیا۔

غزوہ بدر سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ تعداد و وسائل کی کثرت کی بجائے ایمان اور توکّل علی اللہ ہی کامیابی کے سبب ہیں اسی لیے ہمیں کسی بھی مشکل وقت میں گھبرانے کی بجائے ہمت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) غزوۂ بدر ہوا:
- الف 10 رمضان المبارک کو
- ب 16 رمضان المبارک کو
- ج 17 رمضان المبارک کو
- د 20 رمضان المبارک کو

(ب) غزوۂ بدر میں مسلمانوں کا لشکر مشتمل تھا:
- الف 215 افراد پر
- ب 233 افراد پر
- ج 303 افراد پر
- د 313 افراد پر

(ج) اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کو نام دیا ہے:
- الف یوم النّجات
- ب یوم الفتح
- ج یوم الدّین
- د یوم الفرقان

(د) عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستہ مشتمل تھا:
- الف دس صحابہ پر
- ب گیارہ صحابہ پر
- ج بارہ صحابہ پر
- د تیرہ صحابہ پر

(ہ) قریشِ مکہ نے خط لکھا:
- الف ابوجہل کو
- ب عتبہ کو
- ج شیبہ کو
- د عبداللہ بن اُبَی کو

(و) غزوۂ بدر میں کفارِ مکہ کا سپہ سالار تھا:
- الف ابوسفیان
- ب ابوجہل
- ج شیبہ
- د عتبہ

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ز) اسلام دین ہے:

الف امن کا	ب فیصلے کا
ج بدلے کا	د آزمائش کا

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) غزوہ سے کیا مراد ہے؟

(ب) میدانِ بدر مدینہ منورہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

(ج) جنگِ بدر میں مسلمانوں کا جھنڈا کس کے ہاتھ میں تھا؟

(د) کرز بن جابر فہری کون تھا؟

(ہ) غزوۂ بدر کا سبب کون سا واقعہ بنا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) غزوہ اور سریہ میں فرق بتائیں۔

(ب) غزوۂ بدر کے اسباب بیان کریں۔

(ج) غزوۂ بدر کے واقعات اور نتائج کا خلاصہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

عملی کام جہاد کی فضیلت پر تین منٹ کی تقریر تیار کر کے کمرۂ جماعت میں سُنائیں۔

آئینۂ عمل نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جنگ میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کیا آپ بھی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے ہیں؟

تحقیق سیرت کی کسی کتاب سے غزوۂ بدر میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے نمایاں کردار کے بارے میں پڑھیں نیز غزوۂ بدر میں جنگی قیدیوں سے حسنِ سلوک سے تعلیم کی اہمیت واضح کریں۔

د غزوۂ اُحد

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- غزوۂ اُحد کا پس منظر، اسباب، مشاورت اور جنگی تیاری کے بارے میں جان سکیں۔
- منافقین اور اُن کے مکروہ کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوۂ اُحد میں رونما ہونے والے معجزات اور واقعات کے بارے میں جان سکیں۔
- غزوۂ اُحد میں بچوں اور خواتین کے کردار کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- غزوۂ اُحد کے شرکا مہاجرین و انصار اور خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ، حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے لیے جاں نثاری کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- غزوۂ اُحد کے نتائج و اثرات کو سمجھ کر مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- غزوۂ اُحد کے تناظر میں مشاورت کی اہمیت کو سمجھ کر اپنی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کر کے عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ

مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام اُحد ہے۔ یہ شہر سے ساڑھے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ غزوۂ بدر کے بعد شوال 3ھ میں مسلمانوں اور کفّار کے درمیان اُحد کے دامن میں ایک جنگ لڑی گئی، جسے غزوۂ اُحد کہا جاتا ہے۔ یہ کفار اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی دوسری بڑی جنگ ہے۔

اسباب

کفارِ مکّہ کو غزوۂ بدر میں اپنی شکست کا غم ستا رہا تھا۔ اب وہ مدینہ منورہ پر بھرپور حملہ کر کے اس شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔

ابوسفیان کا حملہ

مکّہ کے سردار ابوسفیان نے جنگِ بدر کا بدلہ لینے کے لیے دوسو (200) سواروں کے ساتھ مدینہ منورہ کے قریب ایک چراگاہ پر حملہ کر ایک صحابی کو شہید کر دیا اور چراگاہ کو بھی نقصان پہنچایا۔

یہود کی اسلام دشمنی

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح مدینہ منورہ کے یہودیوں کے لیے بھی پریشان کن تھی۔ وہ اہلِ مکّہ کو مدینہ منورہ پر حملے کے لیے مسلسل اُکسا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اُن کا ایک سردار کعب بن اشرف مکّہ پہنچا اور کفار کو مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے پر قائل کیا۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

واقعات

کفّار نے بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے جنگی ساز و سامان سے لیس تین ہزار (3000) افراد پر مشتمل ایک زبردست فوج تیار کی۔ اِس فوج میں سات سو (700) زرہ پوش سپاہی اور ایک سو (100) ماہر تیر انداز تھے۔ فوجیوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے مکّے کی خواتین بھی فوج کے ساتھ تھیں۔ یہ لشکر شوال 3 ہجری کے آغاز میں مکّہ سے روانہ ہوا۔

اِدھر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی اہلِ مکّہ کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ جوں ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مشرکینِ مکّہ کے روانہ ہونے کی اطلاع ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ رائے پیش کی کہ ہمیں شہر میں رہ کر ہی اپنا دفاع کرنا چاہیے مگر نوجوان صحابہ نے اِسے اپنی شان کے خلاف سمجھا اور رائے دی کہ ہمیں کُھلے میدان میں دشمن کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اُن کے اصرار پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ سے باہر نکل کر کفّار کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر ایک شخص عبداللہ بن اُبَی نے شہر سے باہر نکل کر لڑنے کی مخالفت کی۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک ہزار (1000) مجاہدین کے ہمراہ مدینہ منوّرہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ نے فوج کا معائنہ فرمایا۔ بہت سے کم عمر نوجوان بھی جذبۂ جہاد کی وجہ سے فوج کے ساتھ آ گئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کم عمر لڑکوں کو واپس کر دیا اور اُن کو لڑائی میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ البتّہ دو لڑکوں رَافِعْ بِنْ خُدَیْجْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سَمُرَہ بِنْ جُنْدُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصرار کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کی اجازت طلب کی، تو انھیں اجازت دے دی گئی۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے لشکر کے ہمراہ میدانِ جنگ کے قریب پہنچنے ہی والے تھے کہ اِس نازک موقع پر عبداللہ بن اُبَی اپنے قبیلے کے تین سو (300) افراد کے ساتھ اسلامی فوج سے الگ ہو گیا۔ یہ شخص ظاہری طور پر اسلام کی حمایت میں نکلا تھا۔ دراصل یہ منافق تھا۔ اب اسلامی لشکر کی تعداد صرف سات سو (700) رہ گئی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ باقی مجاہدین کے ساتھ میدانِ جنگ میں تشریف لائے۔ اسلامی لشکر کی پچھلی جانب اُحد کا پہاڑ تھا اور سامنے لشکرِ قریش کا کیمپ تھا۔ اسلامی فوج کی پچھلی جانب ایک درّہ تھا، جس سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا تھا اور مسلمان فوج پر بے خبری میں حملہ کر سکتا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں پچاس (50) ماہر تیر انداز اس درّے پر تعینات کر دیے اور انھیں تاکید کی کہ فتح ہو یا شکست تم کسی صورت بھی درّہ نہیں چھوڑو گے۔

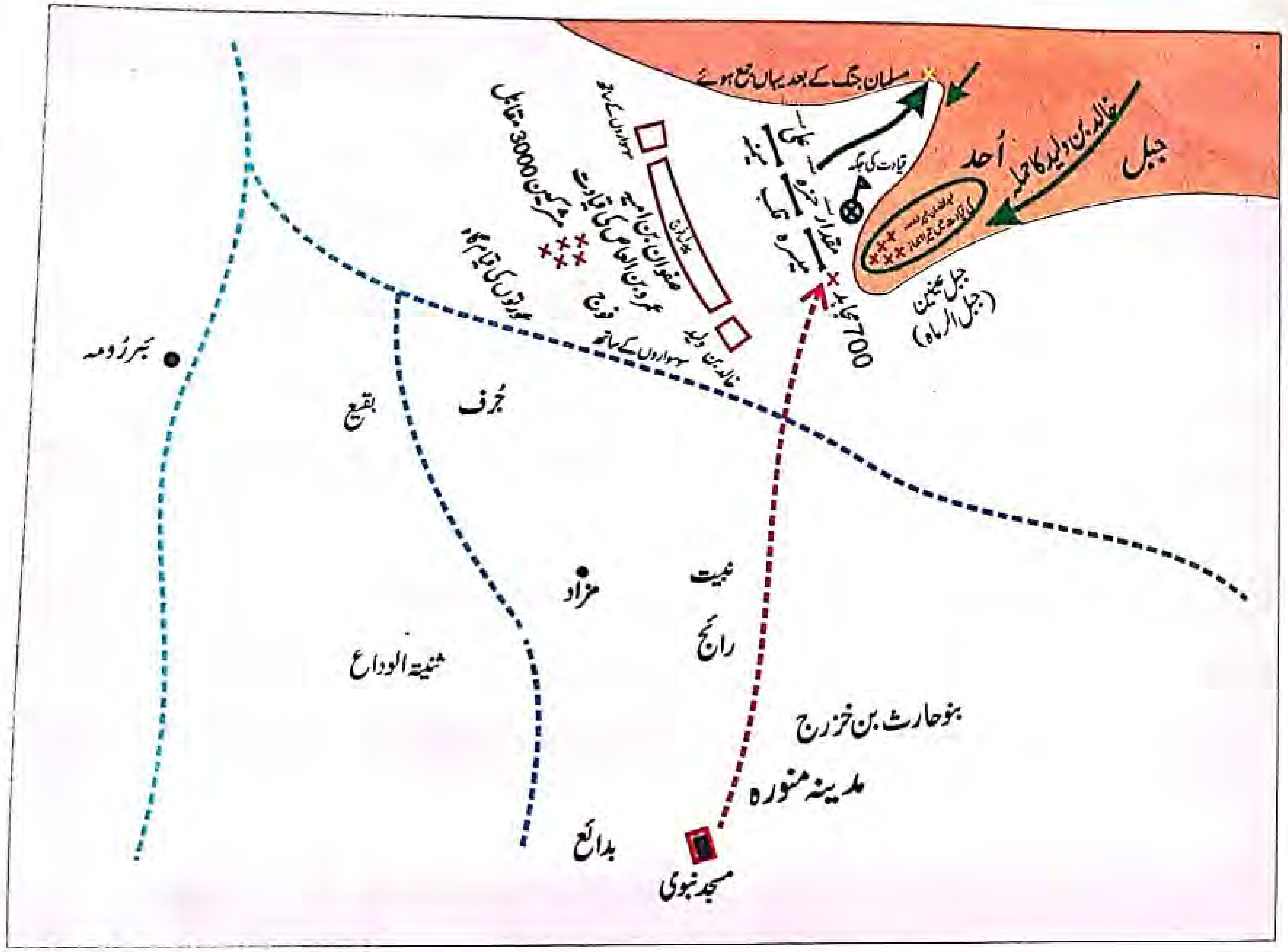

جنگ کا آغاز

لڑائی کا آغاز انفرادی مقابلے سے ہوا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مدِمقابل کو قتل کر دیا۔ اِس کے بعد عام لڑائی کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں نے بہت سے مشرکین کو جہنّم واصل کیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں ہاتھوں سے تلوار چلاتے رہے اور جو مشرک بھی سامنے آتا اُسے مار گراتے تھے۔ اسی اثنا میں ایک حبشی غلام جس کا نام وَحشی تھا، گھات لگائے ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اُس نے اچانک حملہ کر کے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں بہت کم تھی۔ اس کے باوجود مجاہدینِ اسلام اِس بہادری سے لڑے کہ دشمن کے قدم اُکھڑنا شروع ہو گئے۔
مسلمان مجاہدین کی جواں مردی نے دشمن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ دشمن بھاگ گیا تو مسلمان مالِ غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ درّے میں متعیّن مجاہدین نے سمجھا کہ اب لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ دشمن بھاگ گیا ہے۔ اس لیے اُن میں سے بہت سے لوگ درّہ چھوڑ کر مالِ غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روکا لیکن وہ نہ رُکے۔ درّے

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

پر ان کے ساتھ صرف دس(10) تیر انداز رہ گئے۔ دشمن پہلے ہی اس درّے پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اُس نے مسلمان فوج کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھایا اور خالد بن ولید کی قیادت میں درّے سے اسلامی فوج پر حملہ کر دیا۔ درّے پر موجود تیر اندازوں نے حملہ آوروں کو روکنے کی پوری کوشش کی مگر تھوڑے ہونے کے باعث وہ مقابلہ نہ کر سکے۔ سب کے سب جامِ شہادت نوش کر گئے۔ اس اچانک حملے نے مسلمان فوج کو سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور ستر (70) مسلمان مجاہدین شہید ہو گئے۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے شہید ہونے کی افواہ

اس غزوہ میں اسلامی فوج کے علم بردار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شریک تھے۔ اُن کی شکل وصورت رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے بے حد مشابہ تھی۔ وہ شہید ہوئے تو یہ افواہ پھیل گئی کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ شہید ہو گئے ہیں۔ اِس افواہ نے بہت سے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیے۔

اِس نازک موقع پر رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بہترین سپہ سالار کا کردار ادا کیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میدانِ جنگ میں ڈٹے رہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلند آواز سے پکارا: "اللہ کے بندو! میری طرف آؤ" یہ آواز سنتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیوانہ وار رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی طرف پلٹے اور جم کر کفّار کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔

اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے ایسی جاں نثاری کا مظاہرہ کیا کہ انسانی تاریخ میں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جسم کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے لیے ڈھال بنا لیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی طرف جو تیر بھی آتا، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے اپنے جسم پر روک لیتے تھے۔ جب جنگ ختم ہوئی تو اُن کے جسم پر ستر (70) سے زیادہ زخم تھے۔ غزوۂ احد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہادری کے شان دار جوہر دکھائے۔ اس جنگ میں سب سے آخر میں کافروں کا ایک مشہور بہادر ارطاۃ اکڑتا ہوا میدان میں نکلا۔ اس شخص کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اس نے للکار کر کہا ہے کوئی مائی کا لال جو میرے سامنے آئے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار کھینچ کر اس پر جھپٹے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اِس جنگ میں رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بھی زخمی ہوئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا نچلا دانت شہید ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی بے مثال شجاعت سے کفّار کے حملے کو پلٹ دیا اور کفّار فتح وشکست کا فیصلہ کیے بغیر میدانِ جنگ چھوڑ کر چلے گئے۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کفّار کا تعاقب کیا تا کہ وہ پلٹ کر مدینہ منورہ پر دوبارہ حملہ نہ کر دیں۔

اس غزوہ میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے بھی حصہ لیا۔ بعض صحابیات زخمیوں کو پانی پلاتیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین، حضرت اُم سُلیم اور حضرت اُم سلیط رضی اللہ عنہن مشکیں بھر بھر کر لاتیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔ اسی طرح جب کفار نے مل کر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر حملہ کیا تو ایک صحابیہ حضرت ام عمارہؓ نے کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ وہ خنجر لے کر

NOT FOR SALE

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور کفار کے حملوں کو روکنے لگیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی غزوہ احد کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھیں۔ جب کفار کے حملے کے نتیجے میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مرہم پٹی کی۔ گویا اس غزوہ میں خواتین نے بھرپور حصہ لیا اور مختلف نوعیت کی خدمات انجام دیں۔

غزوۂ اُحد کے نتائج

- اِس غزوہ میں عارضی شکست کا سبب تیر اندازوں کی غلطی تھی۔ انھوں نے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور اپنے امیر کی اِطاعت نہیں کی۔ اس عارضی شکست نے مسلمانوں پر اِطاعتِ رسول اور اِطاعتِ امیر کی اہمیّت واضح کر دی۔
- اس جنگ کے موقع پر منافقینِ مدینہ اپنے طرزِ عمل سے پہچان لیے گئے۔
- اس جنگ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبّتِ رسول کے مظاہر خوب نکھر کر سامنے آئے۔
- جنگ کے بعد کفّار کے تعاقب نے مسلمانوں کی پوزیشن کو دوبارہ مضبوط کر دیا اور کفّار شکست کھا کر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جو شخص ظاہری طور پر اسلام کو ماننے کا اعلان کرے اور دل سے اسلام کی مخالفت کرے، اُسے منافق کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں سب سے بڑا منافق (رئیس المنافقین) عبداللہ بن اُبَی تھا، جس نے عین جنگ کے موقع پر اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) اُحد کا پہاڑ مدینہ منورہ سے فاصلے پر ہے:

الف دو کلومیٹر — ب ساڑھے تین کلومیٹر

ج چار کلومیٹر — د ساڑھے پانچ کلومیٹر

(ب) غزوۂ اُحد میں مسلمان فوج کی تعداد تھی:

الف 313 — ب 700

ج 1000 — د 3000

(ج) غزوۂ اُحد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے:

الف پچاس — ب ساٹھ

ج ستر — د اسّی

(د) غزوۂ اُحد میں کفارِ مکہ کی تعداد تھی:

الف 1000 — ب 700

ج 313 — د 3000

(ہ) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ہم شکل صحابی کا نام تھا:

الف حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ — د حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(و) جنگِ بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے مدینے کی ایک چراگاہ پر حملہ کیا:

الف مکہ مکرمہ کے ایک سردار عبداللہ بن اُبَی نے — ب مکہ مکرمہ کے ایک سردار ابوجہل نے

ج مکہ مکرمہ کے ایک سردار ابوسفیان نے — د مکہ مکرمہ کے ایک سردار کعب بن اشرف نے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) غزوۂ اُحد کی وجہِ تسمیہ بیان کریں۔

(ب) غزوۂ اُحد کے دو اسباب تحریر کریں۔

(ج) غزوۂ اُحد میں کفارِ مکہ کے پاس جنگی ساز و سامان کیا تھا؟

(د) غزوۂ اُحد میں کون سے دو کم سن صحابیوں کو جنگ میں شرکت کی اجازت ملی؟

(ہ) پہاڑی درّے پر کس صحابی کی قیادت میں کتنے تیر انداز متعین کیے گئے تھے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) غزوۂ اُحد کے واقعات کا خلاصہ تحریر کریں۔

(ب) غزوۂ اُحد کے نتائج بیان کریں۔

(ج) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ لکھیں۔

سرگرمیاں

عملی کام "نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم بحیثیتِ سپہ سالار" کے موضوع پر ایک مضمون تحریر کریں۔ اساتذہ کرام سے رہنمائی لیں۔

تحقیق سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کسی کتاب سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۵

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت واطاعت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- یہ جان سکیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت وعشق رکھنا ایمان کا لازمی جزو ہے۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل ومناقب اور کمالات عالیہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والے بن سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت واطاعت کے جذبے سے سرشار ہو کر اخلاقِ حسنہ اپنا سکیں۔
- روز مرہ زندگی کے معمولات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اطاعت کر سکیں۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ راستے میں دشمنوں نے اس قافلے پر حملہ کیا۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہو گئے جبکہ دو صحابی گرفتار ہوئے۔ ان میں ایک صحابی کا نام حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ دشمنوں نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں لے جا کر بیچ دیا۔ کفارِ مکہ مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ انہوں نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا فیصلہ کیا اور ایک کھلے میدان میں درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ سب لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلوار، تیر اور نیزوں کے ساتھ اذیتیں دینے لگے۔ اسی دوران ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے خبیب! اب تو تم سوچتے ہو گے کہ تمہاری جگہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) ہوتے اور تمہاری جان بچ جاتی۔ حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً جواب دیا: میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے گھر میں آرام کروں اور میرے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدم مبارک میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ کفار حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص موت کو سامنے دیکھ کر بھی ایسی محبت اور اطاعت کا اظہار کر سکتا ہے۔ لیکن حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جواب نے انہیں بتا دیا کہ محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ تو ہر مسلمان کا سرمایۂ حیات اور مقصدِ زندگی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ بے پایاں محبت اور جان نثاری درج ذیل ارشادِ باری تعالیٰ کا صحیح مصداق اور عملی تفسیر تھی کہ:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (سُوْرَۃُ الْأَحْزَاب 33: آیت نمبر 6)

ترجمہ: نبی ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے مالک ہیں۔

یعنی رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت مومن کے لیے اس کی متاعِ جان سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔ اگر کسی شخص کے دل میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی والہانہ محبت موجود نہیں تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

ترجمہ: تم میں سے کوئی تب تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد، ماں، باپ اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری: 15)

NOT FOR SALE

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا طریقہ ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کا جو پیغام ہمارے لیے لائے اس کو محبت کے ساتھ مانیں۔ اس پیغام کو خوشی سے قبول کریں۔ اس پیغام کی ویسے قدر کریں جیسے اس کا حق ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کے سوا کوئی طریقہ نہ اپنائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جو تعلیم دی اُس پر بہترین طریقے سے عمل کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں کو کرنا فرض بتایا ہے اُن کو فرض جان کر ادا کریں۔ جن کاموں کو حرام قرار دیا ہے اُن سے رک جائیں۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے طور طریقوں، عادات، عبادات، کھانے پینے، رہنے سہنے، پہننے اوڑھنے ہر کام میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر چلیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کے بارے میں جانیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کے واقعات پڑھ کر ہمارا دل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سے سرشار ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عزت اور احترام بڑھ جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کلام کو شوق سے سنیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کلام کو سب سے بہترین جانیں۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت نہ ہو تو کسی شخص کی کوئی عبادت اور کوئی نیک کام قبول نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان 3: آیت نمبر 31)

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سُوْرَۃُ الْأَحْزَاب 33: آیت نمبر 21)

ترجمہ: بیشک رسول اللہ کی زندگی میں تمہارے لیے نہایت عمدہ نمونہ ہے۔

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کا اُسوہ یعنی نمونہ ہماری زندگی کے ہر کام میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ہر مسلمان کے لیے رہنما ہے۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کو اپنے لیے نمونہ بنانا فرض ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ہمارے لیے روشنی بھی ہے اور قانون بھی۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (سُوْرَۃُ الْحَشْر 59: آیت نمبر 7)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کریں۔ اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بے شمار کامیابیاں وبرکات حاصل ہوں گی۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) اگر کسی شخص کے دل میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والہانہ محبت موجود نہیں تو وہ کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا:

- الف مسلمان
- ب روزہ دار
- ج عبادت گزار
- د پرہیزگار

(ب) اُس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کریں:

- الف والدین سے
- ب اولاد سے
- ج اساتذہ کرام سے
- د رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(ج) فرمانِ الٰہی کے مطابق اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو اختیار کرو:

- الف شب بیداری
- ب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری
- ج دنیاوی مصروفیات سے دوری
- د باوضو رہنا

(د) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ہمارے لیے قرار دیا ہے:

- الف بہترین تحفہ
- ب بہترین حصہ
- ج بہترین نمونہ
- د بہترین تمغہ

(ہ) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کو کہتے ہیں:

- الف سنت
- ب شریعہ
- ج اجتہاد
- د فقہ

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شہادت سے پہلے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کفار نے کیا پیشکش کی اور انھوں نے اس پیشکش کا کیا جواب دیا؟

(ب) ہم اپنے طور طریقوں کو کس طرح سنتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق ڈھال سکتے ہیں؟

(ج) قرآن مجید کی آیت کی روشنی میں کن چیزوں کو قبول کرنا چاہیے اور کن چیزوں سے باز رہنا چاہیے؟

(د) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور بے شمار کامیابیاں و برکات حاصل کرنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پایاں محبت اور جاں نثاری کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

(ب) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت اور اطاعت کا عملی اظہار کیسے کیا جاسکتا ہے؟

(ج) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اُسوۂ زندگی کے ہر کام میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ وضاحت کریں۔

سرگرمیاں

- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے اظہار کے لیے روزانہ کی بنیاد پر کیے جانے والے معمولات کی فہرست بنائیں۔
- گروپ کی صورت میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کریں۔
- "اطاعت اور حبِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقاضائے ایمان" کے موضوع پر تقریر کروائی جائے۔

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں، فضائل و مناقب اور کمالاتِ عالیہ کے بارے میں آگاہ کریں۔ انھیں سنت کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب و تلقین کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

و

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بچوں سے حسن سلوک

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بچوں کے ساتھ حُسنِ سلوک جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بچوں خصوصاً حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ محبت و شفقت کے چند واقعات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کس طرح بچوں کی تربیت کا اہتمام فرماتے ہے۔ (خصوصاً حضرت اُسامہ بن زید، حضرت انس بن مالک اور حضرت سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
- یتیم بچوں کے ساتھ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ سلوک کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔ (خصوصاً اولادِ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بچوں کے ساتھ خوش طبعی، دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شفقت، محبت اور تربیت کے پہلوؤں کی عملی پیروی کر سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے پیش آتے تھے۔ بچوں کے ساتھ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سلوک نہایت محبت اور شفقت والا ہوتا تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ راستے میں بچے کھیل رہے ہوتے تو انھیں سلام کرتے۔ بچوں کو پیار سے گود میں بٹھا لیتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بچپن میں دس برس تک رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار بھی انھیں جھڑکا نہیں۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے بیٹے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اکٹھے اپنی گود میں بٹھا لیا، ہمیں اپنے سینے سے لگایا اور ہمارے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میں ان سے پیار کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔ (صحیح بخاری: 3747)

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچوں کو اٹھا کر نماز ادا کر لیتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنی نواسی، اُمامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اٹھا کر نماز ادا کرتے، سجدے میں جاتے وقت انھیں زمین پر بٹھا دیتے اور کھڑے ہوتے وقت دوبارہ اٹھا لیتے۔ اسی طرح اگر نماز کے دوران میں کوئی بچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیٹھ پر چڑھ جاتا تو سجدہ لمبا کر دیتے۔ ایک صحابی حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نمازِ عشا کے لیے تشریف لائے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُٹھا رکھا تھا۔ جب جائے نماز پر کھڑے ہوئے تو انہیں نیچے اتار دیا۔ نماز کے دوران میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک سجدہ کچھ لمبا کیا۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو لوگوں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا۔ اس لیے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ جلدی اُٹھ جاؤں۔ (سنن نسائی: 1142)

NOT FOR SALE

اسی طرح ایک صحابی حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منبر پر بیٹھے خطبہ دے رہے ہوتے اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں آ جاتے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منبر سے نیچے اتر کر انھیں اٹھا لیتے اپنے سامنے بٹھا لیتے۔

غزوہ مؤتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے گھر میں تشریف لائے اور ان کے یتیم بچوں کو چومنے لگے، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار رُخسارِ پُرانوار پر بہنے لگی اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے فرمایا کہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کراؤ۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچوں کو بہت سے آداب سکھاتے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔ ایک صحابی حضرت عُمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زیر کفالت تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھومتا تھا۔ اس لیے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو، دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ (صحیح بخاری: 5376)

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچوں کے ساتھ خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت ابوعمیرؓ کے پاس ایک پرندہ تھا جس سے وہ کھیلتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب ان سے ملتے تو فرماتے: ''يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟'' یعنی اے ابوعمیر تمہارے پرندے کا کیا ہوا؟

(جامع ترمذی: 333)

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب میری عمر پانچ سال کی تھی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ڈول سے منھ میں پانی لیا اور اس کی پچکاری میرے منھ پر ماری۔ (صحیح مسلم: 186)

ہمیں بھی بچوں کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آنا چاہیے۔ انھیں بلاوجہ مارنا اور ڈانٹنا نہیں چاہیے۔ ان کی مدد کرنی چاہیے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کے بیٹے تھے:

الف حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ — د حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اٹھا کر نماز ادا کرتے، سجدے میں جاتے وقت انھیں زمین پر بٹھا دیتے اور کھڑے ہوتے وقت دوبارہ اٹھا لیتے:

الف حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا — ب حضرت اُمامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

ج حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا — د حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں آجاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انھیں بٹھاتے:

الف مسجد سے باہر — ب لوگوں کے پیچھے

ج اپنے سامنے — د منبر کے پیچھے

(د) غزوہ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بچوں سے شفقت کا اظہار فرمایا:

الف ان کے گھر جا کر — ب مسجد نبوی میں

ج میدان جنگ میں — د راستہ میں

(ہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بچپن میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کا شرف حاصل کیا:

الف آٹھ برس تک — ب سات برس تک

ج بارہ برس تک — د دس برس تک

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے تھے؟

(ب) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اکٹھے اپنی گود میں بٹھا کر ان کے لیے کیا دعا فرمائی؟

(ج) نماز کے دوران میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک سجدہ کچھ لمبا کیوں کیا؟

(د) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خطبہ کے دوران حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد میں آجاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کیسے پیش آتے؟

(ہ) کھانے کے دوران جب حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھما رہے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انہیں کھانے کے کیا آداب سکھائے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک کے دو واقعات تحریر کریں۔

(ب) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح بچوں کی تربیت کا اہتمام فرماتے تھے؟

سرگرمیاں

علمی و تحقیقی: اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ان بچوں کی فہرست بنائیں جنہوں نے براہ راست نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بچپن میں تربیت حاصل کی۔

مطالعہ بینی: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بچوں کے ساتھ خوش طبعی، دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے واقعات پڑھیں۔

برائے اساتذہ: ا۔ طلبہ و طالبات کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک کو بہترین انداز میں سمجھائیں۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچوں کے ساتھ محبت و شفقت کے واقعات سنائیں۔ طلبہ و طالبات کو بتائیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح بچوں کی تربیت کا اہتمام فرماتے تھے۔ یتیم بچوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں آگاہ کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ز

حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایفائے عہد

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ایفائے عہد کے معنی و مفہوم جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکی زندگی سے ایفائے عہد کی چند مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں غیر مسلموں سے ایفائے عہد کی چند مثالیں جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ایفائے عہد کے حوالہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت کے بارے میں حقائق سمجھ سکیں۔
- ایفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے روز مرہ زندگی میں ایفائے عہد کی صفت اپنا سکیں۔

ایفا کا معنی پورا کرنا اور عہد کا معنی وعدہ اور قول و قرار ہے۔ اس طرح ایفائے عہد کا معنی وعدہ پورا کرنا ہے۔ وعدہ پورا کرنے کی قرآن مجید میں اہمیت بیان کی گئی ہے۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وعدہ پورا کرنے پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ (سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآءِیْل 17: آیت نمبر 34)

ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مبارک ہے:

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ (مسند احمد: 12567)

ترجمہ: اس شخص کا کوئی دین نہیں، جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (صحیح بخاری: 33)

وعدہ کے لیے عقد کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ (سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ 5: آیت نمبر 1)

ترجمہ: اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وعدے کی مکمل پابندی کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کیے ہوئے ہر وعدے کو پورا کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوئی قول قرار کرتے یا دشمنوں کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتے تو ہمیشہ اُسے پورا کرتے۔ کبھی وعدے کی خلاف ورزی نہ کرتے، نہ عہد شکنی کرتے۔

ایک دفعہ قریش نے اپنے ایک آدمی کو اپنا نمائندہ بنا کر رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا۔ آدمی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملا تو دل ہی دل میں مسلمان ہو گیا۔ واپس مکہ مکرمہ جانے سے انکار کر دیا۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا:

"میں معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ اور اب تم واپس چلے جاؤ۔ اگر تم مسلمان ہونا چاہتے ہو تو دوبارہ آ جانا۔ (سنن ابو داؤد: 2758)

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ایفائے عہد کی گواہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں نے بھی دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دشمنوں کے ساتھ بھی کیا ہوا وعدہ اور معاہدہ پورا کرتے تھے۔ حضرت ابوسفیان کے مسلمان ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ وہ ہرقل بادشاہ کے پاس رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں کی شکایت کرنے گئے۔ بادشاہ نے ابوسفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بہت سے سوال کیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عہد شکنی کے بارے میں بھی پوچھا تو ابوسفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بتایا کہ عہد شکنی تو نہیں کرتے۔

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھیوں کو جب کسی جنگ کے لیے روانہ کرتے تو ان کے کمانڈر کو ایفائے عہد کی تاکید کرتے اور عہد شکنی سے منع کرتے۔

جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے کہ دو آدمی مدینہ کی طرف آ رہے تھے۔ قریش مکہ نے انھیں پکڑ لیا۔ پوچھا: کہ تم محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے پاس جا رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس نہیں بلکہ مدینہ جا رہے ہیں۔ قریش نے ان سے پختہ وعدہ لیا کہ تم محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) سے مل کر ان کے لشکر میں شامل نہیں ہو گے۔ دونوں آدمیوں نے وعدہ کر لیا کہ ہم مسلمان لشکر میں شامل نہیں ہوں گے۔ پھر جب رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

تم واپس چلے جاؤ، ہم قریش کے ساتھ کیے ہوئے تمھارے وعدے کو پورا کریں گے۔ (صحیح مسلم: 1787)

دیکھیے، رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسلمان لشکر کی تعداد بہت تھوڑی ہونے اور مزید مجاہدین کی شدید ضرورت ہونے کے باوجود صرف ان دو آدمیوں کے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرنا لازمی قرار دیا۔ ایفائے عہد کو ترجیح دی۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور قریش مکہ کے درمیان ابھی صلح نامہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں، ان شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ کوئی کافر اگر مسلمان ہو کر مسلمانوں سے جا ملے تو اُسے واپس کافروں کے حوالے کیا جائے گا۔ دونوں فریقوں نے معاہدے پر دستخط نہیں کیے تھے۔ اسی دوران حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو کر رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ آ ملے۔ قریش نے اصرار کیا کہ معاہدے کے مطابق مسلمان ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کے حوالے کریں۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسلمانوں نے کہا کہ ابھی معاہدے پر دستخط نہیں ہوئے، لیکن قریش نہ مانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کے حوالے کر دیا۔ وعدے اور معاہدے کی پاسداری کی اس سے بڑی مثال شاید ہی کہیں مل سکے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

صلح حدیبیہ کے بعد بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا۔ حضرت ابونصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ قریش نے ان کے مکہ مکرمہ سے باہر جانے پر پابندی لگا رکھی تھی۔ وہ موقع پا کر مکہ مکرمہ سے نکل گئے اور رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ادھر قریش کے نمائندے انھیں واپس لانے کے لیے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابونصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تمھیں معلوم ہے کہ ہمارے اور قریش کے درمیان معاہدہ ہے اور معاہدہ شکنی ہمارے لیے مناسب نہیں۔ لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

جس طرح ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی طرح نقضِ عہد یعنی عہد شکنی سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کی قیامت کے روز ایک خاص علامت ہوگی۔ اس علامت سے وہ پہچانا جائے گا کہ اس نے کون سی عہد شکنی کی تھی۔ (صحیح بخاری: 6178)

ہر طرح کے معاہدے اور وعدے پورے کرنا فرض ہے۔ کچھ وعدے اور معاہدے انسانوں کے درمیان آپس میں ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان اپنے اللہ کے ساتھ بھی کچھ وعدے کرتا ہے۔ یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے سے قائم ہوتے ہیں۔ ان وعدہ کو پورا کرنا بھی فرض ہے۔ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے تمام وعدے پورے فرمائے۔ اپنے دوستوں رشتے داروں حتیٰ کہ دشمنوں کے ساتھ وعدوں کو بھی پوری احتیاط اور پابندی کے ساتھ پورا کیا۔

ایفائے عہد کے فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات

وعدہ پورا کرنے کے بے شمار فوائد ہیں:

- وعدہ پورا کرنے والے شخص پر سب لوگ اعتماد کرتے ہیں۔
- ایفائے عہد سے کوئی شخص دوسرے کا حق نہیں مار سکتا۔
- ایفائے عہد سے کوئی لڑائی جھگڑا اور فتنہ فساد نہیں ہوتا۔
- عہد شکنی سے معاشرے کے اندر امن و امان نہیں رہتا۔
- عہد شکنی سے دوسروں کے حقوق مارے جاتے ہیں۔
- عہد شکنی معاشرے میں لڑائی جھگڑے کا سبب بنتی ہے۔
- عہد شکنی سے دوسرے فریق کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- عہد شکنی کرنے والے پر کوئی بھی اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔

NOT FOR SALE

مشق

1. درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) ایفائے عہد کا معنی ہے۔

(الف) پورا کرنا (ب) قول و قرار
(ج) وعدہ پورا کرنا (د) عہد شکنی

(ب) وعدہ پورا نہ کرنا ایک نشانی ہے:

(الف) منافق کی (ب) کافر کی
(ج) فاسق کی (د) مشرک کی

(ج) "کوئی کافر اگر مسلمان ہو کر مسلمانوں سے جا ملے تو اُسے واپس کافروں کے حوالے کیا جائے گا" یہ شرط شامل تھی:

(الف) صلح نامہ حدیبیہ (ب) میثاق مدینہ
(ج) مواخات مدینہ (د) بیعت رضوان

(د) حدیث رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق ہر عہد شکنی کرنے والے کی قیامت کے روز ہوگی:

(الف) ایک خاص چیز (ب) ایک خاص علامت
(ج) ایک خاص آواز (د) ایک خاص مثال

(ہ) اکثر لڑائی جھگڑے کا بڑا سبب ہوتا ہے:

(الف) وعدہ کرنا (ب) قرض لینا
(ج) عہد شکنی (د) جھوٹ بولنا

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ایفائے عہد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(ب) حضرت ابوسفیان نے مسلمان ہونے سے پہلے ہرقل بادشاہ کے سامنے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی کون سی خوبی کا اعتراف کیا؟

(ج) جنگ کے لیے روانہ کرتے ہوئے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے ساتھیوں کو اور ان کے کمانڈر کو کیا تاکید فرماتے؟

(د) کیا مسلمان اپنے اللہ کے ساتھ بھی کچھ وعدے کرتا ہے؟ مثال پیش کریں۔

(ہ) غزوہ بدر میں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مزید مجاہدین کی شدید ضرورت کے باوجود باہر سے آنے والے دو مسلمانوں کو جنگ میں شامل کیوں نہیں کیا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟ اسوۂ حسنہ سے ایفائے عہد کے بارے میں کیا رہنمائی ملتی ہے؟

(ب) صلح حدیبیہ کے حوالے سے وعدے اور معاہدے کی پاسداری کی دو مثالیں پیش کریں۔

(ج) ایفائے عہد کے فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات بیان کریں۔

سرگرمیاں

مذاکرہ: ایفائے عہد کی مختلف صورتوں کے متعلق طلبہ کے مابین مذاکرہ کروایا جائے۔

برائے اساتذہ

۱۔ طلبہ کو رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے روزمرہ زندگی میں ایفائے عہد کی صفت کو اپنانے کی مختلف صورتوں سے آگاہ کریں۔

۲۔ ایفائے عہد کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت اور اتباع کے بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

NOT FOR SALE

الف: اچھی عادات اپنانا

الف — مشاورت کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم

مشاورت کا معنی و مفہوم

مشاورت کا معنی کسی کام کے بارے میں دوسروں کی رائے جاننا اور اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اس کے لیے مشورہ اور شوریٰ کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کسی کام کے بارے میں دوسروں کی رائے جاننے کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ رائے ایک آدمی سے بھی لی جاسکتی ہے اور زیادہ لوگوں سے بھی۔ کسی کام کے ماہرین سے رائے لینا بھی مشاورت ہے۔ اسی طرح کسی اہم مسئلے کے بارے میں عوام کی رائے لینا بھی مشاورت کہلاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مشاورت زندگی کے تمام شعبوں میں ہوسکتی ہے۔

مشاورت کی اہمیت

مشاورت دین کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔ یہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ حکمران پر تو عام آدمی کی نسبت زیادہ واجب ہے۔ مسلمان عوام کا دینی حق ہے کہ اُن کا حکمران اہم معاملات کے بارے میں اُن سے مشاورت کرے۔ گویا عوام سے رائے لینا اور مشورہ کرنا مسلمان حکمران پر فرض ہے۔ مشاورت کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔

مسلمانوں پر عائد فریضوں یعنی نماز اور زکوٰۃ کے درمیان مشاورت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَ أَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ الشُّوْرٰى 42: آیت نمبر 38)

ترجمہ: اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ حکم ملا ہے کہ:

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ (سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان3: آیت نمبر159)

ترجمہ: ''اور (ضروری) معاملات میں اُن سے مشورہ کیجیے پھر جب آپ (کسی بات کا) عزم کرلیں تو اللہ پر توکل کیجیے بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

مشاورت کے فوائد

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط: 6627)

ترجمہ: جو شخص استخارہ کرلے وہ ناکام نہیں ہوگا، اور جو شخص مشورہ کرلے وہ شرمندگی نہیں اُٹھائے گا، اور جو میانہ روی سے خرچ کرے، وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ایک عربی ضرب المثل ہے:

اَلْمَشْوَرَةُ حِصْنٌ مِنَ النَّدَامَةِ وَأَمَانٌ مِنَ الْمَلَامَةِ

ترجمہ: مشورہ شرمندگی سے بچاؤ اور ملامت سے امن ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ جو شخص کوئی کام کرنے سے پہلے اس کے بارے میں مشورہ کرلے، پھر فیصلہ کرے تو بہترین کام کی طرف اس کی رہنمائی ہوجاتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے: جس شخص نے مشورہ کرلیا وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ: 26271)

مشاورت دراصل دوسروں کی رائے معلوم کرکے، اُس پر غور و خوض کے بعد صحیح فیصلہ کرنے کی کوشش ہے۔ مشاورت سے آدمی کے سامنے کام کے وہ پہلو بھی آجاتے ہیں جو اُس کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں یا وہ اُنھیں بھول چکا ہوتا ہے۔

مشاورت کے آداب

ہر فرد کو اپنے ذاتی معاملات میں بھی مشاورت سے کام لینا چاہیے اور اجتماعی امور کا فیصلہ بھی مشاورت ہی سے کرنا چاہیے۔ مشورہ دینے والے پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ بہترین مشورہ دے۔ مکمل غور و خوض کے بعد اپنی رائے دے۔

مشورہ دینا دوسروں کے لیے اچھا سوچنے اور اچھا چاہنے کا نام ہے۔ مشورہ دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنی رائے دوسرے آدمی پر مسلط کریں اور اُسے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرنے پر مجبور کریں۔ یہ ایک دینی فریضہ ہے۔ مشورے کو امانت بھی کہا گیا ہے اور امانت میں خیانت کرنا جرم ہے۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے:

اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ (سنن الترمذی: 2369)

ترجمہ: جس شخص سے مشورہ لیا جائے، اُس کے پاس مشورہ امانت ہوتی ہے۔

مشورہ کسی خاص کام یا کسی خاص شعبے ہی میں نہیں کیا اور لیا جاتا بلکہ مشورہ گھریلو اور خاندانی معاملات میں بھی ہوتا ہے۔ اپنے عزیز و

NOT FOR SALE

اقارب اور دوست احباب کے معاملات میں بھی ہوسکتا ہے۔ اپنے کام اپنے شعبے، اپنے کاروبار اور اپنی تعلیم کے بارے میں بھی ہوسکتا ہے۔ محلے علاقے اور ملکی و قومی سطح پر ہوسکتا ہے۔ اسمبلی اور پارلیمنٹ بھی درحقیقت ریاست کے امور کو چلانے کے لیے مشورے ہی کی ایک صورت ہے۔ اس لیے ووٹ صرف ایسے امیدوار کو دینا چاہیے جو مشورے کا حق ادا کرسکتا ہو چونکہ مشورہ کرنا ایک اہم ضرورت ہے لہٰذا یہ زندگی کے تمام شعبوں میں ضروری ہے۔

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مشاورتیں

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی اپنے ساتھیوں سے بعض کاموں میں مشورہ فرماتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ کسی شخص کو اپنے ساتھیوں سے مشاورت کرتے نہیں دیکھا۔ (صحیح ابن حبان، حدیث: 4872)

اُس کے مطابق ہی کام کا فیصلہ بھی کرتے۔ غزوۂ بدر سے پہلے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ خبر مل گئی تھی کہ قریش مسلح لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے آرہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پہلے ہی مدینہ سے باہر تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مہاجر اور انصار سب ساتھیوں سے مشورہ لیا کہ جنگ لڑنی چاہیے یا نہیں۔ جب سب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ لڑنے مرنے کا عزم ظاہر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لڑائی کے لیے آگے بڑھے۔

غزوۂ اُحد کے موقع پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھیوں سے مشاورت کی کہ جنگ شہر کے اندر رہ کر لڑی جائے یا باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورہ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لشکر کو اُحد کے میدان میں لے گئے۔

اسی طرح غزوۂ تبوک میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھیوں کی رائے پر تبوک سے واپسی کا فیصلہ کیا اور روم کے لشکر تک پہنچ کر جنگ نہ لڑی۔

جنگ بدر کے قیدیوں کو چھوڑنے یا نہ چھوڑنے کا فیصلہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دو جلیل القدر صحابہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مشاورت سے کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشورے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مشورہ صحیح بات تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ جو صرف اپنی رائے پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ خطروں میں گھر جاتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ خندق کے موقع پر رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کا دفاع کرنا ممکن ہوا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم زندگی کے تمام کاموں میں دوسروں سے ضرور مشورہ کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بے مثال مشورہ، بے مثال فتح: غزوۂ احزاب میں حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی۔ خندق کھودنے کی یہ عرب میں پہلی مثال تھی۔ ایک ماہ کے محاصرے اور اپنے افراد کے قتل کے بعد مشرکین مایوس ہوکر واپس چلے گئے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) اپنے اہم امور کے متعلق دوسروں سے رائے جاننا کہلاتا ہے؟

الف صبر وشکر — ب عدل وانصاف

ج مشاورت — د سخاوت

(ب) حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق جو شخص مشورہ کر لے:

الف وہ ناکام نہیں ہوگا — ب وہ شرمندگی نہیں اُٹھائے گا۔

ج وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔ — د سستی اور کاہلی کا شکار نہیں ہوگا۔

(ج) جنگ بدر کے قیدیوں کو چھوڑنے یا نہ چھوڑنے کا فیصلہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس کی مشاورت سے کیا:

الف حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما — ب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ج حضرت علی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما — د حضرت عثمان غنی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(د) اللہ تعالیٰ ان کو درپیش معاملات میں رہنمائی فرماتا ہے:

الف باہم مشاورت کرنے والے — ب باہم سوال کرنے والے

ج باہم لین دین کرنے والے — د باہم صلح کرنے والے

(ہ) جس شخص سے مشورہ لیا جائے، اُس کے پاس مشورہ کی حیثیت ہوتی ہے:

الف بھروسہ — ب امانت

ج یقین — د ایمان

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) مشاورت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(ب) جب کوئی قوم باہمی مشاورت سے اپنے کام کرتی ہے تو ان کی کیسے مدد کی جاتی ہے؟

(ج) مشورہ دینے والے پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

(د) کیا مشورہ کسی خاص کام یا کسی خاص شعبے ہی میں کیا اور لیا جاتا ہے؟

(ہ) رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے کن کن کاموں میں مشورہ لیتے ؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) قرآن وسنت کی روشنی میں مشاورت کے احکام وآداب تحریر کریں۔

(ب) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مشاورت کے متعلق کیا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے؟

(ج) مشاورت کو اسلام میں کس بنا پر اتنی اہمیت دی گئی ہے؟ اس سے حاصل ہونے والے فوائد وثمرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

آئینۂ عمل: مشاورت انسان کی بہترین صفات میں سے ہے، جسے قرآن مجید میں نہایت قابل تعریف کہا گیا ہے۔ عزیز طلباء! کیا آپ بھی اپنے اہم امور کے بارے میں دوسروں کی رائے جاننے کی کوشش کرتے ہیں؟ کچھ مثالیں پیش کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ مشاورت سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

ذہنی آزمائش: کیا اپنے اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے مشورہ کیا جاسکتا ہے؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے اس طریقہ کا نام معلوم کریں۔

برائے اساتذہ: طلبہ وطالبات کو مشاورت کی اہمیت وفضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد وثمرات کے بارے میں بتائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ب

صبر و تحمل

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرت رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں صبر و تحمل کی مثالیں سمجھ کر اس صفت کو اپنی زندگیوں میں اپنا سکیں۔
- صبر و تحمل کے معنی و مفہوم اور اقسام جان سکیں۔
- صبر و تحمل کی اہمیت و فضیلت سمجھ سکیں۔
- روزمرہ معاملات میں صبر و تحمل اختیار نہ کرنے کے نقصانات کا جائزہ لے کر ان سے بچ سکیں۔
- اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے صبر و تحمل کی مثالیں جان کر ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

معنیٰ و مفہوم:

صبر کے لفظی معنی رکنے، برداشت کرنے کے ہیں۔ صبر ایک جامع اصطلاح ہے۔ پریشانی اور مصیبت کے وقت اپنے آپ کو مضبوط رکھنا، حالات کا مقابلہ کرنا، مایوس نہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا صبر کہلاتا ہے۔ جذبات پر قابو پانا بھی صبر کہلاتا ہے۔ تحمل کے معنی برداشت کرنے اور بردباری کے ہیں۔ اس سے مراد انسان کا دوسروں کی ایذا کو برداشت کرنا ہے۔ جذبات پر قابو رکھنا اور غصے میں نہ آنا بھی تحمل کے مفہوم میں شامل ہے۔ صبر و تحمل دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔

صبر و تحمل کی اہمیت

قرآن مجید اور حدیث نبوی میں کثرت کے ساتھ صبر کا ذکر ہوا ہے۔ یہ مومن کی بنیادی خصوصیات میں سے ہے۔ آخرت میں کامیابی کے لیے صبر ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ دنیوی زندگی میں بھی صبر و تحمل کے بغیر کسی میدان میں کامیابی کا حصول ممکن نہیں ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سب سے پہلے جس اخلاقی صفت پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی وہ صبر ہی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اُسی طرح صبر کریں جس طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے انبیا نے صبر کا مظاہرہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (سُوْرَةُ الْأَحْقَاف 46: آیت نمبر 35)

ترجمہ: پس (اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو۔

اہل ایمان کو بھی صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

(سُوْرَةُ آلِ عِمْرَان 3: آیت نمبر 200)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر کرو اور (کافروں کے) مقابلے میں زیادہ صبر کرو، مستعد رہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ امید ہے تم فلاح پاؤ گے۔

NOT FOR SALE

صبر و تحمل، اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر جس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا اُس کی مثال کسی اور انسان کی زندگی میں نہیں مل سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کو اہل ایمان کے لیے اُسوۂ حسنہ قرار دیا تا کہ وہ اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنواریں۔

جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینا شروع کی اور انھیں شرک و بت پرستی سے منع کیا تو اہل مکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے شدید مخالف ہو گئے۔ انھوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حق کی راہ سے روکنے کے لیے ہر حربہ آزمایا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح سے ستایا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی ایذا رسانیوں کا مقابلہ نہایت صبر و تحمل سے فرمایا۔

ابولہب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی چچا تھا۔ وہ اور اس کی بیوی امّ جمیل دونوں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ستانے میں پیش پیش تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جہاں بھی تشریف لے جاتے تھے۔ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے ہوتا اور لوگوں کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی باتیں سننے سے روکتا اور کہتا تھا یہ جھوٹا ہے اس کی بات نہ سنو۔ ابولہب کی بیوی اُمّ جمیل رات کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کے دروازے پر کانٹے دار جھاڑیاں لا کر ڈال دیتی تا کہ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ باہر تشریف لائیں تو کانٹے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں میں چبھ جائیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کی یہ گھٹیا حرکتیں نہایت صبر و تحمل سے برداشت کرتے تھے۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صبر کی سب سے بڑی مثال آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سفر طائف ہے۔ جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وہاں تشریف لے گئے تو طائف والوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا۔ انھوں نے رحمت عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو گالیاں دیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر پتھر برسائے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پورا جسم لہولہان ہو گیا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ اس منظر کو دیکھ کر جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اجازت طلب کی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پہاڑوں کے فرشتے کو حکم دیں تو اس شہر کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”نہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ کی بندگی کریں گے۔“ (صحیح بخاری: 3231)

عبداللہ بن ابی مدینہ منورہ کا رہنے والا تھا۔ یہ شخص بظاہر مسلمان تھا۔ مگر دل سے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر الزام تراشی کی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اہل خانہ کے بارے میں بھی جھوٹی افواہیں پھیلائیں۔ اس کے باوجود آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے غلط رویے کو ہمیشہ برداشت کیا۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولاد بھی انھی صفات کی مالک تھی، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ وہ لوگوں کی بُری سے بُری باتوں کو بھی نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کر جاتے تھے۔ اُن سے کبھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے صبر و تحمل کی عملی صورت واضح کرتا ہے اور ہمیں اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اس اعلیٰ اخلاقی صفت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر طیش میں نہ آئیں۔ اگر کبھی غصہ آ جائے تو جذبات پر قابو رکھیں۔

زندگی میں کسی مصیبت یا مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو جواں مردی سے اُس کا مقابلہ کریں۔ حوصلہ نہ ہاریں۔ حالات کا مقابلہ جرأت اور ہمت سے کریں۔ مشکل حالات میں گھبراہٹ اور پریشانی سے بچیں۔ جس شخص کے اندر یہ صفات موجود ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد اُس کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

کیا آپ جانتے ہیں؟

کسی شخص کی کامیابی اور بلندی کا راز یہ ہے کہ انتہائی جذباتی مواقع پر انتہائی صبر و تحمل اور عقل و دانش سے فیصلہ کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ 2: آیت نمبر 153)

ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

صبر بے بسی اور لاچاری کا نام نہیں بلکہ صبر ہمت و جرأت اور عزم و استقامت کا نام ہے۔

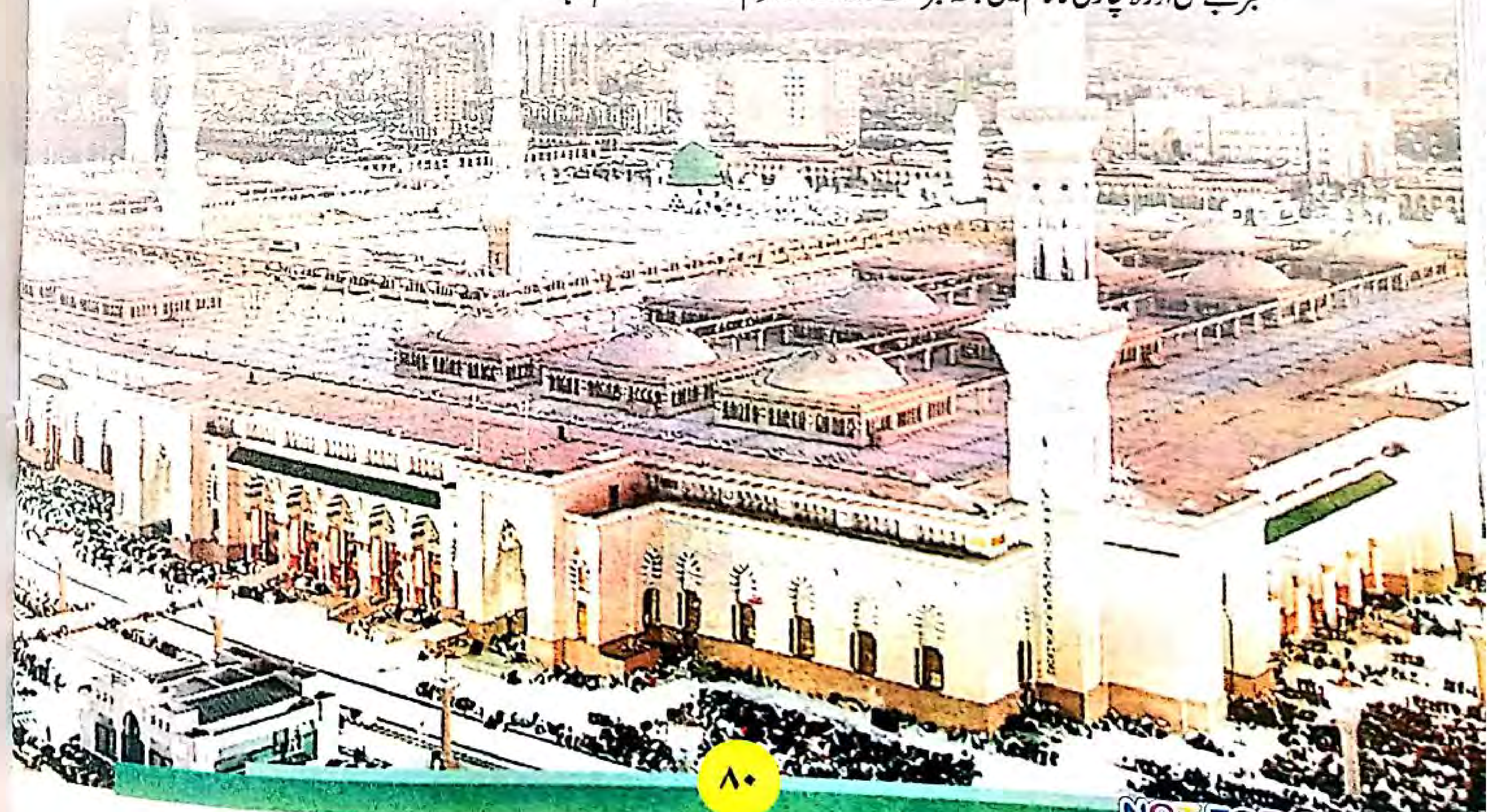

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) حالات کا مقابلہ کرنا، کہلاتا ہے:

- الف: صبر
- ب: جرأت
- ج: معاملہ فہمی
- د: تدبر

(ب) مصیبت اور دُکھ پہنچنے پر اپنے آپ کو شکوہ شکایت، بے قراری اور گھبراہٹ سے روکنے کو کہتے ہیں:

- الف: صبر
- ب: شکر
- ج: احسان
- د: ایثار

(ج) اُسوۂ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں صبر کی سب سے بڑی مثال ہے:

- الف: سفرِ تبوک
- ب: سفرِ ہجرت
- ج: سفرِ طائف
- د: سفرِ شام

(د) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سب سے پہلے کس اخلاقی صفت پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی:

- الف: مشاورت
- ب: درگزر
- ج: صبر و تحمل
- د: ایثار و قربانی

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) صبر و تحمل سے کیا مراد ہے؟

(ب) صبر و تحمل کے بغیر کسی میدان میں کامیابی کا حصول کیوں ممکن نہیں ہے؟

(ج) سفرِ طائف میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا؟ وضاحت کریں۔

(د) زندگی میں کسی مصیبت یا مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) اسلام میں صبر و تحمل کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

(ب) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ سے صبر و تحمل کے دو واقعات تحریر کریں۔

(ج) صبر و تحمل کو کس طرح اپنی شخصیت کا حصہ بنایا جا سکتا ہے؟

سرگرمیاں

گروہی مباحثہ: طلباء گروہی مباحثہ کریں اور روزمرہ زندگی میں چند ایسے مواقع کی فہرست بنائیں جہاں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

عملی کام: (الف) صبر و تحمل کے فوائد اور عدم برداشت کے نقصانات الگ الگ کالم کی صورت میں چارٹ پر تحریر کریں۔

(ب) اپنی شخصیت کو نکھارنے، مسائل سے نجات پانے اور خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے سب سے زیادہ صبر و تحمل کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ طلباء غور و خوض کے بعد چند نکات تحریر کریں۔

شخصیت میں نکھار	مسائل سے نجات	خوشگوار، پرسکون زندگی کے لیے

برائے اساتذہ: تین قسم کے صبر، صبر علی الطاعۃ، صبر علی المعصیۃ، صبر علی المصیبۃ کی روزمرہ مثالوں پر تبصرہ کروایا جائے۔

NOT FOR SALE

ج اسلامی آدابِ زندگی (راستے، سفر اور عوامی مقامات کا استعمال)

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اسلامی آدابِ زندگی کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہو سکیں۔
- راستے، سفر، عوامی مقامات کے استعمال کے آداب سے متعلق اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روشنی میں آدابِ زندگی کی مثالیں جان سکیں۔
- اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے آدابِ زندگی کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- راستے، سفر، عوامی مقامات کے استعمال کے آداب پر عمل کر کے ان کے فوائد و ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔
- اسلامی آدابِ زندگی اختیار کر کے سچے مسلمان اور اچھے شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں ان آداب کو ترک کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا جائزہ لے سکیں۔

طیب اپنے دوستوں کے ساتھ سوات کی سیر پر جانا چاہتا تھا۔ اس کے لیے ابا جان کی اجازت ضروری تھی۔ چنانچہ اس نے ابا جان سے سیر پر جانے کی اجازت مانگی تو ابا جان نے کہا کہ میں تمھیں اجازت ضرور دوں گا مگر پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔

ابا جان: کیا تمھیں سفر پر جانے کے آداب معلوم ہیں؟

طیب: جی ہاں! سفر پر روانہ ہونے سے پہلے سفر کی مکمل تیاری کرنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اُن تمام چیزوں کی فہرست بنا لینی چاہیے جن کی سفر میں ضرورت پیش آ سکتی ہے تا کہ کوئی چیز رہ نہ جائے۔ اسی طرح سفر میں پیش آنے والی مشکلات اور خطرات کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنا بھی ضروری ہے۔

ابا جان: شاباش! جب آپ گھر سے سفر کے لیے روانہ ہوں تو درج ذیل دُعا پڑھ کر گھر سے نکلیں۔

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (سنن ابی داوٗد، 5095)

ترجمہ: اللہ کے نام سے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، تمام طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

پھر سفر پر روانہ ہوتے وقت سفر کی درج ذیل دُعا پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (سُوْرَةُ الزُّخْرُف 43، آیت نمبر 13، 14)

ترجمہ: وہ (اللہ) پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے سفر میں حفاظت کی دُعا کریں۔ اس کے علاوہ سفر کے دوران میں آپ کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔ اپنے دوستوں کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ گاڑی ایسی جگہ پارک کریں جہاں گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ سڑک پر گندگی نہ پھیلائیں۔ ریپر اور استعمال شدہ چیزیں ایک لفافے میں جمع کرتے جائیں اور کسی مناسب جگہ پھینکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
پکنک پوائنٹ پر کوڑا کرکٹ پھینکنا بے حد بُری عادت ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

دورانِ سفر ساتھیوں سے الگ نہ ہوں۔ اگر کہیں تنہا جانے کی ضرورت پیش آئے تو ساتھیوں کو ضرور بتائیں، سفر میں ساتھیوں میں سے کسی کو اپنا امیر بنالیں تاکہ فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جب تم میں سے (کم از کم) تین آدمی سفر پر نکلیں تو انھیں کسی ایک کو امیر مقرر کر لینا چاہیے۔ (سنن ابی داؤد:2608)

اگر کسی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو پریشان ہونے کی بجائے مشکل سے نکلنے کے راستے تلاش کریں۔ گھر والوں کے ساتھ رابطے میں رہیں۔ اگر آپ ایسی جگہ ہوں، جہاں موبائل فون کام نہ کرے تو گھر میں ضرور اطلاع کریں۔ آپ کے پاس پولیس اور دیگر محکموں کے فون نمبر بھی ہونا ضروری ہے تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں آپ مدد کے لیے رابطہ کر سکیں۔ کسی اجنبی پر بھروسہ نہ کریں اور اُس سے لے کر کچھ نہ کھائیں۔

دورانِ سفر صاف ستھرا کھانا تلاش کر کے کھائیں۔ سفر میں سب سے اہم کام نماز کی بروقت ادائیگی ہے۔ دورانِ سفر قیام نمازوں کے اوقات میں کریں تاکہ نماز قضا نہ ہو۔

طیب: ابا جان! اتنی مفید باتیں بتانے کا بہت شکریہ۔

پیارے بچو! اس کے علاوہ راستے اور سفر کے درج ذیل آداب کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

تکلیف دینے والی چیزوں کو راستے سے ہٹا دیں۔

ہر کسی کو سلام کریں اور جو آپ کو سلام کرے، اُسے ضرور جواب دیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (صحیح مسلم:93)

ترجمہ: آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

اگر کوئی آپ سے راستہ پوچھے تو اُس کی صحیح رہنمائی کریں۔

مصیبت زدہ شخص کی ضرور مدد کریں۔

اگر آپ کسی ایسی جگہ جانا چاہتے ہیں جس کے بارے میں آپ کو معلومات نہیں ہیں تو پہلے اُس مقام اور وہاں تک پہنچنے کے ذرائع کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جب سفر پر روانہ ہوتے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سفر کی بھرپور تیاری کرتے۔ ضرورت کی ہر چیز اپنے ساتھ لیتے اور منزل تک پہنچنے کے لیے آسان راستہ اختیار کرتے۔ سفر میں مشکلات بھی پیش آ سکتی ہیں۔ جیسا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو پتھروں پر چل چل کر اُن کے پاؤں زخمی ہو چکے تھے۔ ایسے مواقع پر ہمت سے کام لینا اور سفر جاری رکھنا بھی آدابِ سفر میں شامل ہے۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) سفر پر روانہ ہونے کے لیے سب سے پہلے کرنا چاہیے:
- الف منصوبہ بندی
- ب سواری کا بندوبست
- ج سوچ و بچار
- د راستے کی معلومات

(ب) گھر سے نکلنے کی دعا کے مطابق ہمارا بھروسہ ہونا چاہیے:
- الف اچھی منصوبہ بندی پر
- ب اچھی پیکنگ پر
- ج صرف اللہ تعالیٰ پر
- د اچھی سواری پر

(ج) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آپس میں پھیلاؤ:
- الف سلام کو
- ب کلام کو
- ج آرام کو
- د کام کو

(د) سفر میں سب سے اہم کام ہے:
- الف گھر والوں سے رابطہ
- ب نماز کی بروقت ادائیگی
- ج اچھا کھانا
- د سیر و سیاحت

(ہ) دورانِ سفر راستہ اختیار کرنا چاہیے:
- الف مشکل راستہ
- ب دشوار گزار راستہ
- ج آسان اور سہل راستہ
- د نامعلوم راستہ

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) عوامی مقامات کے استعمال کے چند آداب بیان کریں۔

(ب) سفر میں ساتھیوں میں سے کسی کو اپنا امیر بنانا کیوں ضروری ہے؟

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ج) آدابِ سفر کو ترک کرنے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

(د) دورانِ سفر اپنی نمازوں کا کس طرح اہتمام کریں گے؟

(ہ) اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں سفر کا ادب بیان کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) دورانِ سفر کن حفاظتی تدابیر کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

(ب) راستہ اور سفر کے کن آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

(ج) دورانِ سفر آپ کس طرح ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیں گے۔ اسلامی تعلیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مدلل جواب تحریر کریں۔

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: پہلے وقتوں میں جب گاڑیاں اور ہوائی جہاز نہیں ہوتے تھے تو لوگ کیسے سفر کرتے تھے؟

تحقیق: دورانِ سفر اگر وضو کے لیے پانی نہ ملے تو کیا طریقہ اپنائیں گے؟

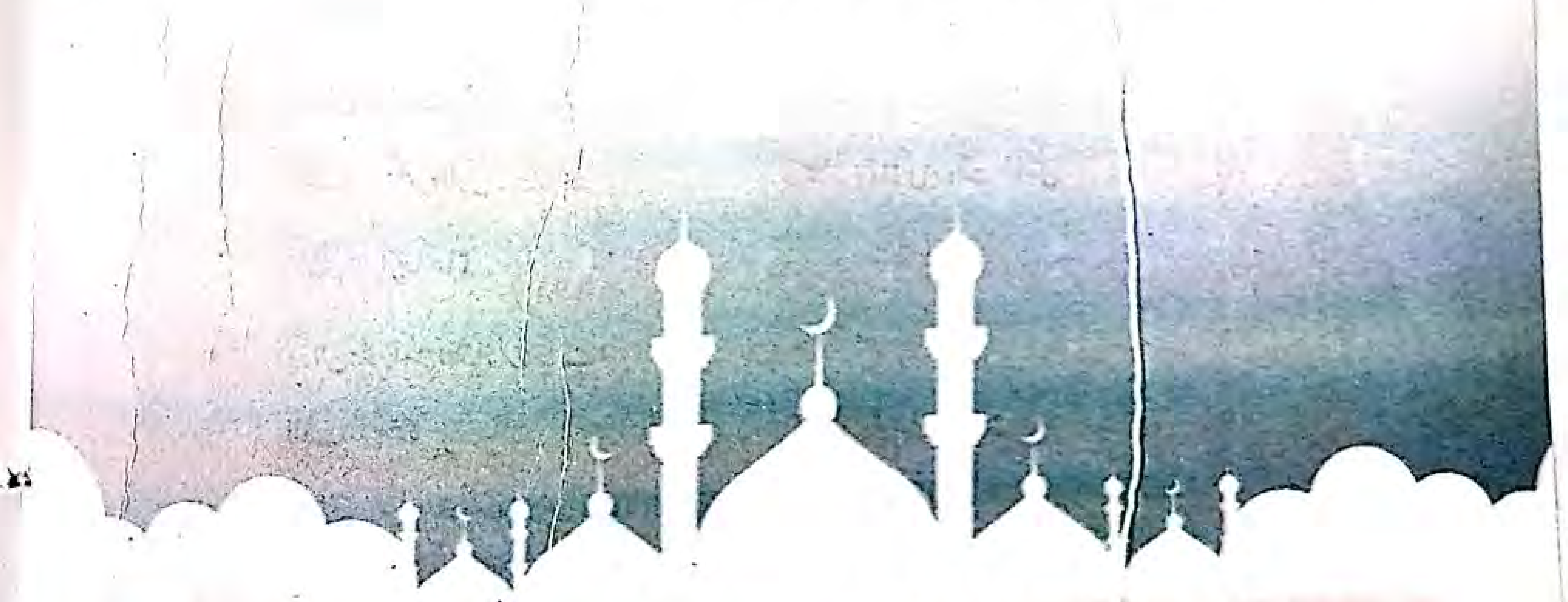

برائے اساتذہ

اساتذہ کرام آدابِ زندگی کے بارے میں مزید رہنمائی فراہم کریں۔ سیرت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے آدابِ زندگی کی کوئی سی دو مثالیں تحریر کریں اور تاکید کریں کہ ان آداب کو اختیار کرتے ہوئے سچے مسلمان اور اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیں۔ طلبہ و طالبات کو گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ آدابِ زندگی کے کسی ایک مذکورہ موضوع پر مکالمہ کرے نیز ان خرابیوں کی نشان دہی کریں جو ان آداب کو ملحوظِ خاطر نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں۔

ب۔ بُری عادات سے اجتناب

د چوری، غصب اور دھوکہ دہی

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- چوری، غصب اور دھوکا دہی کا مفہوم جان سکیں۔
- اسلام میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کی مذمت اور وعید کو سمجھ سکیں۔
- روز مرہ زندگی میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کی مختلف صورتوں اور مثالوں کا جائزہ لے سکیں۔
- عہدِ رسالت میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کے واقعات میں موجود سبق کو سمجھ کر ان سے گریز کر سکیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بازار میں موجود تھے اچانک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو دیکھا جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے سامنے غلے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے غلے کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو وہ گیلا محسوس ہوا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس شخص سے پوچھا کہ غلہ اندر سے گیلا کیوں ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ! بارش کی وجہ سے غلہ بھیگ گیا تھا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم نے گیلا غلہ نیچے چھپا کر رکھنے کی بجائے باہر نکال کر اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ گیلا ہے؟ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا (جامع ترمذی: 1315)

ترجمہ: جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

گویا دھوکہ باز اور بد دیانت شخص کا مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بد دیانتی سے مراد بے ایمانی اور دھوکہ دہی سے کام لینا ہے۔ لوگوں کی امانت لوٹانے کی بجائے اسے مختلف حیلوں بہانوں سے غصب کر لینا، روز مرہ معاملات میں لوگوں کے حقوق کی پروا نہ کرنا، اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بجائے ان سے صرفِ نظر کرنا، مال میں ملاوٹ کرنا یا اچھا اور گھٹیا مال ملا کر بیچنا، بد دیانتی ہی کی چند صورتیں ہیں۔ یعنی جو شخص معاملات میں دیانت داری سے کام لینے کی بجائے دھوکہ دہی سے کام لیتا ہے اسے ''بد دیانت'' کہا جاتا ہے۔

دھوکہ دہی کی مذمت

اسلام میں دھوکہ دہی اور بد دیانتی کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اس سے معاشرے میں عدمِ اعتماد اور ظلم کی فضا پیدا ہوتی ہے جو لوگوں کے درمیان عداوت، رنجش اور بد اخلاقی کا باعث بنتی ہے۔ دھوکہ باز شخص کی لوگ عزت نہیں کرتے نہ ہی اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ سخت

کیا آپ جانتے ہیں؟

بعض لوگ اپنی دولت، شہرت، طاقت یا اقتدار کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور تکبر کرتے ہوئے ظلماً لوگوں کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ بھی غصب ہی کی ایک بدترین صورت ہے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ناراض ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے معاملات میں بد دیانتی اور دھوکہ دہی کرنے والے شخص کو ایمان سے خارج قرار دیا ہے۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مُسند احمد 30320)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں۔

چوری سے اجتناب

چوری سے مراد کسی کی چیز بغیر اجازت چپکے سے لے لینا ہے۔ ایسا کرنے والا "چور" کہلاتا ہے۔ چوری کرنا نہایت بری عادت اور سخت گناہ کا کام ہے۔ اسی لیے اسے ہر معاشرے میں برا اور قابلِ نفرت سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی چوری کو بہت ناپسند کیا ہے اور اس کی بہت سخت سزا مقرر کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا (سُوْرَةُ الْمَآئِدَة 5: آیت نمبر 38)

ترجمہ: اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے کاموں کی سزا ہے۔

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ ایک عورت نے چوری کی۔ اس کا مقدمہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس عورت پر چوری کا الزام ثابت ہو گیا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔ کچھ لوگوں نے اس عورت کی سزا معاف کرانے کے لیے سفارش بھی کی لیکن حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کی سزا برقرار رکھی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

اس واقعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ چوری کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نظر میں کتنا برا کام ہے۔ کچھ بچے اسکول یا کسی کے گھر سے چیزیں چرا کر اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ ایسی چیزیں اپنے پاس رکھنا اور استعمال کرنا درست نہیں بلکہ وہ واپس کر دینی چاہئیں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں کہ کہیں ان میں چوری کی عادت تو موجود نہیں۔ اگر چوری کی عادت پر قابو نہ پایا جائے تو یہ آہستہ آہستہ پختہ ہو جاتی ہے۔ چوری کرنا دنیا اور آخرت دونوں جگہ شرمندگی اور بے عزتی کا باعث ہے۔ اس لیے ہمیں اس بُرے عمل سے بچنا چاہیے۔

چوری سے مشابہ ایک بُری عادت کسی کی چیز غصب کرنا بھی ہے۔ غصب کرنے سے مراد کسی کی چیز چھین لینا اور اس پر ناجائز قبضہ کر لینا ہے۔ اسلام اس عمل کی بھی شدید مذمت کرتا ہے کیونکہ یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔ ڈاکہ ڈالنا اور راہ چلتے کسی کی چیز چھین لینا بھی غصب ہی کے زمرے میں آتا ہے۔ اس حوالے سے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قیامت کے دن ہر ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ ضرور ملے گا لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کی کوئی چیز غصب کرتا ہے تو روزِ قیامت اسے اس کا حساب دینا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں وہ سزا کا حق دار ٹھہرے گا۔

غصب کا مطلب ہے کہ کوئی شخص کسی کے مال، زمین، جائیداد یا مکان وغیرہ پر زبردستی قبضہ کرے۔ شریعت کی نظر میں غصب بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

ترجمہ: جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین قبضہ میں لے گا قیامت کے روز اس کی گردن میں سات زمینیں پہنائی جائیں گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 22016)

کسی سے اُس کی کوئی چیز زبردستی چھیننا بھی اُسی طرح گناہ ہے، جس طرح چوری کرنا ایک گناہ ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اُس کی چیز اُس سے چھینی جائے۔

لقطہ گم شدہ یا گری پڑی چیز کو کہتے ہیں۔ اگر یہ چیز قیمتی ہو تو اُسے حفاظت کی نیت سے اٹھا لینا چاہیے اور اُس کے مالک کو تلاش کرنے کے لیے خوب اعلان اور تشہیر کرنی چاہیے۔ اگر مالک مل جائے تو اُسے وہ چیز اُسی طرح واپس کر دینی چاہیے۔ اگر مالک نہ ملے تو اُسے فی سبیل اللہ کسی غریب مسکین پر خرچ کر دیں۔ اگر خود استعمال کرے گا تو اصل مالک کے آنے پر اُسے وہ چیز واپس کرنا ہو گی۔ اگر وہ چیز بہت معمولی ہو تو اُسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر اُس کا مالک مل جائے تو اُسے وہ چیز واپس کر دینی چاہیے۔

ان بُرے کاموں کا انجام نہ دنیا میں اچھا ہے اور نہ آخرت میں۔ دنیا میں یہ کام بدنامی اور حرام خوری کا سبب بنتے ہیں۔ حرام کھانے والا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔

ہمیں چاہیے کہ روزمرہ معاملات میں دھوکہ دہی سے گریز کریں۔ کسی کی چیزیں نہ چرائیں۔ کسی کا مال غصب نہ کریں۔ کسی پر ظلم زیادتی کرنے سے دنیا میں بھی ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا اور آخرت میں بھی سزا ملے گی۔ اس لیے ایسے کاموں سے بچنا چاہیے جو انسان کے لیے تکلیف اور ذلت و رسوائی کا باعث ہوں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) دھوکہ باز اور بددیانت شخص کا کوئی تعلق نہیں ہے:

- الف بندوں کے ساتھ
- ب مسلمانوں کے ساتھ
- ج اپنے گھر والوں کے ساتھ
- د فرشتوں کے ساتھ ✓

(ب) جو شخص معاملات میں دیانت داری سے کام لینے کی بجے دھوکہ دہی سے کام لیتا ہے، اسے کہا جاتا ہے:

- الف جھوٹا
- ب چور
- ج بددیانت
- د غیر مسلم

(ج) اسلام میں دھوکہ دہی اور بددیانتی کی وجہ سے معاشرے میں فضا پیدا ہوتی ہے:

- الف کاروبار میں ترقی کی
- ب بھائی چارے کی
- ج مالی منفعت کی
- د عدم اعتماد اور ظلم کی

(د) کسی کی چیز بغیر اجازت چپکے سے لے لینا ہے:

- الف چوری
- ب دھوکہ دہی
- ج غفلت
- د عدم تعاون

(ہ) کچھ بچے اسکول یا کسی کے گھر سے چیزیں چرا کر اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ ایسی چیزوں کا کیا کرنا چاہیے؟

- الف اپنے پاس رکھ لیں
- ب استعمال کر لیں
- ج واپس کر دیں
- د کسی اور کو تحفتاً پیش کر دیں

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) معاملات میں دھوکہ دہی اور بددیانتی کرنے والے شخص کی حدیث مبارکہ میں کن الفاظ میں مذمت کی گئی ہے؟

(ب) معاشرے میں دھوکہ باز شخص کی لوگ کیوں عزت نہیں کرتے؟

(ج) اسلامی تعلیمات کے مطابق چوری کرنا کیسا عمل ہے؟ قرآن میں اس کی کیا سزا تجویز کی گئی ہے؟

(د) بچوں کو چوری کی عادت سے بچانے کے لیے والدین کی کیا ذمہ داری ہے؟

NOT FOR SALE

(ہ) روزمرہ معاملات میں کس طرح بری عادتوں سے بچا جا سکتا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) غلہ بیچنے والا کیسا غلہ فروخت کر رہا تھا؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غلہ بیچنے والے کو کیا نصیحت فرمائی؟

(ب) بددیانتی سے کیا مراد ہے؟ اس کی چند صورتیں اور ان سے بچنے کی تجاویز پیش کریں۔

(ج) چوری غصب اور دھوکہ دہی کے دنیوی اور اخروی نقصانات کیا ہو سکتے ہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب تحریر کریں۔

سرگرمیاں

عملی کام: اچھی عادات اپنانے اور بری عادات چھوڑنے کے لیے اپنا کردار کیسے ادا کریں گے؟

بطور طالب علم	بطور اساتذہ	بطور والدین

فکری اور اصلاحی کام: بہت سے لوگ دھوکہ دہی کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ آپ کے خیال میں ذیل میں دیے گئے کام درست ہیں یا غلط؟ تجاویز پیش کریں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق انھیں کیا کرنا چاہیے؟

دھوکہ دہی کے مختلف طریقے	درست یا غلط	اسلامی تعلیمات کے مطابق کیا کرنا چاہیے؟
دودھ والا ہر روز دودھ میں ملاوٹ کرتا ہے۔		
دکاندار اشیاء کم تولتا ہے۔		
ٹھیکیدار نے سڑک بنانے کے لیے ناقص مال کا استعمال کیا ہے۔		

۱۔ اپنے اساتذہ کرام کی مدد سے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غلط کام کرنے والوں کو نصیحت کریں اور ان کے ذمہ داران کو خط لکھ کر ان کی مجرمانہ غفلت کے بارے میں آگاہ کریں۔

۲۔ سوچ کر بتائیں کہ آپ بڑے ہو کر اپنے کاروبار میں کن اسلامی تعلیمات کا خیال رکھیں گے؟

برائے اساتذہ: اساتذہ کرام اپنے طلباء کو گمشدہ اشیاء یعنی لقطہ کے بارے میں بنیادی اسلامی احکامات کا شعور دیں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

الف حقوق العباد (والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے حقوق)

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:
- حقوق العباد کا معنی اور مفہوم جان سکیں۔
- حقوقِ العباد کی اہمیت و فضیلت سمجھ سکیں۔
- والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے متعلق جان سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں والدین اور بڑوں کی فرماں برداری اور خدمت کو اپنا شعار بنا سکیں۔
- اسلام میں صلہ رحمی کی فضیلت، قطع رحمی کی ممانعت اور ان کے دنیوی و اخروی فوائد و نقصانات جان کر عمل کرنے والے بن سکیں۔

کسی چیز کے ثابت، یقینی اور لازم ہونے کو ''حق'' کہتے ہیں۔ حقوق، حق کی جمع ہے۔ اسی طرح ''عبد'' عربی زبان میں بندے کو کہتے ہیں اور اس کی جمع عباد ہے۔ اصطلاح میں ''حقوق العباد'' بندوں کے ایک دوسرے پر عائد ہونے والے حقوق کو کہتے ہیں۔ حقوق العباد میں والدین، بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں، دوستوں، ہم جماعتوں، مسافروں، یتیموں، بیواؤں اور ناداروں وغیرہ کے حقوق شامل ہیں۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی درحقیقت راہ نجات ہے۔ اسلام نے نہ صرف حقوق العباد کی اہمیت پر زور دیا بلکہ ان کی ادائیگی نہ کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں نقصان اور سزا کا مستحق بھی قرار دیا۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے سے معاشرے کا امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے۔

والدین کے حقوق

انسانوں کے آپس کے تعلقات میں سب سے اہم اور قریبی تعلق والدین اور اولاد کا ہے۔ اسی وجہ سے اولاد پر والدین کے حقوق بھی سب سے زیادہ ہیں۔ قرآن مجید میں جا بجا اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہی والدین کے حقوق کا بھی ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (سُوْرَةُ النِّسَآءِ 4: آیت نمبر 36)

ترجمہ: اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔

والدین کے مقام و مرتبے کا تقاضا ہے کہ اُن کا دل و جان سے احترام کیا جائے۔ اُن کے ساتھ نرم لہجے میں گفتگو کی جائے۔ اگر والدین سختی کریں تو بھی اُن کے ساتھ گستاخی کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ 17: آیت نمبر 23)

ترجمہ: تو انھیں اُف تک نہ کہنا اور نہ انھیں جھڑکنا اور ان کے ساتھ ادب سے بات کرنا۔

والدین جب بوڑھے ہو جاتے ہیں تو وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ وہ خلافِ طبیعت بات کو برداشت نہیں کرتے۔ اُن کی خدمت کرنا اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھنا، اولاد کا فرض ہے۔ والدین کی خدمت کرنے سے انسان جنت کا حق دار بن جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

بہن بھائیوں کے حقوق

بہن بھائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ بہن بھائیوں کا رشتہ بہت مضبوط اور پائیدار ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر بہن بھائی بڑے ہوں تو ان کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ ان کی عزت کرنی چاہیے۔ ان کی بات ماننی چاہیے۔ اگر بہن بھائی چھوٹے ہوں تو ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ چھوٹے بہن بھائیوں کو مارنا پیٹنا بری بات ہے۔ اگر ان سے غلطی ہو جائے تو انھیں پیار اور نرمی سے سمجھانا چاہیے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔ اپنے کھلونوں اور دوسری چیزوں سے کھیلنے میں انھیں بھی شریک کرنا چاہیے۔

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کرنا ہمارے دین کی ایک اہم تعلیم ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا (جامع ترمذی: 1919)

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔

رشتہ داروں کے حقوق

اسلام نے رشتہ داروں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ 17: آیت نمبر 26)

ترجمہ: اور رشتہ داروں کا حق ادا کرو۔

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وجہ سے انسان کی روزی اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا مطلب ہے کہ ہم ان کے ساتھ خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ ان کو عزت و احترام دیں۔ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے دکھ درد، خوشی اور غم میں شریک ہوں۔ اگر وہ تنگ دست ہوں تو ان کی ہر ممکن مدد کریں۔ اسلام میں رشتہ داروں سے تعلق توڑنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری: 5984)

رشتہ داروں سے حسن سلوک کو اصطلاح میں ''صِلہ رحمی'' کہتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کئی مقامات پر صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے جنتی لوگوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ (سُوْرَةُ الرَّعْد13: آیت نمبر21)

ترجمہ: اور وہ لوگ ان (رشتوں) کو جوڑتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ اُسے جوڑا جائے۔

اسی طرح ایک موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

"تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں بھی ہوں اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! وہ کون سی صفات ہیں؟ تو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کر، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر، اور جو تجھ سے (رشتہ داری اور تعلق) توڑے تو اس سے جوڑ۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ اگر میں یہ کام کرلوں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تجھ سے حساب آسان لیا جائے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا۔" (مستدرک حاکم: 3912)

گویا صلہ رحمی ایک ایسی خوبی ہے کہ جو دنیا میں تو عزت و احترام کا باعث بنتی ہی ہے، مگر اس کے ساتھ انسان کو جنت کا حق دار بھی بنا دیتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں۔ اگر وہ ہم سے دور رہنے کی کوشش کریں اور غلطی بھی انھی کی ہو، تو بھی ان سے دور ہونے کی بجائے ان کے قریب آنے اور انھیں اپنے قریب لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ پیار، محبت اور ایثار و قربانی سے دوسروں کے دل میں جگہ بنائی جا سکتی ہے اور ان کا دل جیتا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے اپنے بہن بھائیوں اور تمام رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور محبت پیار والے تعلقات ہوں گے تو ہمارا معاشرہ پُرامن، پُرسکون اور تعاون و خیر خواہی کے جذبات و احساسات سے بھرپور ہوگا۔ اس کے برعکس، نفرت، کدورت، حسد، بُغض، دشمنیاں، رنجشیں اور انتقام وغیرہ کے جذبات ہمارے معاشرے کے لیے ناسور بن کر اس کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ نتیجہ یہ کہ کوئی بھی شخص مطمئن اور خوش حال زندگی نہیں گزار سکے گا۔ والدین اور دیگر بڑوں کا ادب و احترام کرنے اور چھوٹے بہن بھائیوں سے پیار اور شفقت و محبت والا سلوک کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی عزت ملے گی اور اللہ تعالیٰ کی خوش نودی بھی حاصل ہوگی۔

NOT FOR SALE

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) کسی چیز کے ثابت، یقینی اور لازم ہونے کو کہتے ہیں:

- الف) فرض
- ب) حق
- ج) ذمہ داری
- د) حق دار

(ب) انسانوں کے آپس کے تعلقات میں سب سے اہم اور قریبی تعلق ہے:

- الف) دوست احباب کا
- ب) والدین اور اولاد کا
- ج) ہمسایوں کا
- د) رشتہ داروں کا

(ج) قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہی ذکر ہے:

- الف) بہن بھائی کے حقوق کا
- ب) بیماروں اور کمزوروں کے حقوق کا
- ج) عورت کے حقوق کا
- د) والدین کے حقوق کا

(د) جنت میں داخل نہیں ہوگا جو رشتہ داروں سے:

- الف) تعلق توڑ لے
- ب) ادھار لے
- ج) لین دین نہ کرے
- د) عزت سے پیش نہ آئے۔

(ہ) درحقیقت راہ نجات ہے:

- الف) حقوق العباد کی ادائیگی
- ب) حقوق اللہ کی ادائیگی
- ج) چھوٹوں سے شفقت کرنا
- د) حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

(ب) والدین جب بوڑھے ہو جائیں تو ان کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

(ج) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) والدین کے مقام و مرتبے کا کیا تقاضا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب تحریر کریں۔

(ب) بہن بھائیوں کے ساتھ کس طرح رشتہ بہت مضبوط اور پائیدار ہوتا ہے؟

(ج) والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے کیا فائدے حاصل ہو سکتے ہیں؟

سرگرمیاں

گروہی مباحثہ: صلہ رحمی کی فضیلت اور قطع رحمی کی ممانعت، ان کے دنیوی اور اخروی فوائد و نقصانات پر بحث و مباحثہ کریں اور کالم کی صورت میں چارٹ پر تحریر کریں

کردار سازی: طلباء اپنا جائزہ لے کر بتائیں کہ آپ اپنے والدین کی خدمت کس انداز میں کرتے ہیں؟

تقریری مقابلہ: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں ایک تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

برائے اساتذہ: ا۔ اساتذہ کرام قرآن و سنت کی روشنی میں طلباء کی رہنمائی فرمائیں کہ کس طرح عملی زندگی میں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت کو اپنا شعار بنا سکتے ہیں۔

ب

عدل و اِحسان

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عدل و احسان کے معنی و مفہوم اور ان کے درمیان فرق جان سکیں۔
- عدل و احسان کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہو سکیں۔
- سیرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معمولات کی روشنی میں عدل و احسان کی مثالیں جان سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں عدل و احسان کی مختلف صورتیں سمجھ سکیں۔
- عدل و احسان کے معاشرتی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- روزمرہ زندگی سے عدل و احسان کی مثالیں بیان کر سکیں۔
- عدل و احسان کی صفات بتاتے ہوئے ایک مثالی مسلمان بن کر معاشرے کی خدمت کر سکیں۔

عدل کے لفظی معنی کسی چیز کو اُس کے اصل مقام پر رکھنے اور کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں حق دار کو اُس کا حق بغیر کمی بیشی کے ادا کرنا عدل کہلاتا ہے۔ احسان کے معنی بھلائی کرنے اور کسی کام کو عمدہ طریقے سے سرانجام دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی کو اُس کے حق سے زیادہ دینا احسان کہلاتا ہے۔

عدل و احسان کی اہمیت

عدل و احسان دو نہایت اہم اخلاقی صفات ہیں۔ اسلام عدل و احسان کے ذریعہ ایک مضبوط اور مستحکم معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ کائنات کا نظام بھی عدل کی بنیاد پر قائم ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر عدل و احسان کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (سُوْرَةُ النَّحْل 16: آیت نمبر 90)

ترجمہ: اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ایک اور مقام پر احسان کو اہل ایمان کی پسندیدہ صفات میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ”اور جو غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ (سُوْرَۃ آلِ عِمْرَان 3: آیت نمبر 134)

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی مسلمانوں کو ظلم سے بچنے یعنی عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (صحیح مسلم: 56)

ترجمہ: ظلم سے بچو، بے شک ظلم، قیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔

گویا مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مسلمان کو اپنا طرزِ عمل عدل و احسان کی بنیاد پر استوار کرنا چاہیے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

عدل و احسان، اُسوہ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں عدل و احسان کی صفات پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہی ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ زندگی کے ہر معاملے میں عدل و احسان کا رویہ اختیار فرماتے تھے۔ سربراہ خاندان کی حیثیت سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے اہلِ خانہ کے درمیان عدل کا خیال رکھتے تھے۔ ہر ایک کے حقوق ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا برتاؤ عدل و احسان پر مبنی تھا۔ جب کوئی مقدمہ فیصلے کے لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پیش کیا جاتا تو اُس کا فیصلہ عدل کے تقاضوں کے مطابق فرماتے اور بڑی سے بڑی سفارش بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے عدل میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔

ایک مرتبہ خاندان بنو مخزوم کی ایک عورت فاطمہ نے چوری کے جرم کا ارتکاب کیا۔ بنو مخزوم قریش کا انتہائی معزز گھرانہ تھا۔ اس لیے لوگوں نے اس معزز خاندان کی عورت کو سزا سے بچانے کے لیے تگ و دو شروع کر دی۔ انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفارشی بنانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے حد محبوب تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اُن کو اپنی اولاد کی طرح چاہتے تھے مگر جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس عورت کی ناجائز سفارش کی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غصے میں آ گئے اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ و برباد ہوئے کہ جب کوئی طاقت ور آدمی جرم کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی جرم کرتا تو اُسے سزا دیتے۔" اگر فاطمہ بنت محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا"۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر 4373)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ طرزِ عمل ظاہر کرتا ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک عدل و انصاف کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عدل اپنے، بے گانے، دوست، دشمن، امیر غریب مسلمان اور کافر سب کے لیے یکساں تھا۔ عدل کے معاملے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں برتتے تھے۔

البتہ احسان کا معاملہ عدل سے مختلف ہے۔ کسی پر احسان کرنا یا نہ کرنا ایک اختیاری فعل ہے۔ یہی وہ اخلاقی صفت ہے جس میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ عالیہ کی اصل شان ظاہر ہوئی۔ یوں تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ساری انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں۔ سب انسان مل کر بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں جن لوگوں کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ واسطہ پڑا اُن میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو گا جس پر

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کوئی نہ کوئی احسان نہ فرمایا ہو۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احسان کا یہ معاملہ صرف عزیز و اقارب، دوست، احباب تک ہی محدود نہیں تھا۔ بلکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسے لوگوں پر بھی احسان فرمایا جنھوں نے زندگی بھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی کی اور ہمیشہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تکلیفیں پہنچائیں۔ اہلِ مکہ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ستانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو مغلوب کیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن پر احسان فرماتے ہوئے اُن کی جان بخشی کر دی اور اُن سے کسی قسم کا انتقام نہیں لیا۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عمومی طرزِ عمل احسان پر مبنی تھا۔ ازواجِ مطہرات کے ساتھ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حسنِ سلوک مثالی تھا۔ عزیز و اقارب پر بھی خصوصی احسان فرماتے تھے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا زاد بھائی تھے۔ یہ شاعر تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے شانِ اقدس میں گستاخانہ شعر کہتے تھے، جس کی وجہ سے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت تکلیف پہنچتی۔ جب ابوسفیان اسلام قبول کرنے کے لیے خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے طرزِ عمل کی وجہ سے اُن سے رخِ انور پھیر لیا مگر ان کے معافی مانگنے پر نہ صرف ان کو معاف کیا بلکہ ان کے ساتھ ہمیشہ بہت اچھا سلوک فرماتے رہے۔ خاندان کے دیگر افراد کی ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اسی طرح ہمسایوں کے ساتھ بھی بہت اچھا سلوک فرماتے۔ غلاموں پر بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بے حد احسان فرماتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے بچوں کے ساتھ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حسنِ سلوک مثالی تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے گھر کا ایک فرد قرار دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو اتنا عطا فرماتے کہ اُس کے بعد انھیں کچھ مانگنے کی حاجت نہ رہتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں عدل کی شان دار روایت قائم کی۔ آپ عدل کے معاملے میں کسی چھوٹے بڑے کا کوئی لحاظ نہیں کرتے تھے۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کا یہ پہلو ہر مسلمان کے لیے نصیحت ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ معاملاتِ زندگی میں عدل اور احسان کا رویہ اپنائے۔ دوسروں کی زیادتی پر اُن کو معاف کر دینا زیادہ درجے والا کام ہے اور طلبہ کو اپنے رویّوں میں ہمیشہ انصاف پسندی اختیار کرنی چاہیے۔ دوسروں کے ساتھ ناانصافی کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر کبھی انصاف کے تقاضوں پر عمل کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اُس سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس نقصان کو برداشت کرنا چاہیے۔ دوسروں کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) کائنات کا نظام قائم ہے:

- (الف) صبر
- (ب) طاقت
- (ج) عدل
- (د) احسان

(ب) قریش نے سفارش کے لیے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس کو بھیجا:

- (الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (ب) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (ج) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) ابو سفیان بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بھائی تھے:

- (الف) چچازاد
- (ب) تایازاد
- (ج) خالہ زاد
- (د) ماموں زاد

(د) دوسروں کی زیادتی پر اُن کو معاف کر دینا کام ہے:

- (الف) حقیر
- (ب) معزز
- (ج) اعلیٰ
- (د) عمدہ

(ہ) کسی پر احسان کرنا یا نہ کرنا فعل ہے:

- (الف) لازمی
- (ب) اختیاری
- (ج) مجموعی
- (د) انفرادی

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) عدل کے لفظی معنی کیا ہیں؟

(ب) احسان کے لفظی معنی کیا ہیں؟

(ج) قرآن کی روشنی میں عدل کی اہمیت بیان کریں۔

(د) بحیثیت حکمران نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا عدل و احسان بیان کریں۔

(ہ) مسلمان ہونے کے ناطے ہم کس طرح اپنی زندگی میں عدل و احسان قائم کر سکتے ہیں؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عدل و احسان کا مفہوم واضح کریں۔

(ب) حیاتِ طیبہ سے عدل و احسان کی مثالیں بیان کریں۔

(ج) درج ذیل حدیث مبارکہ کی وضاحت کریں:

”اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کر دیا ہے۔“ (صحیح مسلم: 57)

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: عدل و احسان کی کتنی صورتیں ہیں؟ عدل و احسان کی مختلف صورتیں چارٹ پر تحریر کریں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں

باہمی مباحثہ: کمرۂ جماعت میں درج ذیل عنوان پر بحث کریں:

عدل و احسان سے رُوگردانی۔ معاشرے کا زوال

کردار سازی: اپنے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لیں اور بتائیں کہ آپ کن کن معاملات میں عدل اور احسان کا رویہ اپناتے ہیں؟

تحقیق: درج ذیل آیات پڑھیں، ان کا ترجمہ اپنی کاپی میں خوش خط لکھیں۔ نیز بتائیں کہ ہر آیت میں عدل کی کس صورت کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

- سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ 49: آیت نمبر 33
- سُوْرَةُ النِّسَآء 4: آیت نمبر 127
- سُوْرَةُ النِّسَآء 4: آیت نمبر 85
- سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ 5: آیت نمبر 8
- سُوْرَةُ الْحَشْرِ 59: آیت نمبر 7
- سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ 5: آیت نمبر 8

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو عدل و احسان کا تصور حیاتِ طیبہ اور سیرت صحابہ کی روشنی میں واضح کریں۔ انھیں بتائیں کہ دنیا میں کیا جانے والا ہر اچھا اور نیک عمل احسان ہے۔ چاہے وہ جانور سے حسن سلوک ہو یا درخت لگانے کی صورت میں ہو، خواہ وہ کسی کا قرض معاف کر دینے کی صورت میں ہو، یا کسی کی حاجت کو پورا کرنا ہو۔ انھیں ترغیب دیں کہ وہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے ہر معاملے میں عدل اور احسان کو اپنا شعار بنائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ج

اسلام میں رفاہ عامہ کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- رفاہِ عامہ کا معنی اور مفہوم جان سکیں۔
- رفاہِ عامہ کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہو سکیں۔
- سیرت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں رفاہِ عامہ کی مثالوں سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے رفاہِ عامہ کی مثالوں سے آگاہی حاصل کریں۔
- روزمرہ زندگی میں رفاہِ عامہ کی مختلف صورتوں اور مثالوں کو سمجھ سکیں۔
- رفاہِ عامہ کے معاشرتی اثرات کا تقابلی جائزہ پیش کرسکیں۔
- رفاہِ عامہ کے دنیوی و اخروی فوائد سمجھ کر ان کو اپنی عملی زندگی میں اپناتے ہوئے معاشرے کی خدمت کرسکیں۔

رفاہِ عامہ سے مراد عوامی فلاح و بہبود کے کام ہیں۔ جو لوگ خود اپنی ضروریات کو پورا نہ کرسکیں، ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا دوسروں کا کام ہے۔ بے وسائل لوگوں کی ضروریات پوری کرنے پر اسلام نے بہت زیادہ زور دیا ہے۔ اسلام نے مالداروں کی دولت میں یتیموں، مسکینوں، غریبوں اور مفلس لوگوں کا حق بھی رکھا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے۔ زکوٰۃ کا سارا مال غریبوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی مسلمانوں کو اپنے مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ غریبوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی خاطر ہے۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نبوت عطا کیے جانے سے پہلے بھی رفاہ عامہ کے بے مثال کام انجام دیے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے اور غریبوں کی ضروریات پوری کرتے تھے۔ رسالت کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ اس پیغام میں رفاہِ عامہ کے کاموں پر بہت بڑے اجر کی خوش خبری دی گئی۔ اسی طرح مال کو خرچ نہ کرنے والوں اور گن گن کر رکھنے والوں کا ٹھکانا جہنم بتایا گیا۔

یہی وہ دور ہے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ جب اسلامی حکومت قائم ہوگئی تو رفاہِ عامہ کے سارے کام ریاستی سطح پر ہونے لگے۔ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے تمام قبیلوں سے ایک معاہدے پر دستخط کرائے۔ سماجی بہتری اور فلاح کے کاموں کی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم دی۔ شجرکاری کی ترغیب دی۔ سایہ دار جگہوں کو گندا کرنے سے منع فرمایا۔ پانی اور آگ کو سب کے لیے مشترک قرار دیا۔ راستوں کے حقوق بیان فرمائے۔ راستوں کو گندا اور تنگ کرنے سے منع کیا۔ راستوں میں بغیر ضرورت بیٹھنے اور کھڑے ہونے سے روکا۔ لوگوں کی تعلیم کا بندوبست کیا، جسمانی صحت کے اصول بتائے۔ انسانی زندگی کی حفاظت کو فرض قرار دیا۔ دوسرے کے مفاد کے لیے کام کرنے کا شوق دلایا۔ انصاف کی تعلیم دی اور اس کا نظام قائم فرمایا۔ عبادت کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق پر بھی زور دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لیے مفید ہو۔

خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ (المعجم الطبرانی: 5787)

ترجمہ: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہو۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی فرمایا:

ترجمہ: ''جب تک کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے کام کا خیال رکھتا ہے۔'' (صحیح مسلم: 38)

اسلام میں رفاہِ عامہ کا تصور نہایت اعلیٰ ہے۔ خلافتِ راشدہ میں رفاہ عامہ کے کام خلفائے راشدین خود انجام دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راتوں کو شہر کی گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے تاکہ کوئی بھوکا نہ سوئے اور کوئی ضرورت مند رہ نہ ہو۔ ریاست کی سطح پر بہت سے محکمے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قائم ہوئے۔ افواج، ڈاک، سکیورٹی وغیرہ کے شعبے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی شروع کرائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ اہل بیت اطہار بھی رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب فوت ہوئے تب بہت سے لوگوں کو معلوم ہوا کہ اُن کے اخراجات کے لیے جو رقم انھیں ملتی تھی۔ وہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے آتی تھی۔

اگرچہ رفاہِ عامہ کے تمام کام ریاست کرتی ہے لیکن ریاست کے شہری بھی اس سے لاتعلق نہیں ہو سکتے۔ لوگوں کے مسائل جس قدر زیادہ ہو گئے ہوں۔ ریاست اور عوام دونوں کو مل کر ان کو حل کرنا ہوگا۔ گویا ہم اپنے طور پر بھی انفرادی اور اجتماعی طریقے سے رفاہِ عامہ کے منصوبے بنا کر اُن کو انجام دے سکتے ہیں۔ البتہ ملکی باشندوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بڑے منصوبوں پر کام حکومت ہی کرسکتی ہے۔

رفاہِ عامہ کے کاموں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر لوگوں کی ضروریات کی تکمیل پر کی ہے۔ انہیں بہت سے کاموں میں آسانی میسر ہوتی ہے۔ اس لیے اس سے ملک کی مالی حالت بہتر ہوتی ہے جو کہ معاشرتی ترقی کا سبب بنتی ہے۔ جس کے نتیجے میں معاشرے میں خوشحالی آتی ہے۔ لوگ امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہمارے ملک اور معاشرے میں اس وقت بے شمار فلاحی اور رفاہی کاموں پر توجہ کی اشد ضرورت ہے۔ ایسے کام جو عوام اپنے ذاتی وسائل سے مکمل نہیں کر پاتے، ان کو انفرادی یا اجتماعی سطح پر انجام دینے کی ضرورت ہے۔ تعلیم اور صحت کی سہولیات لوگوں کے بس سے باہر ہو گئی ہیں۔ رفاہی تنظیموں اور ریاستی اداروں کو ان شعبوں پر خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ریاست اور شہری مل جل کر ایک اچھا معاشرہ قائم کرسکتے ہیں، جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) رفاہِ عامہ سے مراد فلاح و بہبود کے کام ہیں:

الف انفرادی | ب عوامی

ج گروہی | د معاشرتی

(ب) اسلام کا اہم رکن جو معاشرے میں غربت کے خاتمے کا باعث ہے:

الف نماز | ب روزہ

ج زکوٰۃ | د جہاد

(ج) اسلام نے انسانی زندگی کی حفاظت کو قرار دیا:

الف سنت | ب فرض

ج واجب | د نفل

(د) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے تمام قبیلوں سے ایک معاہدے پر دستخط کرائے، جس کو کہتے ہیں:

الف صلح حدیبیہ | ب میثاق مدینہ

ج مواخات مدینہ | د بیعت

(ہ) رفاہ عامہ کے کاموں سے ملک کی حالت بہتر ہوتی ہے:

الف معاشرتی | ب معاشی

ج اقتصادی | د مالی

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) رفاہ عامہ کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

(ب) رفاہ عامہ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔

(ج) لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

(د) بطور طالب علم رفاہ عامہ کے کام کس طرح سرانجام دے سکتے ہیں؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) روزمرہ زندگی میں رفاہ عامہ کی مختلف صورتوں کو مثال سے واضح کریں۔

(ب) رفاہ عامہ کی اہمیت حیاتِ طیبہ سے بیان کریں۔

(ج) سیرت صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار سے رفاہ عامہ کی مثالیں تحریر کریں۔

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: روزمرہ زندگی میں رفاہ عامہ کی کون کون سی صورتیں ہو سکتی ہیں؟

باہمی مباحثہ: کمرۂ جماعت میں درج ذیل عنوان پر بحث کریں:

رفاہ عامہ کا معاشرے کی ترقی میں کردار

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو رفاہ عامہ کا تصور حیاتِ طیبہ اور سیرت صحابہ کی روشنی میں واضح کریں۔ انھیں ترغیب دیں کہ وہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں رفاہ عامہ کے کاموں کو اپنا شعار بنائیں۔ رفاہ عامہ کے دنیوی اور اخروی فوائد کو سمجھتے ہوئے معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

الف

اُمّہات المومنین
(حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن)

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سیرت و کردار اور ان کی دینی و معاشرتی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے ذوقِ علم و عبادت سے واقف ہو سکیں۔
- مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی دینی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی گھریلو زندگی کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی ان کے اسوہ کے مطابق ڈھال سکیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ کی ایک معزز اور مال دار خاتون تھیں۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد تھا اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک سیرت اور معاملہ فہم خاتون تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے خصائل حمیدہ سے متاثر ہو کر جب نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے مشورے کے بعد ان سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا۔ نکاح کے وقت نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی جب بعثت ہوئی تو آپ پر ایمان لانے والی پہلی خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال دین اسلام کی تبلیغ، یتیموں، بیواؤں کی خبر گیری اور حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے وقف کر دیا تھا۔

وہ ہر مشکل وقت میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مددگار اور غم گسار تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے کام کاج بھی بہت سلیقے سے کرتی تھیں۔ مال دار ہونے کے باوجود رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے تمام کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو دو بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔ دونوں بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کا کم سنی میں انتقال ہو گیا جبکہ بیٹیوں میں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، اور حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن تھیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۰ نبوی کو رمضان المبارک کے مہینے میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر 64 سال 6 ماہ تھی۔

NOT FOR SALE

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان عامر بن لوی سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام زمعہ تھا اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تھا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آئیں۔ اس طرح حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں کی مربیہ بھی تھیں۔ انہوں نے ان سب کی پرورش اور تربیت کی۔

سخاوت اور فیاضی میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نمایاں مقام تھا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب خرچ کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن کی خدمت میں دراھم کی ایک تھیلی بھیجی تو انہوں نے سارے دراہم کو حاجت مندوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعلیٰ اخلاق و کردار کا اندازہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول سے ہوتا ہے

"سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں آتا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی" (ابن سعد)۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تقریباً ساڑھے بارہ سال تک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سن 22 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ کی والدہ کا نام حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا جو اپنی کنیت ام رومان سے زیادہ مشہور تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب "صدیقہ" تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد ایک صحابیہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشورے سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ارادہ فرمایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کو خوشی سے قبول کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کر دیا۔ اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو تمام امہات المومنین میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سب سے زیادہ محبت تھی اور اس کی وجہ اُن کے عمدہ اوصاف اور عقل مندی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف ایک وفا شعار بیوی ہی نہ تھی بلکہ ایک جانثار صحابیہ بھی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تمام سرگرمیوں

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

میں دل چسپی لیتی تھیں اور گھر کے اندر یا باہر کے تمام حالات کی واقفیت حاصل کرتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کے لیے ساری عمر رشد و ہدایت، علم و فضل اور خیر و برکت کا عظیم مرکز بنی رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے 2210 احادیث مروی ہیں۔ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ہر قسم کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینی علوم کے علاوہ طب، تاریخ اور شعر و ادب سے بھی دل چسپی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا زیادہ وقت عبادت میں یا لوگوں کو دینی مسائل بتانے میں صرف کرتی تھیں۔

اخلاق و عبادات کے لحاظ سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رُتبہ بہت بلند تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد فیاض، مہمان نواز اور غریب پرور تھیں۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لاکھ درہم بھیجے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی وقت ساری رقم غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دی۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے 17 رمضان المبارک 58 ہجری کو وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جب بعثت ہوئی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والی پہلی خاتون تھیں:

- الف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓
- ج حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- د حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی:

- الف ۱۰ نبوی کو رمضان المبارک
- ب ۱۲ نبوی کو رمضان المبارک
- ج ۱۱ نبوی کو رمضان المبارک
- د ۱۰ نبوی کو شعبان المبارک

(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آئیں۔

- الف حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ب حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ج حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- د حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

- الف 2310
- ب 2510
- ج 2210 ✓
- د 2110

(ہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت تھی:

- الف ام رومان
- ب ام عبداللہ
- ج ام المساکین
- د ام حبیبہ

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے کا سبب کیا تھا۔

(ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو کتنے بیٹے اور بیٹیاں عطا کیں، نام تحریر کریں۔

(ج) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعلیٰ اخلاق و کردار کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا ارشاد فرمایا؟

(د) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ہ) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کب وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت کے مطابق آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف اور اسلام کی سربلندی کے لیے پیش کی گئی مالی خدمات کے بارے میں تحریر کریں۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذوقِ علم و عبادت اور دینی خدمات کے بارے میں تفصیلی جواب تحریر کریں۔

سرگرمیاں

عملی و تحقیقی کام: مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کا نام، ولدیت، قبیلہ، عمر، اولاد اور وفات کے بارے میں تحریر کریں۔

آئینۂ عمل: مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بارے میں پڑھنے کے بعد ان کے کون سے اوصاف آپ اپنا سکتے ہیں؟

برائے اساتذہ: مذکورہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے علم حاصل کرنے کے شوق اور گھریلو زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروائیں۔

NOT FOR SALE

ب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ (بیٹوں اور بیٹیوں) سے متعارف ہو سکیں۔
- رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اپنے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے ساتھ شفقت و محبت کو جان سکیں۔
- بناتِ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی صفات، عبادت و ریاضت اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں۔
- بناتِ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی سیرت و کردار سے آگاہ ہو کر اس سے سبق سیکھ سکیں۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے تینوں بیٹے بچپن ہی میں وفات پا گئے البتہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بیٹیاں زندہ رہیں اور ان کی اولاد بھی پیدا ہوئی۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تمام اولاد سوائے سب سے چھوٹے بیٹے کے، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئی۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بیٹے:

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تمام اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ آپ کی ولادت اور وفات مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بعثت سے قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً دو سال کی عمر پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے نام سے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی کنیت ''ابوالقاسم'' مشہور ہوئی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دوسرے صاحبزادے کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو نبوت ملنے کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً دو سال زندہ رہے۔ بعض روایات کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طائف میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو لقب طاہر اور طیب مشہور ہیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے آٹھویں سال پیدا ہوئے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی بہت خوشی ہوئی۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ولادت کی خبر دینے والے کو انعام دیا۔ ولادت کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً سولہ ماہ زندہ رہے اور 10 ہجری میں وفات پائی۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیاں

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ بعثت سے 10 سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی آپ کے خالہ زاد حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ آپ غزوہ بدر کے بعد مدینہ منورہ میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس تشریف لائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا۔ آپ کے ایک بیٹے حضرت علی بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک بیٹی حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے زیرِ سایہ پرورش پاتے رہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ بہت محبت اور شفقت فرماتے تھے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دوسری بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آپ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے 3 برس چھوٹی تھیں۔ بعثت کے وقت آپ کی عمر سات سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ آپ نے اپنے شوہر کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطا فرمایا جن کی نسبت سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ مشہور ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 6 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 2 ہجری میں غزوہ بدر کے موقع پر بیمار ہوئیں اور اسی بیماری میں ان کی وفات ہوگئی۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تیسری بیٹی کا نام حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ آپ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائیں۔ آپ کی بڑی بہن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دو بیٹیوں کے ساتھ شادی کرنے کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے ذوالنورین کا لقب پایا۔ آپ نے 9 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام اولاد میں سب سے بڑے تھے:

- الف حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — ب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ج حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ — د حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) والدہ کا نام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا:

- الف حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی — ب حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
- ج حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی — د حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

(ج) اپنے شوہر کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی:

- الف حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا — ب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ج حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا — د حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(د) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ کے موقع پر بیمار ہوئیں اور اسی بیماری میں ان کی وفات ہوگئی۔

- الف غزوہ بدر — ب غزوہ احد
- ج غزوہ احزاب — د غزوہ حنین

(ہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے پیدا ہوئیں:

- الف چار سال پہلے — ب سات سال پہلے
- ج پانچ سال پہلے — د تین سال پہلے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے کتنے بیٹوں اور بیٹیوں سے نوازا؟ ان کے نام تحریر کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ب) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچوں کے نام تحریر کریں۔

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس وجہ سے ذوالنورین کا لقب دیا گیا؟

(د) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی چوتھی اور سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام اور لقب بتائیں۔

(ہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس سے ہوا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بیٹوں کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

(ب) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بیٹیوں کا تعارف اور دین اسلام کے لیے خدمات پر ایک پیراگراف تحریر کریں۔

سرگرمیاں

کیا آپ جانتے ہیں؟ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ساری زندگی جہاد اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے جدوجہد میں گزاری۔ اپنی زندگی میں بڑی مشکلات اور مصائب کا سامنا کیا اور جہاد کے حوالے سے بڑی سختیاں برداشت کیں۔

عملی سرگرمی: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اولاد مبارکہ پر معلوماتی چارٹ تیار کریں جس میں ان کے نام، پیدائش، لقب، عمر، اولاد اور وفات شامل کریں۔

سوچیں: اشاروں کی مدد سے سوچ کر بتائیں کہ ذیل میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی کون سی بیٹی کا ذکر ہے؟

اشارے	نام
۹ ہجری میں وفات، مشکلات و مصائب کا سامنا، تیسری بیٹی	
خاتون جنت، سب سے چھوٹی، محبوب ترین اولاد	
بعثت کے وقت سات سال عمر، دو دفعہ ہجرت کا اعزاز، غزوہ بدر کے موقع پر بیماری	
بعثت سے دس پہلے ولادت، حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ، سب سے بڑی	

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کے درمیان بنات رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی صفات، عبادت و ریاضت، گھریلو زندگی اور دین اسلام کے لیے خدمات پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروائیں نیز ان کے سیرت و کردار سے سبق سیکھنے کی ترغیب دیں۔

ج حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حاصلات تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- خاتون جنت حضرت سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقام و مرتبہ اور سیرت و کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حضرت سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت اور ان کی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے مشابہت کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفات: شرم و حیا، عبادت و ریاضت، سادگی، محنت و جفاکشی اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کے واقعہ سے سادگی کا سبق حاصل کر سکیں۔
- تسبیحاتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جان کر اس پر عمل کر سکیں۔
- حضرت سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات کو سمجھ کر ان کے طرز زندگی کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ آپ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی محبوب ترین اولاد ہیں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي (صحیح بخاری، 3714)

ترجمہ: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اُسے ناراض کیا، اُس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ از راہ محبت کھڑے ہو جاتے اور شفقت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ بھی کھڑی ہو جاتیں، ادب اور محبت سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا سر مبارک چومتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔'' (جامع ترمذی: 3872)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ''زہرا'' اور ''بتول'' ہے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اخلاق و کردار، طرزِ گفتگو اور لب و لہجہ میں رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے مشابہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (جامع ترمذی: 3872)

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی خواتین اسلام کے لیے مشعل راہ ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے کام کاج کے دوران بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عبادت کا بے حد شوق تھا۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتیں۔ زہد و قناعت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ایک ماں کی حیثیت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچوں سے بے حد پیار کرتی تھیں۔ اُن کی تربیت کا خاص خیال رکھتیں۔ بچوں کی طہارت وصفائی کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حد سے زیادہ خیال تھا۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی اولادِ اطہار نے دینِ اسلام کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں۔

بیوی کی حیثیت سے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار مثالی تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مال دار آدمی نہیں تھے۔ مگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کبھی بھی مالی تنگدستی کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیشہ صبر سے کام لیا۔ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتی تھیں۔ گھر کا کام کاج بھی خود ہی کرتی تھیں۔ کوئی خادم اور ملازم گھر میں نہیں تھا۔ باہر سے پانی لانا، آٹا پیسنا، گھر کی صفائی کرنا اور کھانا پکانا یہ سارے کام خواتین جنت کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتیں تھیں۔ کبھی زبان پر شکوہ وشکایت نہیں لاتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک صابرہ اور شاکرہ خاتون تھیں۔ ایسا کیوں نہ ہوتا آخر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جگر گوشہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم تھیں۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ جن کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(2) حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(3) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(4) حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور
(5) حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے وصال کا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد جلد ہی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی تمام خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی ہر اعتبار سے مثالی زندگی ہے۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی محبوب ترین اولاد ہیں:

الف حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا — ب حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا — د حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ب) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا:

الف بچوں کی تربیت — ب طرزِ گفتگو
ج زہد وقناعت — د بے مثال قربانیاں

(ج) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے کام کاج کے دوران بھی کرتی رہتی تھیں:

الف قرآن مجید کی تلاوت — ب بچوں کی دیکھ بھال
ج صدقہ وخیرات — د وعظ ونصیحت

(د) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا کی:

الف تین بیٹے اور تین بیٹیاں — ب تین بیٹے اور دو بیٹیاں
ج دو بیٹے اور دو بیٹیاں — د دو بیٹے اور تین بیٹیاں

(ہ) خواتین جنت کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے کام سرانجام دیتیں تھیں:

الف خود اپنے ہاتھ سے — ب بہنوں کی مدد سے
ج ملازمہ کی مدد سے — د بیٹیوں کی مدد سے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا؟

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاروں خلفائے راشدینِ کے زمانہ خلافت میں ان کی بیعت کی تھی۔ جنگ جمل میں ان کی شہادت ہوئی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چونسٹھ برس تھی۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ 15 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا تعلق قریش کی شاخ بنی اسد تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کی طرف تکالیف اور مظالم و مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے دو ہجرتیں فرمائیں ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائی زندگی ہی میں حرب وضرب کے فنون میں اتنی مہارت پیدا کر لی تھی کہ اس کے نتیجے میں .ن کو حوصلہ مندی، دلیری اور خود اعتمادی حاصل تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مدنی زندگی میں تمام غزوات میں شرکت کی۔ ہر معرکے میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی بہادر اور مہم جو تھے۔ آپ کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو بھی آپ سے بڑی محبت تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخی، دیانت دار اور صداقت شعار تھے اور سادگی کو پسند فرماتے تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش تجارت اور زراعت تھا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر فرمایا:

"ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن العوام ہے"۔ (صحیح بخاری: 3719)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ 36 ہجری میں ایک سفر پر تھے۔ دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے، کسی بدبخت شخص نے آپ پر حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر 67 برس تھی۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد بھی 38 ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام مالک تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کی شاخ بنی زہرہ سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام حمنہ تھا اور وہ بنو امیہ میں سے تھیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کے تین معزز قبیلوں بنو ہاشم، بنو زہرہ اور بنو امیہ سے قرابت داری تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت پر جا کر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے جا ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ایک خوش حال گھرانے سے تھا۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش اور تربیت بہت عمدہ ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان کا شمار سب سے پہلے ایمان لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ چند مشرکین نے دیکھا کہ کچھ مسلمان کسی جگہ پر نماز پڑھ رہے ہیں تو ان پر آوازیں کسنے لگے اور ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی، جس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قریب پڑے مردہ اونٹ کے شانے کی ہڈی اُٹھا کر ایک مشرک کے سر پر

ماری، جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کی راہ میں سب سے پہلے دشمن کا خون بہانے کی سعادت حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیب ہوئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی عمیر کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مدینے میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کی مؤاخات حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی تھی جو کہ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں حصہ لیا اور بہادری کے جوہر دکھائے، غزوۂ احد کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی بہادری کی بہت داد دی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جب ایران کی آتش پرست قوم کے خلاف جہاد کا اعلان ہو تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کو اسلامی لشکر کا جھنڈا عطا کیا اور سپہ سالار بنایا۔ یہ جنگ قادسیہ کے مقام پر ہوئی۔ اس جنگ میں اسلامی لشکر کی تعداد 30 ہزار تھی، جب کہ ایرانی فوج کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی۔ لڑائی کئی دن تک جاری رہی بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ 30 ہزار ایرانی مارے گئے اور مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر ایرانیوں کے دار الحکومت مدائن کو بھی فتح کر لیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم جرنیل اور فاتح و منتظم تھے۔ راہِ حق میں بہت سی مشکلات اور مصیبتیں آئیں، مگر ان سب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ آپ کی طبیعت میں تقویٰ، محبتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ شجاعت، حق گوئی، سخاوت اور عزم و استقامت نمایاں خصوصیات تھیں۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں آپ فارس العرب (عربوں کا شہسوار) کے لقب سے مشہور تھے۔ روایت حدیث میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ان سے مروی احادیث کی تعداد 271 ہے۔ ان کی وفات سن 55 ہجری میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر 85 سال تھی۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد زید بن خطّاب ظہورِ اسلام سے پہلے ہی شرک و بت پرستی ترک کر چکے تھے۔ وہ لوگوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کی تلقین کرتے تھے اور خود بھی اس پر عمل پیرا تھے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اُن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے۔ جنھوں نے بالکل شروع میں اسلام قبول کر لیا۔ اُن کے ساتھ اُن کی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی بہن تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہن اور بہنوئی کے قبول اسلام کے بارے میں پتہ چلا تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ مگر بہن کی استقامت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل کو اسلام کے لیے نرم کر دیا۔ گویا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ذریعہ اُن کی ہمشیرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن خوش قسمت صحابہ میں شامل ہیں۔ جنھیں اُن کی زندگی میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت کی خوش خبری دے دی تھی۔ یہ چیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاں اُن کے بلند مقام و مرتبہ کی نشان دہی کرتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تمام غزوات میں حصہ لیا۔ اشاعت اسلام کے لیے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ رضی تعالیٰ عنہ خلفائے راشدین کے عہد میں بھی مختلف ذمہ داریوں پر فائز رہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 50 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور مدینہ منورہ میں ہی آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنوزہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بنوزہرہ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ محترمہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی اوّلین مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن دس خوش نصیب اصحاب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں سے ایک ہیں جن کو اُن کی زندگی میں جنت کی خوش خبری دی گئی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کامیاب تاجر تھے۔ جو کاروبار بھی کرتے۔ اُس میں خوب محنت کرتے اور خوب کماتے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غزوات میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں امیر حج مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس چھ رکنی کمیٹی کے رکن تھے جس نے تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہم کاموں میں اُن کے ساتھ مشورہ کرتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بلند مرتبے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال و دولت سے خوب نوازا تھا۔ ان کی سخاوت اور فیاضی کے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔ تقویٰ، حب رسول، صدق و سچائی، پاک دامنی، ایثار و قربان، ایفائے عہد، امانت داری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص صفات تھیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 75 سال کی عمر میں 32 ہجری میں وفات پائی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ میں تدفین عمل میں آئی ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عامر اور لقب امین الامت تھا۔ والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کنیت ابوعبیدہ کے نام سے مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار اوّلین اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے

NOT FOR SALE

ایک ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بلند مرتبہ صحابی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار تاریخ اسلام کے مشہور سپہ سالاروں میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ شام میں اسلامی فوجوں کا چیف کمانڈر مقرر فرمایا۔

ایک موقع پر جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنگی حکمت عملی کے تحت شام کا شہر حمص خالی کرنا پڑا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص کے لوگوں سے اُن کی حفاظت کے عوض جو رقم وصول کی تھی، وہ واپس کردی۔ معاہدے کی شرائط پر پورا اُترنے اور رواداری برتنے کی ایک عظیم مثال تھی۔ یہی وجہ تھی کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی حکمرانی کو بہت خوش دلی سے قبول کیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم کارناموں میں سے ایک کارنامہ بیت المقدس کی فتح ہے۔ وہ صرف ایک فوجی سپہ سالار ہی نہیں تھے بلکہ ایک بہترین مبلّغ اور معلّم بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتوحہ علاقوں میں اسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ نومسلموں کی تعلیم و تربیت کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے شہروں میں قرآن مجید اور دینی تعلیم کے لیے مراکز قائم فرمائے۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقویٰ، سادگی، تواضع، انکسار، شجاعت، بہادری، ایثار و قربانی، رحم دلی اور خوش خلقی کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص بات نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ محبت تھی۔

قرآن مجید نے جس رواداری، اصلاح اور خیر خواہی کا حکم دیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد سپہ سالاری میں اُس کا ہر طرح خیال رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 58 سال کی عمر میں شام کے شہر عمواس میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا سبب طاعون کی وبا تھی۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) قبیلہ تیم سے تعلق رکھتے تھے:

- الف حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ج حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- د حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:

- الف 17 سال کی عمر میں
- ب 25 سال کی عمر میں
- ج 18 سال کی عمر میں
- د 15 سال کی عمر میں

(ج) ایک عظیم جرنیل اور فاتح و منتظم تھے:

- الف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ب حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ج حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- د حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(د) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رشتہ تھا:

- الف بھائی
- ب بہنوئی
- ج چچازاد
- د بھتیجے

(ہ) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں مقرر فرمایا۔

- الف اسلامی فوجوں کا چیف کمانڈر
- ب امیر کارواں
- ج امیر ضلع
- د امیر حج

(و) حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب تھا؟

- الف فارس العرب
- ب سیف اللہ
- ج امین الامت
- د اسداللہ

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) خلفائے راشدین کے نام تحریر کریں۔

(ب) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

(ج) سب سے پہلے اسلام کی خاطر دشمن کا خون بہانے کی سعادت کن کو نصیب ہوئی؟ واقعہ بیان کریں۔

(د) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اہم کردار ادا کیا؟

(ہ) عشرہ مبشرہ میں سے کس صحابی کا تعلق رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی والدہ محترمہ کے قبیلے سے تھا؟ قبیلے کا نام بھی بتائیں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عشرہ مبشرہ سے مراد کون خوش قسمت لوگ ہیں؟ ان کے اسمائے گرامی اور فضیلت بیان کریں۔

(ب) حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم کارناموں میں سے بڑا کارنامہ کیا تھا؟ مفتوحہ علاقوں میں کس طرح اشاعت اسلام کا کام کرتے تھے؟

(ج) سبق میں مذکور کوئی سے دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں سبق میں مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کن امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہوئے؟

عشرہ مبشرہ	امتیازی خصوصیات
حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

کردار سازی: سبق میں مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیان کی گئی امتیازی خصوصیات میں سے آپ کن صفات کو اپنائیں گے؟

گروہی مباحثہ: آپ نے عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے کیا سبق حاصل کیا۔

برائے اساتذہ: طلبہ وطالبات والدین اور اساتذہ کی مدد سے مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

صوفیائے کرام

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مذکورہ صوفیاء کرام رحمھم اللہ کے مختصر حالات زندگی، مقام و مرتبہ اور کرامات سے واقف ہو سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں تصوف کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- تصوف و روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صوفیاء کرام کے اخلاق و صفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے ان کی خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ صوفیاء کرام رحمھم اللہ کے حالات زندگی سے سبق حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اچھے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کر سکیں۔

صوفی کی جمع صوفیا ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کا قرب حاصل کرنے کی خاطر اپنے آپ کو گناہ، غلط خیالات و احساسات سے بچانے کی کوشش کرے اور اپنے نفس کا تزکیہ کرے اور اس تزکیے کے ذریعے احسان کے مرتبے کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اُسے اصطلاح میں صوفی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کو دنیا کی ہر شے پر ترجیح دیتے ہیں اور زندگی کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں۔ یہ ایک بلند مرتبہ گروہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان صوفیائے کرام کے ساتھ بہت عقیدت رکھتے ہیں اور اُن کا احترام کرتے ہیں۔

یہاں پر چند صوفیائے کرام کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام حسن بن یسار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 21 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں پرورش پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیم حاصل کی۔ دیگر بہت سے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی قرآن وحدیث کے علوم سیکھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبۂ جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بہت بڑی تعداد سے مستفید ہونے کا موقع بھی ملا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا افسوسناک واقعہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا۔

علم وفضل، عبادت، ریاضت اور دین کی تعلیم و تبلیغ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بلند مقام پایا۔ جوانی میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ بصرہ چلے گئے۔ یہاں خراسان کے گورنر کے کاتب بھی رہے۔ اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حسن بصری کہا جاتا ہے۔ یہاں موجود صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے تعلیم حاصل کی اور اُن سے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حدیثیں روایت کیں۔

علم وفقہ کے میدان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بے مثال ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علماء وفقہاء کے درمیان عظیم عالم اور فقیہ، صوفیاء کے نزدیک عابد وزاہد اور متقی و پرہیزگار مانے جاتے ہیں۔ دراصل آپ کو دونوں میدانوں میں عظمت اور کمال حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بڑے بڑے علما میں ہوتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے 88 برس کی عمر میں یکم رجب 110 ہجری کو بصرہ میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں مدفون ہیں۔

NOT FOR SALE

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام عبداللہ اشتر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 98 ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مشہور شخصیت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مشہور صوفی بزرگوں میں ہوتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ عرب تاجروں کے پہلے قافلے کے ساتھ سندھ آئے۔ محمد بن قاسم کی فوج میں شامل تھے۔ راجہ داہر کے ساتھ محمد بن قاسم کی جنگ میں حصہ لیا۔ ان کے بھائی مصری شاہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی مصری شاہ کی قبر بھی کراچی میں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عبداللہ شاہ غازی عراق سے آئے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ کو عباسی خلافت سے اختلاف تھا۔ اسی اختلاف کی بنا پر 145 ہجری میں اُن کو شہید کر دیا گیا۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری کا حکم بھی دیا۔

سندھ کے گورنر آپ کو گرفتار نہیں کرنا چاہتے تھے مگر اس کے باوجود خلیفہ کے کارندوں نے 150 ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی تبلیغ کا کام خوب کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کراچی میں کلفٹن کے علاقے میں ہے اور درگاہ عبداللہ شاہ غازی کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام طیفور بن عیسٰی اور کنیت ابو یزید ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 128 ہجری میں بسطام میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا سروشان نے مجوسی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی احادیث بھی روایت کی ہیں۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کی تعلیمات ابو علی السندی سے حاصل کیں۔ بعد ازاں تصوف کی تعلیمات اور طریقوں میں بہت کمال تک پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی البتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اقوال کی صورت میں موجود ہیں۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کردار اور عادات واطوار کو سنوانے کی غرض سے برس ہا برس مجاہدہ اور ریاضت کی راہ اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں گزرے ہیں۔ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی خوبیوں اور تصوف میں بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہمارے درمیان ایسے ہے جیسے فرشتوں کے درمیان جبریل ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے 261 ہجری میں بسطام میں ہی وفات پائی۔ بسطام شہر کے وسط میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ کئی سو سال بعد ایک ایلخانی سلطان نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر قبہ بنوا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر لوگوں کے لیے ایک زیارت گاہ ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام جنید بن محمد البغدادی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 215 ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سید الطائفہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد کا تعلق کردستان کے شہر نہاوند سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریشمی کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کا درس امام ابوثور بغدادی سے لیا۔ سیری القطی اور حارث محاسبی جیسے صوفیاء کی خدمت میں بیٹھتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں اور بھی بہت سے علماء و صوفیاء کے نام آتے ہیں۔ علمائے کرام آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تصوف کا شیخ مانتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب و سنّت کے قواعد کی روشنی میں تصوف کا طریقہ وضع کیا ہے۔ اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ نامناسب عقائد سے محفوظ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے مسائل پر تیس کے قریب مختصر کتابیں لکھی۔ ان کتابوں میں بہت سے خطوط ہیں جو انھوں نے مختلف لوگوں کو لکھے۔ ان کتابوں اور خطوط میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توحید باری تعالیٰ اور صفات الٰہی بیان کی ہیں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان کے تعلق کے طریقے بتانے کے ساتھ ساتھ روحانی وظائف بتائے ہیں۔ دنیا کی حقیقت اور آخرت کی اہمیت واضح کی ہے۔ انسان کی موت اور اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات کا نقشہ کھینچا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر میں مصروف رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پاؤں میں شدید تکلیف تھی لیکن اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے۔ وفات کے وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ 297 ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں ہی وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ ادا کی۔

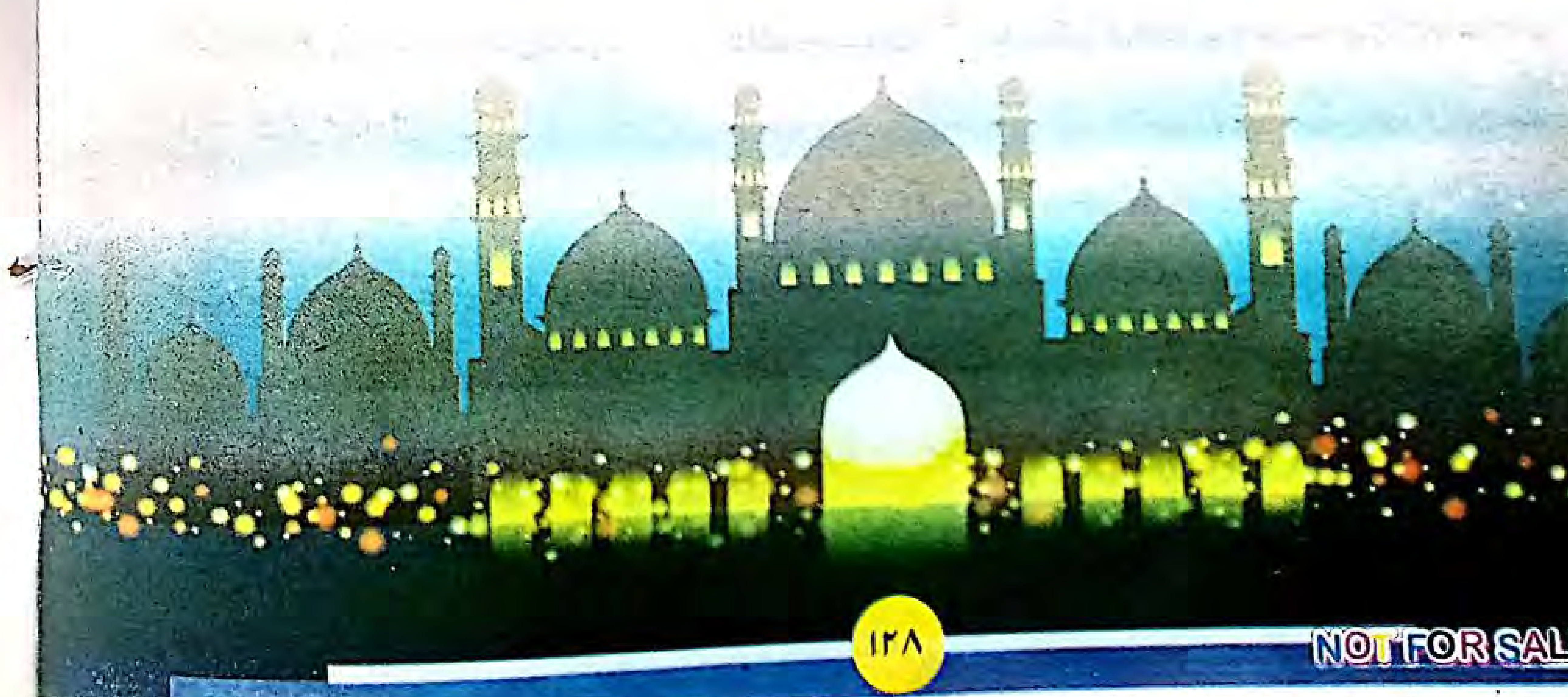

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین کی گود میں پرورش پائی:

الف حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی　　ب حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
ج حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی　　د حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

(ب) سید الطائفہ لقب ہے:

الف حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا　　ب حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ
ج حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ　　د حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(ج) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد کا تعلق کردستان کے شہر سے تھا:

الف موصل　　ب اربیک
ج کرکوک　　د نہاوند

(د) صوفی اللہ تعالیٰ کی رضا کو دنیا کی ہر شے پر دیتے ہیں:

الف ترجیح　　ب بڑائی
ج بہتری　　د برتری

(ہ) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے:

الف ملیر　　ب کورنگی
ج طارق روڈ　　د میں کلفٹن

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) صوفی سے کیا مراد ہے؟
(ب) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو بصری کیوں کہا جاتا ہے؟
(ج) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ریاضت و عبادت کا حال بیان کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(د) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟
(ہ) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام کیا تھا؟ ان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3 معلومات مکمل کریں۔

	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ
سن پیدائش				
مقام پیدائش				
علمی فضیلت				
سن وفات				
مقام وفات				
مدفن				

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام و مرتبہ بیان کریں۔
(ب) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف میں کیا خدمات انجام دیں؟
(ج) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف اور روحانیت کے فروغ میں کیا کردار ادا کیا؟
(د) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

سرگرمیاں

تقریر: سبق میں موجود صوفیائے کرام علیہم السلام کی زندگی پر تقریر تیار کریں اور کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

تحقیق: والدین یا اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں موجود شخصیات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور معلوماتی چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ

طلبہ و طالبات کو سبق میں موجود صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات زندگی، مقام و مرتبہ اور علمی فضیلت سے آگاہ کریں۔ مذکورہ شخصیات کی تصوف اور روحانیت کے لیے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ تاکید کریں کہ صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی زندگی سے سبق حاصل کر کے عملی زندگی میں اچھے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

NOT FOR SALE

و

علما و مفکرین

حاصلات تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مذکورہ شخصیات رحمہم اللہ کے مختصر حالات زندگی، مقام و مرتبہ اور امتیازی خصوصیات سے واقف ہو سکیں۔
- مذکورہ شخصیات رحمہم اللہ کے اخلاق و صفات اور علمی و فقہی کارنامے جان سکیں۔
- ان کے اخلاق و صفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے ان کی خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- تصوف و روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ شخصیات رحمہم اللہ کے اعلیٰ افکار و کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

امام جعفر صادق 80 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام حضرت امام محمد باقر اور دادا کا نام حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فاطمہ، خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نانی اسماء بنت عبدالرحمٰن کا بھی اسی خاندان سے تعلق ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ننھیال خاندان علم و فضل کے بلند مقام پر فائز ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل اور تقویٰ و پرہیز گاری کا بہترین نمونہ تھے۔ وہ ہمیشہ سچ بولنے کی بنا پر 'الصادق' کے نام سے مشہور ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب والد کی جانب سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی کثیر روایات مروی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ میں بھی امام مانا جاتا ہے۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ انھوں نے اپنی تمام صلاحیتیں علم کی نشر و اشاعت اور نیکی و پرہیز گاری کی تعلیم میں گزار دی۔ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کا زیادہ حصہ مدینہ منورہ میں گزارا۔ کبھی عراق بھی چلے جاتے اور وہاں ٹھہرتے لیکن ان کی مستقل رہائش مدینہ میں رہی۔ انھوں نے 148 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے اس احاطے میں دفن کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دادا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک بھی اسی جگہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نعمان بن ثابت اور کنیت ابوحنیفہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 80 ہجری میں عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پرورش پا کر اپنے والد کے کاروبار میں شریک ہو گئے۔ اسی دوران امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حصول علم کی طرف توجہ کی۔ پھر اُس دور کے عظیم عالم دین حماد بن سلمان رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کر لی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ استاد حماد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد اُن کے علمی جانشین بنے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دیگر کئی اساتذہ سے بھی مستفید ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، امام زفر رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بہت زیادہ شہرت ملی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ مسائل اور آراء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے ہی لکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ مسائل کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذہانت عطا کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خداداد ذہانت کو دین کی تبلیغ اور تشریح کے کام میں استعمال کیا۔ آپ نے زیادہ توجہ دین کی تعلیم و تبلیغ پر دی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات اور فرائض کی ادائیگی میں بھی آپ کو بہت زیادہ رغبت تھی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے مسائل کو زیادہ تر عقلی دلیلوں سے واضح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ ماننے والوں کو وہ اپنی عقلی دلیلوں سے خاموش کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کو خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے پھیلایا اور اس پر عمل کیا۔ بلند علمی مقام کی بنا پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کوفہ کا جج بنانے کی پیشکش کی، جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبول نہ کیا۔ حق گوئی کی وجہ سے حکمرانوں نے دو بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قید و بند میں رکھا۔ 150 ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں قید کی حالت میں وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد کے خیزران نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں لوگوں کا ہجوم بے مثال تھا۔ اسی وجہ سے چھے بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

یاد رکھنے کی بات!

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے علم حاصل کیا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ 93 ہجری میں مدینہ منورہ کے قریب واقع ایک بستی میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا مالک بن ابوعامر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علم و عمل کے لحاظ سے مشہور تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمی ماحول میں پرورش پائی۔ حفظِ قرآن کے بعد دین کا علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے دور کے سینکڑوں نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اساتذہ کرام کی اجازت سے لوگوں کو دین کے مسائل بتانے اور سکھانے کا آغاز کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث کے علم میں بھی ماہر تھے۔ حدیث کی مشہور کتاب الموطأ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمائی۔ جو علم حدیث پر لکھی جانے والی پہلی کتاب ہے۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سنت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت زیادہ محبت تھی۔ دین کے احکام زیادہ تر رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر مدینہ منورہ میں نازل ہوئے۔ اسی لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو اہل مدینہ کے طریقے پر چلنے کا کہتے۔ ہزاروں شاگردوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیع علم سے استفادہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں ابن شہاب زہری، امام اوزاعی، امام ثوری اور امام شافعی سمیت بلند علمی مقام رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی طریقے کو اہمیت دینے والے لوگ ہر علاقے تک پہنچ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں 179 ہجری میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بلند علمی مقام کے بارے میں کہا گیا ہے: جب علماء کا تذکرہ ہو تو ان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ستارے کی مانند چمکتے ہیں۔ امام مالک کی حد تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ جو شخص بھی صحیح حدیث کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ امام مالک کے پاس جائے۔

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ہے:
- الف: امام باقر
- ب: امام محمد
- ج: امام احمد
- د: امام زین العابدین

(ب) امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کا زیادہ حصہ گزارا:
- الف: عراق میں
- ب: مکہ مکرمہ میں
- ج: مدینہ منورہ میں
- د: بغداد میں

(ج) بلند علمی مقام کی بنا پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ منصب کی پیش کش کی گئی:
- الف: جج
- ب: مجسٹریٹ
- ج: وزیراعظم
- د: صدر

(د) المؤطا تصنیف ہے:
- الف: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی
- ب: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی
- ج: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی
- د: امام احمد بن حنبل کی

(ہ) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بن انس کے دادا مالک بن ابوعامر شاگردوں میں سے تھے:
- الف: نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
- ب: تبع تابعی کے
- ج: تابعی کے
- د: صحابی کے

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت امام جعفر صادق کو الصادق کیوں کہا گیا؟

(ب) حضرت امام جعفر صادق کے سلسلۂ نسب کی خاص بات ک

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ج) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے نام لکھیں۔
(د) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی علمی فضیلت تحریر کریں۔
(ہ) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے نام تحریر کریں۔

3 معلومات مکمل کریں۔

	امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
سن پیدائش			
مقام پیدائش			
سن وفات			
مقام وفات			
مدفن			

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔
(ب) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت اسلام کے لیے کیے جانے والی کوششیں اور اس راہ میں حائل مشکلات بیان کریں۔
(ج) امام مالک کا علمی مقام و مرتبہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

عملی کام: سبق میں موجود علما اور مفکرین کی امتیازی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

تحقیق: والدین یا اساتذہ کرام کی مدد سے امام مالک بن انس کی کتاب المؤطا کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور کتاب کی پہلی حدیث مع ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

برائے اساتذہ: طلبہ و طالبات کو سبق میں موجود شخصیات کے حالات زندگی، مقام و مرتبہ اور علمی فضیلت سے آگاہ کریں۔ مذکورہ شخصیات کی اشاعت اسلام کے لیے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ ان شخصیات کے اعلیٰ افکار کی روشنی میں اپنی زندگی کو ڈھالنے کی ترغیب دیں۔

ز فاتحین (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- غلبہ اسلام کے لیے مسلم فاتحین کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالاتِ زندگی، شجاعت و قیادت اور جہادی کارناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سیف اللہ کے بارے میں جان سکیں۔
- معرکوں میں فتح کے لیے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک کی برکت اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگی حکمت عملی سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات اور کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اُن کی قائدانہ صلاحیتوں، بہادری اور عزم و ہمت سے سبق حاصل کر سکیں۔

تعارف

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہترین سپہ سالار اور عظیم فاتح تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں بہت سی جنگوں میں حصہ لیا اور فوجوں کی قیادت کی۔ کسی جنگ میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکست سے دوچار نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا شمار دنیا کے عظیم ترین سپہ سالاروں میں ہوتا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندان "بنو مخزوم" قریش کا ایک معزز خاندان تھا۔ قریش کی جنگوں کا سامان تیار کرنا اور اسلحہ فراہم کرنا آپ کے خاندان کی ذمہ داری تھی۔ آپ کے والد ولید بن مغیرہ خاندان کے سربراہ تھے اور مکہ مکرمہ کے امیر ترین شخص تھے۔ اس لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش بڑے ناز و نعمت کے ساتھ ہوئی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے ایسی عادات اور مشاغل اختیار کیے جنھوں نے اُن کو مستقبل کا ایک عظیم کمانڈر بنا دیا۔ کُشتی لڑنا، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور شمشیر زنی اُن کے پسندیدہ مشاغل تھے۔ آپ نے انھی مشاغل کے ساتھ جوانی میں قدم رکھا۔

ظہورِ اسلام اور حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ میں دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت چوبیس پچیس سال کے جوان تھے۔ آپ کا باپ اگرچہ نہایت سمجھ دار شخص تھا مگر اس کے باوجود اُس نے اسلام کی شدید مخالفت کی۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں پیش پیش تھا اور اس سلسلے میں باقی لوگوں کی رہ نمائی بھی کرتا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھے مگر انھوں نے کبھی رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو زبانی یا جسمانی تکلیف نہیں پہنچائی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر، اُحد اور خندق میں کفار کی طرف سے حصہ لیا اور مسلمانوں کے خلاف اہم کارنامے سرانجام دیے تھے۔ غزوۂ اُحد میں قریش کو ملنے والی جزوی فتح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکمتِ عملی کا ہی نتیجہ تھی۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

جب رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش کے ساتھ صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا اور معاہدے کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عُمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو شہر کے سرکردہ لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر یاد فرمایا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک بھائی، ولید بن ولید مسلمان ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رابطہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی نے اُن کو خط لکھا اور خاص طور پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جذبات سے آگاہ کیا۔ یہ خط پڑھ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اسلام قبول کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بارگاہِ نبوی میں پہنچے اور شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔

خدمات اور کارنامے

قبولِ اسلام کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جنگی مہارت اور صلاحیت کے اظہار کا بھرپور موقع ملا۔

عہدِ نبوی

8 ہجری میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شام کے علاقے کی طرف تین ہزار (3000) مجاہدین پر مشتمل ایک فوجی مہم بھیجی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مہم میں شریک تھے۔ جب تین ہزار (3000) مجاہدین کا لشکر دشمن کے علاقے میں پہنچا تو پتا چلا کہ مقابلے میں تقریباً دو لاکھ (200000) فوج جمع ہے۔ مجاہدین کے سپہ سالار قدرے پریشان ہوئے۔ تاہم مسلمانوں نے دشمن سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جنگ کے نتیجے میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مقرر کردہ تینوں سپہ سالار باری باری شہید ہو گئے۔

ان کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجاہدین کی قیادت سنبھالی۔ دشمن کے مقابلے میں بہترین حکمتِ عملی اختیار کی اور مسلمان فوج کو شکست سے دوچار ہونے سے بچا لیا۔ اس موقع پر اُن کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ یہی وہ جنگ تھی جس میں آپ کو زبانِ نبوت سے سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب عطا ہوا۔ اس عظیم معرکے کو جنگِ مؤتہ کہا جاتا ہے۔

عہدِ نبوی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ، غزوۂ تبوک اور دیگر بہت سی فوجی مہمات میں حصہ لیا۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرب کے بہت سے علاقوں میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے بھیجا۔ ''عُزیٰ'' نام کا بُت توڑنے کے لیے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا۔

عہدِ صدّیقی

رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو عرب میں عام بغاوت پھیل گئی۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گیارہ (11) لشکر ترتیب دیے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن میں سے ایک لشکر کے امیر تھے۔ آپ نے اس اندرونی بغاوت کو کچلنے میں اہم خدمات سرانجام دیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے حصے کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچایا اور دوسرے کمانڈروں کی بھی بھرپور مدد کی۔ آپ نے جھوٹے نبیوں طلیحہ اسدی اور مسیلمہ کذّاب کو بدترین شکست سے دوچار کیا۔

اندرونی استحکام کے بعد حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے پر مامور کیا۔ آپ نے ایرانی اور رومی فوجوں کے خلاف شان دار کارنامے سرانجام دیے۔ حتّٰی کہ یہ بات زبان زدِ عام ہو گئی کہ جس لشکر کی قیادت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کر رہے ہوں اُسے شکست نہیں ہو سکتی۔ آپ کی بے پناہ جنگی صلاحیتوں کی وجہ سے آپ کو مجاہدینِ اسلام نے اپنا سپہ سالارِ اعلیٰ (کمانڈر انچیف) مقرر کر لیا اور آپ نے بہادرانہ کارناموں سے دشمن کے دانت کھٹے کر دیے۔

عہدِ فاروقی

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ راشد مقرر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے حد عزت و احترام کرتے تھے مگر انھوں نے محسوس کیا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لوگوں کی خوش عقیدگی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی فتوحات صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرہونِ منت ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ فتوحات اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی وجہ سے ہیں۔

انھوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معزول کرنا مناسب سمجھا۔ تاکہ لوگوں کے اس غلط خیال کی اصلاح ہو سکے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معزولی کے بعد بھی فتوحات کا سلسلہ جاری رہا اور آپ معزول ہونے کے باوجود پہلے کی طرح خدمات سرانجام دیتے رہے۔

اخلاق و کردار

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پختہ یقین اور توکّل تھا۔ ایک دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسمِ اللہ پڑھ کر زہر پی لیا اور زہر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی اثر نہ کیا تو مجلس میں موجود غیر مسلم حیران رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کامل یقین کی نشانی تھی۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دلیر اور بہادر شخص تھے۔ دشمن کی صفوں میں بلاخوف وخطر کود پڑتے۔ دشمن سے مقابلے کے لیے بہترین جنگی حکمت عملی اختیار کرتے۔ آپ نے سو(100) یا اس سے زائد جنگوں کی قیادت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی۔

آپ شہادت کے بے حد متمنی تھے۔ فرماتے تھے کہ میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں تلوار اور نیزے کا نشان نہ ہو، لیکن افسوس مجھے شہادت نصیب نہیں ہوئی۔ آپ ایک بے مثال جرنیل اور فاتح تھے۔

وفات

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 21 ہجری میں اکسٹھ (61) سال کی عمر میں شام کے شہر حمص میں وفات پائی اور اُسی شہر میں دفن ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درج ذیل الفاظ فرمائے:

ترجمہ: ''خالد بن ولید کے مرنے سے اسلام کی فصیل میں ایک ایسی دراڑ پڑ گئی ہے جو کبھی پُر نہیں ہوگی۔''

(تاریخ ابن عساکر)

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ تھے:

الف تاجر | ب خلیفہ | ج عظیم فاتح | د کاشت کار

ب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق تھا:

الف بنو امیّہ سے | ب بنو عباس سے | ج بنو مخزوم سے | د بنو مصطلق سے

ج دعوتِ اسلام کی ابتدا کے وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی:

الف بیس سال | ب چوبیس سال | ج تیس سال | د چالیس سال

د نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شام کی طرف مجاہدین بھیجے:

الف تین ہزار | ب چار ہزار | ج پانچ ہزار | د دس ہزار

ہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھوٹے نبیوں کا خاتمہ کیا:

الف عہدِ صدیقی میں | ب عہدِ فاروقی میں | ج عہدِ عثمانی میں | د عہدِ علی میں

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مکّہ نے اپنے ــــــــــــ تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔

ب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ــــــــــــ نام کا بت توڑنے کے لیے بھیجا گیا۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(ج) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ________ کا لقب عطا کیا۔

(د) ایک دفعہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر ________ پی لیا۔

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کے شہر ________ میں وفات پائی۔

3 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں درج ذیل معلومات دیں۔

- قبیلے کا نام ________
- لقب ________
- قابلیت ________
- والد کا نام ________
- کس حیثیت سے مشہور ہوئے۔ ________

4 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن جھوٹے نبیوں کے خلاف جنگ کی؟

(ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغاوت کو کچلنے کے لیے کتنے لشکر ترتیب دیے؟

(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر کیا الفاظ کہے؟

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

سرگرمیاں

ذہنی آزمائش: ایک موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر زہر پی لیا تو ان پر اس کا کوئی اثر کیوں نہ ہوا؟

تحقیق: درج ذیل القابات کون سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہیں۔

- امین الامت ________
- حواریِ رسول ________
- اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ ________

جائزہ:

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ تفصیل سے لکھیں۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سپہ سالارِ اعلیٰ کے عہدے سے کیوں معزول کیا؟

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ مؤتہ میں کس مہارت کا ثبوت دیا؟ تفصیل سے لکھیں۔

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و کردار پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

(ہ) عمرہ کے موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی سے کیا فرمایا؟

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

الف

انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- وبائی امراض کے دوران حفاظت سے متعلق اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ماحول کی حفاظت کے مختلف پہلوؤں مثلاً ہوا، پانی اور زمین کی صفائی کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ماحول کی حفاظت میں شجرکاری کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- اسلام میں صوتی آلودگی (بے جا شور) کے نقصانات سمجھ سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں ماحول کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

انسانی زندگی میں ماحول کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ماحول انسان کی صحت اور طبیعت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر ماحول صاف ستھرا ہو تو انسان کی طبیعت تروتازہ اور خوشگوار رہتی ہے۔ اس کے برعکس آلودہ اور گندے ماحول کا انسان کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیہات کے لوگ شہر میں رہنے والوں کی نسبت زیادہ صحت مند اور ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔ کیونکہ دیہات میں ماحول شہروں کی نسبت زیادہ صاف ستھرا ہوتا ہے۔ شہر کے لوگوں کو وقتاً فوقتاً پہاڑی علاقوں میں سیر کے لیے جانے کی ضرورت بھی اسی لیے پیش آتی ہے کہ وہ شہر کے آلودہ ماحول سے بچ کر طبیعت کو تروتازہ کر سکیں۔

ہمارے موحول میں مختلف قسم کی آلودگی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

گاڑیوں، کارخانوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والا زہریلا دھواں ہماری فضا کو آلودہ کر دیتا ہے۔ اس سے سانس کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ٹریفک کا شور، گاڑیوں کے پریشر ہارن، لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال، گھروں اور گلیوں میں غیر ضروری چیخ و پکار اور بلند آواز میں موسیقی، لوگوں کے چین و سکون کی بربادی کے بڑے اسباب میں سے ہیں۔ اس سے جہاں لوگ سماعت کی خرابی کا شکار ہوتے ہیں وہاں بہت سے دیگر نفسیاتی مسائل، مثلاً ذہنی و اعصابی بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ یہ زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔ لیکن لوگ اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے اس کو بھی آلودہ کر دیتے ہیں۔ ندی نالوں میں کوڑا کرکٹ اور گھروں اور کارخانوں وغیرہ سے خارج ہونے والا گندہ اور زہریلا پانی ڈال دیا جاتا ہے جو پانی کے ذخائر کی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے کیمیائی کھادوں اور زہریلی ادویات کا بے تحاشا استعمال کیا جاتا ہے جس سے پیداوار میں اضافہ تو ہو جاتا ہے لیکن زمین بھی آلودگی کا شکار ہو جاتی ہے اور اس کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے۔

آلودگی سے طرح طرح کی بیماریوں اور وائرس پیدا ہوتے ہیں۔ ان بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ بیماری کے بچاؤ کے لیے ہمیں تمام تر حفاظتی اقدامات اختیار کرنے چاہییں۔ کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت اپنے علاوہ دوسروں کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ وبا یا بیماری کی صورت میں اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر بیماری پھیلی ہو تو اس جگہ نہ جائیں۔ اور اگر آپ پہلے سے اس جگہ پر موجود ہیں تو متاثرہ علاقے سے باہر نکل کر محفوظ لوگوں کے لیے خطرے کا باعث نہ بنیں۔

NOT FOR SALE

ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں راہ نمائی فراہم کرتا ہے اور انسانوں کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یہ لوگوں کو آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنے کا درس دیتا ہے اور ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے سے منع کرتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: ''نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔'' (سنن ابن ماجہ 1909)

اسی طرح ایک اور موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (صحیح بخاری: 6484)

ترجمہ: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

درج بالا دونوں احادیث میں دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ آلودگی پھیلانے والا شخص دوسروں کے لیے تکلیف اور پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے ہمیں ایسے ہر کام سے بچنا چاہیے جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنے۔

آلودگی دراصل گندگی کی ہی ایک صورت ہے اور اسلام ہر قسم کی گندگی اور غلاظت کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو ہر لحاظ سے پاک صاف رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طہارت و پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا اور فرمایا:

''پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔'' (صحیح مسلم: 223)

ماحول کی آلودگی ایک اجتماعی مسئلہ ہے اس لیے ہمیں اس کو حل کرنے کے لیے بھی مل کر کوشش کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں ہمیں چاہیے کہ ہم خود کو، اپنے گھر اور اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ کوڑا کرکٹ اور گندگی کو راستوں میں نہ پھیلائیں، بلکہ مناسب جگہوں پر ٹھکانے لگائیں۔ دھواں دینے والی گاڑیوں کو ٹھیک کرائیں اور کارخانوں سے نکلنے والے دھویں کا بھی مناسب انتظام کریں۔ کارخانوں کے زہریلے پانی اور فضلات کو دریاؤں یا نہروں میں نہ ڈالیں۔ بے جا ہارن نہ بجائیں اور لاؤڈ سپیکر کا غلط استعمال نہ کریں۔ غیر ضروری چیخ و پکار اور بلند آواز میں بولنے سے پرہیز کریں۔

درخت اور پودے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں۔ یہ ہوا میں موجود آلودگی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ اس سے درجۂ حرارت میں کمی آتی ہے اور ماحول خوش گوار ہو جاتا ہے۔ درختوں اور فصلوں کی اسی اہمیت کے پیش نظر دین اسلام میں درخت، پودے اور فصلیں وغیرہ اُگانے پر زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

اِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ اَحَدِكُمْ فَسِيْلَةٌ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَقُوْمَ حَتّٰى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ۔ (الادب المفرد: 479)

ترجمہ: اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو، تو اگر وہ اُس پودے کو لگا سکتا ہو تو اُسے لگائے بغیر نہ اٹھے۔

گزشتہ چند سالوں سے ہماری زمین کے درجۂ حرارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے ''گلوبل وارمنگ'' کہتے ہیں۔ اس مسئلے کا بہترین حل شجرکاری ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف درختوں کی حفاظت کریں بلکہ اپنے گھروں، اسکولوں اور اردگرد کی جگہوں میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

اگر ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں تو آلودگی اور اس کے نقصانات سے بچ سکتے ہیں اور ہمارا ماحول خوب صورت اور صحت افزا بن سکتا ہے۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایمان کا حصہ قرار دیا:

الف طہارت و پاکیزگی کو — ب مسکرا کر ملنے کو

ج سلام کو — د شجرکاری کو

(ب) ماحول کی آلودگی ایک مسئلہ ہے:

الف سیاسی — ب معاشی

ج اجتماعی — د انفرادی

(ج) ٹریفک کا شور، گاڑیوں کے پریشر ہارن، لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال، گھروں اور گلیوں میں غیر ضروری چیخ و پکار اور بلند آواز میں موسیقی ہے:

الف ماحول کی آلودگی — ب صوتی آلودگی

ج آبی آلودگی — د فضائی آلودگی

(د) ہماری زمین کے درجۂ حرارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے "گلوبل وارمنگ" کہتے ہیں۔ اس مسئلے کا بہترین حل ہے:

الف شجرکاری — ب آبی آلودگی سے بچاؤ

ج کوڑا کرکٹ کی صفائی — د وبائی امراض سے بچاؤ

(ہ) فضائی آلودگی سے مراد زہریلے مادوں کا شامل ہونا ہے:

الف مٹی میں — ب خوراک میں

ج پانی میں — د ہوا میں

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) انسانی زندگی میں اچھے اور صاف ستھرے ماحول کی کیا اہمیت ہے؟

(ب) پانی کے ذخائر کی آلودگی کا سبب بننے والے عناصر بیان کریں۔

(ج) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مطابق اگر قیامت کی گھڑی بھی آ جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

(د) بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کیا ضروری ہے؟

(ہ) وبا یا بیماری کی صورت میں اسلام کی کیا ہدایات ہیں؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) آلودگی کی اقسام بیان کریں۔

(ب) ماحول کی حفاظت میں شجرکاری کی اہمیت اور فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں

عملی کام: طلباء پانی کے ضیاع سے بچنے اور اس کی ری سائیکلنگ کے طریقہ پر مشتمل چارٹ بنائیں۔

تحقیق: سورۃ المدثر کی آیت نمبر ۴ میں صفائی کے بارے میں کیا ہدایت دی گئی ہے؟

آئینۂ عمل: روزمرہ زندگی میں ماحول کی حفاظت اور طہارت و نظافت کے لیے آپ کیا اہتمام کرتے ہیں؟

برائے اساتذہ

۱۔ طلباء اپنے گھر، سکول اور محلے میں صفائی اور شجرکاری کے فروغ کی مہم چلائیں۔

۲۔ ماحول کی آلودگی کے سدباب کے لیے حفاظتی اقدامات اور اس کو حل کرنے کے لیے عملی تجاویز پیش کریں۔

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ب

جانوروں کی اہمیت اور ان کے حقوق

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کی مختلف اقسام (فائدہ مند اور نقصان دہ، پالتو اور جنگلی) کے بارے میں جان سکیں۔
- دین اسلام کی روشنی میں روزمرہ زندگی میں جانوروں کے حقوق اور تحفظ کا خیال رکھ سکیں۔
- جانوروں پر رحم کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے جانوروں، پرندوں وغیرہ کے ساتھ رحم دلی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جانوروں، پرندوں وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر طرح طرح کے جانور پیدا کیے ہیں۔ ان میں سے بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔ بعض رینگتے ہیں اور بعض پروں کے ذریعے سے ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں؟ ان اقسام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید بھی کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ (سُوْرَۃُ النُّور 24: آیت نمبر 45)

ترجمہ: ''اور اللہ نے زمین پر چلنے والے ہر جان دار کو پانی سے پیدا فرمایا اُن میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا پھرتا ہے اور اُن میں سے کوئی دو ٹانگوں پر چلتا پھرتا ہے اور اُن میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا پھرتا ہے۔''

جانوروں اور انسانوں کی زندگی باہم لازم و ملزوم ہے۔ انسان کی بیشتر ضروریات جانوروں کے ذریعے سے پوری ہوتی ہیں۔ ان کی عدم موجودگی سے انسان بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اکثر جانور کسی نہ کسی ذریعے سے انسان کے لیے مفید کام سر انجام دیتے ہیں تاہم بعض جانور نقصان کا باعث بھی بنتے ہیں، جیسے سانپ، بچھو، جنگلی درندے وغیرہ۔

اسلام انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے بہترین رہنمائی فراہم کرتا ہے چونکہ جانوروں کا انسانوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اسلام نے اس تعلق کی پوری پوری رعایت کی ہے۔ دین اسلام صرف انسانی حقوق کی بات نہیں کرتا بلکہ جانوروں اور حیوانوں کے حقوق بھی واضح کرتا ہے اور انھیں پورا کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اگر اُس نے کوئی جانور پال رکھا ہو یا اُس سے وہ کوئی عارضی کام لیتا ہو یا وہ اُس کی دسترس میں ہو تو وہ اُس کے درج ذیل حقوق کا خیال رکھے۔

1۔ حق خوراک

جانور کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اُس کے چارے، دانے اور کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

NOT FOR SALE

وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بندھا ہوا تھا۔ اُس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر شکایتی انداز میں بلبلانا شروع کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اونٹ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے مالک کو بلایا اور فرمایا:

ترجمہ: اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ سے ڈر، جسے اللہ نے تیرے اختیار میں دے رکھا ہے۔ یہ اونٹ اپنے آنسوؤں اور اپنی آواز کے ذریعے سے مجھ سے تیری شکایت کر رہا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 2549)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: ایک عورت کو اس لیے عذاب دیا گیا کہ اُس نے ایک بلی کو قید کر کے رکھا ہوا تھا، وہ اسے غذا دیتی اور نہ اس کو آزاد کرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ (صحیح بخاری: 3482)

اس لیے جانور کے مالک کا فرض ہے کہ وہ اُس کے کھانے پینے کا خیال رکھے اور بروقت اُس کی خوراک کا انتظام کرے۔ اگر اُس نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اُسے اپنے اس جرم کا جواب دینا پڑے گا۔

2۔ حق زندگی

جس طرح دین اسلام میں کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ظلم ہے۔ اسی طرح کسی بھی ذی روح چیز کو جان سے مارنا ظلم ہے البتہ اگر کوئی جانور نقصان کا باعث بن رہا ہو یا وہ نقصان پہنچا سکتا ہو تو اُسے مارنا جائز ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: کسی نے اگر چڑیا یا اس سے بھی کسی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اُس سے ضرور باز پرس کرے گا۔ (سنن نسائی: 4451)

3۔ جانوروں کو تکلیف نہ پہنچانا

جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔ نہ انھیں تنگ کیا جائے اور نہ ستایا جائے۔ بچے اکثر پرندوں کے گھونسلے درختوں سے اتار لیتے ہیں۔ اسی طرح کتوں کو بلاوجہ ستاتے ہیں۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغا گیا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھ کر فرمایا:

ترجمہ: اس شخص پر لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے۔ (صحیح مسلم: 2117)

بعض لوگ نشانہ بازی کرنے کی خاطر کسی پرندے یا جانور کو باندھ کر کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہ بڑے ظلم کی بات ہے۔ عربوں میں رواج تھا کہ زندہ جانوروں کا گوشت کاٹ لیتے تھے۔ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس ظالمانہ فعل سے لوگوں کو روک دیا۔

4۔ جو جانور جس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اُس سے وہی کام لینا چاہیے۔ بیل کو کاشت کاری اور بار برداری کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ بیل پر سواری کرنا زیادتی ہے۔ سواری کے لیے اللہ تعالیٰ نے اونٹ، گھوڑے اور گدھے وغیرہ پیدا کیے ہیں۔

NOT FOR SALE

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

5۔ جانوروں سے حسنِ سلوک

جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اُن کا خیال رکھنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی بدکار عورت کی مغفرت صرف اس وجہ سے ہوگی کہ اُس نے ایک پیاسے کتے کو کنوئیں سے پانی نکال کر پلایا تھا۔ (صحیح مسلم: 2245)

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لیے نکلے تو صحن میں بطخیں دوڑ رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو ان کی خوراک کے انتظام اور دیکھ بھال کا حکم دیا۔

6۔ ذبح کرتے وقت احتیاطی تدابیر

حلال جانوروں کو ذبح کرنا ایک بنیادی ضرورت ہے تاہم اس کے لیے پہلے پوری تیاری کرنا ضروری ہے۔ ذبح کرنے کے لیے جو سامان درکار ہو اُسے بروقت فراہم کر لینا چاہیے۔ چھری اگر کند ہو تو اُس کو تیز کر لیا جائے۔

کند چھری سے جانور ذبح نہ کیا جائے۔ جانور اگر بھوکا یا پیاسا ہو تو اُس حالت میں ذبح نہ کیا جائے۔ جانور کو قبلہ رخ لٹا کر سنّت طریقے سے ذبح کریں، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں۔

7۔ جانوروں کی لڑائی کرنا

موجودہ دور میں لوگ کتوں، بٹیروں اور مرغوں کی آپس میں لڑائی کراتے ہیں۔ اس طرح ریچھ کو باندھ کر اُس پر کتے چھوڑے جاتے ہیں۔ نیز جانور کی لڑائی پر شرط لگائی جاتی ہے۔ جو کہ جوئے کی ایک شکل ہے۔ اسلامی شریعت میں ان غلط کاموں کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد: 2562)

مشق

1 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) جانور کا سب سے پہلا حق ہے:

- الف ذبح کرنا
- ب علاج کروانا
- ج صاف ماحول دینا
- د چارے، دانے اور کھانے پینے کا خیال

(ب) رینگنے والے جانوروں میں شامل ہے:

- الف مچھلی
- ب پرندے
- ج سانپ
- د بلی

(ج) جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے۔ حدیث رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق لعنت کا مستحق ہوگا جس نے:

- الف اس پر بوجھ لادا
- ب جانور کو داغا
- ج بلا ضرورت باندھا
- د لاٹھی سے مارا

(د) کاشت کاری اور بار برداری کے کام آتا ہے:

- الف گدھا
- ب گائے
- ج بھیڑ
- د بیل

(ہ) بنی اسرائیل کی بدکار عورت کی مغفرت صرف اس وجہ سے ہوگی کہ اُس نے کنوئیں سے پانی نکال کر پلایا تھا:

- الف ایک پیاسے کتے کو
- ب ایک پیاسے کوے کو
- ج ایک پیاسے بیل کو
- د ایک پیاسے اونٹ کو

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

2 مختصر جواب لکھیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے زمین پر کس کس طرح کے جانور پیدا کیے ہیں؟

(ب) جانوروں اور انسانوں کی زندگی کیوں باہم لازم وملزوم ہے؟

(ج) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اونٹ کے مالک کو (جو اپنے اونٹ کا خیال نہیں رکھتا تھا) کیا نصیحت فرمائی؟

(د) جانوروں کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کیا جاسکتا ہے؟

(ہ) حلال جانوروں کو ذبح کرتے وقت کن احتیاطی تدابیر کا خیال رکھنا چاہیے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) دین اسلام کی روشنی میں روزمرہ زندگی میں جانوروں کے حقوق اور تحفظ کا خیال کیسے رکھا جاسکتا ہے؟

(ب) جانوروں سے حسن سلوک کے بارے میں سیرت طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کوئی سی دو مثالیں تحریر کریں۔

(ج) پالتو جانوروں سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

NOT FOR SALE

Khyber Pakhtunkhwa Textbook Board

Phase – V, Hayatabad Peshawar

Phone: 091-9217714-15 Fax: 091-9217163, Website: www.kptbb.gov.pk

TEXTBOOK FEEDBACK FORM

S#	Statement	Remarks
1.	Overall the book is interesting and user friendly.	
2.	The language and content of the book is age / grade appropriate and the content is free of grammatical and punctuation errors.	
3.	Content is supported with examples from real life / culture.	
4.	Contents / texts are authentic and updated.	
5.	Pictures / diagrams / graphs / illustrations are informative, relevant and clear if not, then identify them.	
6.	Activities, projects and additional work is suggested for reinforcement of concepts.	
7.	Assessment achievements are thought provoking and comprise cognitive, psychomotor and effective skills.	
8.	The textbook is easy to be covered within academic year.	

Page No.	Observation/comments	Suggested amendment along with rationale

General Remarks: ______________________

____

____

Name & Address: ______________________

Contact No. & Email: ______________________

Download millions MCQs, Books and Notes of any Subject from website awaz e inqilab.com

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

- Primary (5th) Level
- Middle (8th) Level
- Matric (10th) Level
- F. Sc (12th) Level
- BS (16th) Level
- Urdu Grammar
- Curriculum (Govt Books)
- Past Papers
- English Grammar
- Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378